مُعلّم الانشاء

حصہ سوم

عربی انشاء و مضمون نگاری

کے قواعد وضوابط، مثالیں، مضامین کے تفصیلی عناصر و

عنوانات اور عربی کے انشاء پردازوں کے مضامین اور نمونے

از

محمد الرابع الحسنی الندوی

ناشر

شعبۂ طبع واشاعت

مجلس صحافت ونشریات، ٹیگور مارگ، ندوۃ العلماء لکھنؤ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۱۴۳۶ء م ۲۰۱۵ء

قیمت

مطبوعہ
کاکوری آفسیٹ پریس لکھنؤ

مقدمہ

از جناب مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ بہاولپور مغربی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

کسی اجنبی زبان میں ترجمہ کرنا یا مضمون لکھنا بڑا مشکل کام ہے خصوصاً عربی میں ترجمہ کرنا یا مقالہ لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ ہندوستان و پاکستان میں مدارس عربیہ کی کثرت کے باوجود عربی زبان صرف سمجھی جاتی ہے اس میں لکھنے اور بولنے کی مہارت حاصل نہیں ہوتی ان مدارس کا یہ ناقص پہلو اب ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، خال خال افراد جو مستثنیٰ کی حیثیت سے ملک میں پائے جاتے ہیں ان سے ہماری تعلیمی کوتاہی کی تاویل نہیں کی جا سکتی، مدارس عربیہ کے اسی خلا کو پُر کرنے کی غرض سے دار العلوم ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم صدیق مکرم مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے عربی میں ترجمہ اور انشاپردازی پر ایک جامع سلسلہ کی تالیف کا کام مولوی عبدالماجد صاحب ندوی اور عزیزی مولوی محمد الرابع صاحب کے سپرد کیا، دار العلوم ندوۃ العلماء کے دونوں ہونہار و لائق استادوں نے مجتبیٰ علی میاں کی رہ نمائی میں بڑی محنت اور خوش اسلوبی اور حسن ذوق کے ساتھ ان تین حصّوں کو مرتب کیا ہے۔ پہلے دو حصّوں پر مولانا علی میاں نے اپنے جامع مقدمہ میں اس موضوع کی اہمیت، ہندوستان کے مدارس عربیہ میں اس کی طرف کم توجہی و بے اعتنائی اور اس موضوع پر مناسب کتاب کے فقدان اور ادب عربی کے عقیم طریقۂ تعلیم کا ذکر کیا ہے

اور کتاب کے افادی پہلو کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

التر جمۃ العربیہ مؤلفہ صدیقی مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم کی ابتدائی تالیف کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لائق فضلاء کی یہ دوسری کامیاب تالیف ہے جو ہند و پاک کے عربی مدارس کے سامنے پیش کی جارہی ہے پہلے دونوں حصّوں میں نحو وصرف کے ضروری قواعد، ترجمہ کرنے کے اصول، صلات کے محل استعمال کا ذکر ہے۔ تدریجی مشقیں، اردو عربی زبان کے اعلیٰ نمونے، ادباء کے شہ پارے، اور ممالک عربیہ و ہندوستان کے ممتاز لکھنے والوں کے کلام کے جواہر پارے دیئے گئے ہیں، یہ سلسلہ مجموعی اعتبار سے بہت کامیاب ہے، زیر نظر کتاب "معلم الانشاء" کا تیسرا حصّہ ہے، جسے عزیزی مولوی محمد الرابع صاحب ندوی نے تالیف کیا ہے۔ اس سلسلے کی یہ آخری کڑی ہے، اس میں عربی میں انشاء پردازی اور مضمون نگاری کا طریقہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مضمون نگاری کے گُر اور مختصر مضمون کو بڑھانے اور پھیلانے کا فن بڑی خوبی سے بتایا ہے اور صرف اصول بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ متعدد مثالوں سے مضمون نویسی کی مشق کرائی ہے۔ ایک عنوان قائم کرکے مضمون کا مقصد اس کے ضروری عناصر و اجزاء اور پھر اس کا خاتمہ بیان کرکے اس پر ایک اجمالی مقالہ لکھا ہے، ایک مختصر سے مفہوم کو ایک مقالہ نویس کس طرح پھیلاتا اور بڑھاتا ہے اور اپنے ذہنی خاکے میں وہ کس طرح رنگ آمیزی کرتا ہے؟ چوتھے تخیل، بلند فکر، اور اعلیٰ مضمون ہی سے ایک مقالہ دل کش نہیں ہوتا بلکہ اس کے عناصر کی ترتیب، اس کے اجزاء کا باہم مربوط ہونا، جملوں اور فقروں کے درمیان معنوی ہم آہنگی کا ہونا ناگزیر ہے، فن انشاء کی جان اطناب و اسہاب میں مہارت ہے۔ یہ وہ گُر ہے جس کے بغیر کوئی مضمون نگار کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غیر متعلق امور کو ذکر کرکے مضمون کو طویل بنا دینا بلاغت کے خلاف ہے، تطویل

لاطائل سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ مضمون کا ہر فقرہ کسی فائدے سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔ جملوں کا بلا فائدہ اعادہ و تکرار کلام میں نقص و عیب پیدا کرتا ہے، اس لئے مضمون لکھنے سے قبل مقصد کو متعین کرنے کے بعد مضمون کا تجزیہ کرنا چاہیئے، مؤلف نے بیسیوں عنوان قائم کر کے ان کے اجزاء و عناصر بیان کئے ہیں۔ ایک جگہ اطناب یعنی مضمون کو پھیلانے اور بڑھانے کی عملی تعلیم کے لئے ایک مثال دی ہے :۔

. . . . ساعتی غالیۃٌ ـــــ اب اس کو ایک پیرا میں پھیلانا مقصود ہے، دیکھئے اسے کس طرح پھیلایا ہے :۔

ان ساعتی لاتوجد فی کل دکان لغلائھا وقلتھا وقد انفقت فی شرائھا ثلاث مائۃ روبیۃ وھی مصنوعۃ فی اکبر مصنع من مصانع العالم۔

دوسری مثال :۔ مدرستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبنی۔ اسے یوں پھیلایا ہے۔ مدرستی جمیلۃ تمتع النظر الیھا وتجعل زائرھا معجبا بانا قتھا وروعۃ جمالھا۔ اس کو مزید اس طرح بڑھایا ہے۔ مدرستی جمیلۃ کلما دخل الیھا زائر دھش من جمال مظھرھا و مبناھا اذ رکبت من بناء فخم وصورۃ رائقۃ حیث یتمنی کل طالب ان کان التحق بھا حتی تجتمع لدیہ متعتان متعۃ العلم و متعۃ المنظر البھیج ـــــ اسی مفہوم کو تیسرے پیرا میں تقریباً بارہ سطروں میں پھیلایا ہے، اس طرح متعدد عنوان قائم کر کے طلباء میں ملکۂ انشاء پیدا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

کتاب کی ایک خصوصیت :۔ بظاہر یہ کتاب عربی زبان میں مضمون نویسی اور مقالہ نگاری کی ایک کتاب ہے لیکن پوری کتاب میں ایک خاص روح جلوہ گر ہے وہ ہے اسلام

کی گزشتہ تابناک تاریخ کا حسن عرض، اگر کہیں ہند کی اسلامی درس گاہوں کی تاریخ، ان کے بانیوں کے حالات، اور ان کے خدمات پر مشتمل عنوان ملے گا تو کہیں سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عنوان کے تحت ان کا تجدیدی کارنامہ سامنے آئے گا، کسی مقام پر جنگ بدر پر بلیغ فقروں کے ذریعہ اس کی یاد آئے گی کہیں اطاعت والدین، الحکم الاسلامی، اور اخوت اسلامیہ جیسے عنوانات پر مواد فراہم کئے گئے ہیں تاکہ عربی میں مضمون نگاری کے ساتھ سیرت سازی کا کام بھی پہلو بہ پہلو ہوتا رہے، اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے بھی کتے، بلی اور سور و خرگوش کی بے نتیجہ حکایات نہیں دی گئی ہیں بلکہ تاریخ اسلام کے سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات، مسلمانوں کے کارناموں پر مشتمل شہ پارے دیئے گئے ہیں، غرض پوری کتاب حسن ذوق، اسلامی روح اور تعلیمی مہارت کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔

مجھے توقع ہے کہ یہ حصہ خصوصیت کے ساتھ تمام مدارس عربیہ میں مقبول ہوگا، اور پاک و ہند کے مختلف مکاتب فکر اور مختلف نصاب تعلیم کے حامی حضرات اس سے یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔

عاجز

محمد ناظم ندوی

کوچہ عمل حسن ـــــ بھاول پور

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

۱۶ مئی ۱۹۵۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

دورِ جدید میں صحافت اور انشاپردازی کا فن بہت ترقی کر چکا ہے، دنیا میں اس سے زندگی کے بے شمار کام لئے جاتے ہیں، ادب و انشاء اس زمانے میں محض لطف مجلس یا آسودگیٔ ذوق کی خاطر نہیں ہے، اس کا استعمال با مقصد اور مفید بنایا جا چکا ہے، نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے سلسلے میں اس کی خدمات ناقابل انکار ہیں، آج کی متمدن دنیا اپنے سب کاموں میں اس کی محتاج ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس حقیقت کو پہلے ہی سے محسوس کیا گیا تھا اور اس کے لئے حتی الوسع اہتمام بھی کیا جاتا رہا، انشاء و ادب تقریباً درجہ درجہ میں لازمی اور تقریر و تحریر یکساں سمجھی گئی، لیکن اس کے باوجود دارالعلوم نے اپنے نصاب کے لئے انشاء کا کوئی مکمل سلسلہ تیار نہیں کرایا تھا بلکہ خود انشاء کے استاد کے ذوق اور قابلیت پر منحصر ہوا کرتا تھا کہ وہ طلباء کو تدریجی طور پر انشاء کی تعلیم دے اور مشقیں کرائے۔ یہ طریقہ ناقص اور کم سودمند تھا، کیوں کہ استاد کا ذہن ہر وقت حاضر نہیں ہوتا اور نہ اس کی طبیعت بہتر سے بہتر ہدایات یا اشارے دینے پر ہر وقت آمادہ ہی ہوتی ہے، اس کے سوا کسی بھی درجہ میں

ہر سال ایک متعین معیار و سطح علم کے طلبا بھی نہیں ہوتے جس کی وجہ سے سال بر سال معیار انشا میں غیر محسوس ترقی و انحطاط ہوتا ہے، ان سب نقائص کی تلافی کے لئے متعین نصاب کی ضرورت تھی کہ طلبا کو اس کے مطابق ہر سال یکساں تعلیم دی جائے۔

دار العلوم نے صدیق مکرم مولوی عبد الماجد صاحب ندوی سے ترجمہ و تعریب کی مشق کے لئے معلم الانشا کے نام سے ایک کتاب تیار کرائی تھی جو ابتدائی درجات میں داخل ہے اس کے بعد ان سے اس کے دوسرے حصہ کی تکمیل اور مجھ سے اس کے تیسرے حصہ کی، (جو فن انشا و مضمون نگاری پر مشتمل ہو) تکمیل کی فرمائش و ہدایت کی اور اللہ تعالے کے فضل و کرم سے یہ دونوں حصے ایک ہی سال میں تیار ہو گئے۔

میرا کام زیادہ تر ذوقی اور کم قابل انضباط تھا، مجھے اس کی وجہ سے کوئی متعین راہ اول اول سمجھ میں نہ آتا تھا اور اس کام کی تکمیل بھی اپنی کم بضاعتی کی وجہ سے مشکل معلوم ہوتی تھی اور اب بھی میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا بہت جو ناقص کام مجھ سے انجام پایا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت ہے۔

اس کتاب کی ترتیب کسی خاص انشائی کتاب کی تابع نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ایسا کرنا مفید ہی تھا، اولاً تو اس لئے کہ ایک ملک کے لئے تیار شدہ نصاب عموماً دوسرے ملک میں کم مفید ہوتا ہے اور وہاں کے تقاضوں کو کم پورا کرتا ہے، دوسرے یہ کہ ہمارے سامنے ادب و انشا کا جو موجودہ نصاب ہے وہ زیادہ تر غیر اسلامی قدروں کا حامل ہے اس لئے بھی اپنے مدارس اسلامیہ میں اس کی تطبیق کچھ نہ کچھ ضرر کی حامل ہوتی ہے اس لئے میں نے اس کتاب کو برصغیر ہند و پاک کی مسلم نسل کی ضرورت کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کی ہے، ترتیب کے دوران میں جو کتابیں اس سلسلے میں زیر مطالعہ رہیں یا جن سے

استفادۂ واقتباس کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ضوء الصبح المسفر (۲) الانشاء العصری (۳) معلم الانشاء
(۴) الانشاء الحدیث (۵) معلم الانشاء (۶) الاسلوب الحکیم
(۷) القراءۃ الراشدۃ (۸) القراءۃ الرشیدۃ ..... وغیرھا۔

جس کتاب سے کہیں اگر اقتباس دیا گیا ہے تو اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے کتاب کی تیاری میں میں استاذ معظم مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کا پورا پورا مرہون منت ہوں کہ شروع سے آخر تک ان کی ہدایت وہمت افزائی شامل رہی، میں نہیں کہہ سکتا کہ میری یہ کوشش کہاں تک کامیاب رہی، اگر کچھ کامیاب ہے تو اللہ کا فضل ہے ورنہ اپنی کوتاہی۔ اس کے بعد کتاب میں کتابت وطباعت کی اغلاط بھی ہوں گی، ان کے لئے صحت نامہ لگانا میں نے محض خانہ پُری سمجھ کر ترک کیا ہے، قارئین انشاءاللہ خود سمجھ لیں گے ـــــ میں آخر میں استاذ معظم ومحترم مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ بہاول پور پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ایک بیش قیمت مقدمہ سے کتاب کی عزت وقیمت بڑھائی اور میری گزارش کو بہ کمال محبت وشفقت قبول فرمایا اور قارئین سے میری التماس ہے کہ ان کو اگر کتاب میں تالیفی یا علمی غلطیاں نظر آئیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعتوں میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ والسلام

محمد الرابع
دائرۂ شاہ علم اللہؒ رائے بریلی
یکم شوال ۱۳۷۴ھ

مُعلّم کتاب سے!

کتاب کی سب مشقیں اپنے اسباق اور مثالوں کی تابع ہیں ، اس لئے مناسب یہ ہے کہ کسی مشق کے دینے سے قبل اس کا سبق اور اس کی مثال پڑھا دی جائے یا اپنی نگرانی میں اس کا مطالعہ کرا دیا جائے اور طالبِ علم کو اس میں جو الفاظ، جملے یا مفاہیم نہ سمجھ میں آئیں سمجھا دیئے جائیں۔ ہر مضمون دو تین صفحوں کے اندر اندر رہنا بہتر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

البَابُ الاوَّلُ

انشاء کے لئے صرف ونحو وقواعد جاننے اور ان پر عمل کرنے کے ساتھ فکر وذہن اور ذوق سے کام لینے کی بھی کافی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انشاپردازی کے لئے کوئی باقاعدہ اصول نہیں بتائے جاسکتے لیکن تھوڑی سی ہدایات اور چند اشارے ایسے ضرور دیئے جاسکتے ہیں، جو انشاء کی مشق وتمرین کے لئے رہ نمائی کا فرض انجام دیں گے، اگلے صفحات انشاء کے کچھ اصول وضوابط و ہدایات پر مشتمل ہیں، ان میں مضمون نگاری کی مشق کے لئے ابتدا سے تدریجی طور پر مقالہ نگاری تک لے جانے کی کوشش کی گئی ہے[1]۔

جب آپ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال یا کسی شے کے بارے میں اپنے

---

[1] معلم الانشاء کے دوسرے حصہ میں قواعد وترجمہ کی مشق وہدایات کے بعد انشاء کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے کچھ موٹے موٹے اصول بتادیے گئے ہیں، اور کچھ ہدایات بھی دی گئی ہیں اور اس کے بعد چند نمونے دیئے گئے اور مشق کرائی گئی ہے تاکہ انشاء کو باقاعدہ شروع کرنے سے قبل اس سے کچھ مناسبت
(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تاثر یا اپنے گرد و پیش کی کسی حالت کو بیان کرنا چاہیں گے تو عبارت و الفاظ کے صحت استعمال کے ساتھ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہوگی کہ آپ بات کس انداز میں کہیں اور کس طرح مؤثر اور سچے طریقے سے اپنے مقصد کو سامع یا قاری کے ذہن میں اُتار دیں اس کے لئے آپ کو فکر ہوگی کہ آپ کے قلم سے نہایت مناسب اور مطابقِ حال عبارت نکلے اور صحیح مضمون تیار کرنے میں آپ عاجز نہ رہیں۔

اس مقصد کے لئے الفاظ یا عبارت سے کشتی کرنے اور عبارت بنانے میں دھاندلی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ آپ اولاً موضوع پر ایک نظر ڈالئے، اس کی غرض اور فروعی مضامین پر توجہ دیجئے اور ان سب کو اپنے ذہن میں ایک خاکے کے ماتحت لائیے اور پھر اسی کی مقدار اور ترتیب کے لحاظ سے معقول عبارت کا انتخاب کر لیجئے جس کی تیاری میں آپ کو کہیں تفصیل اور کہیں ایجاز اختیار کرنا پڑے گا۔ اور اس کام میں کامیابی کے لئے آپ کو تفصیل و تجزیہ کی مشق ہونی چاہیئے۔

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) اور واقفیت پیدا ہو جائے اسی لئے وہاں جو مشقیں کرائی گئی ہیں وہ سادہ اور ابتدائی مشقیں تھیں، باقاعدہ اصول اور اقسام کے ساتھ انشا نہیں لکھائی گئی بلکہ صرف سادہ سہل انداز میں آپ سے آپ کے مشاہدات اور تاثرات قلم بند کرائے گئے اب اس حصہ میں باقاعدہ مقالہ نویسی کے اصول و طریقے اس کے انواع اور مدارج کے لحاظ سے دیئے جا رہے ہیں، اسی کے ساتھ مثالیں اور پھر ان کے ہم جنس مضامین پر مشقیں ہیں۔

الدرس الاول

التفصیل والتجزیۃ

کبھی ایک سطر کی عبارت بڑھائی جاتی ہے تو ایک مقطوعہ بن جاتی ہے اور ایک مقطوعہ پھیلایا جاتا ہے تو ایک صفحہ بن جاتا ہے، اور کبھی ایک شخص ایک جملہ بول کر رہ جاتا ہے لیکن دوسرے وقت وہ اسی کو پھیلا کر ایک مضمون بنالیتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک جملہ ہے ساعتی غالیۃ اس کو ذرا پھیلایا گیا تو ہوگیا ان ساعتی لاتوجد فی کل دکان لغلائہا وقلتہا وقد انفقت فی شرائہا ثلاث مائۃ روبیۃ وھی مصنوعۃ فی اکبر مصنع من مصانع العالم۔

کسی بھی جملے کو جب آپ پھیلائیں گے تو وہ پھیلے گا اور جس قدر آپ اس کو بڑھاتے جائیں گے وہ بڑھتا جائے گا اور اس میں مختلف اور متنوع لیکن مناسب اور مطابق موضوع باتیں شامل ہوتی جائیں گی اور اس میں نئے نئے مضامین نکلتے آئیں گے، اس بات کو واضح کرنے کے لئے ایک جملہ چار قطعوں میں دیا جاتا ہے جس میں ہر دوسرا قطعہ پہلے سے بڑا ہے جملہ ہے "مدد ستی جمیلۃ"۔

(۱) مدد ستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبنیٰ

(۲) مدرستی جمیلۃٌ تُمتّع النظر إلیها وتجعل زائرها معجابا ناقتها وروعۃ جمالها۔

(۳) مدرستی جمیلۃ کلماد خل الیہا زائر دھش من جمال مظہرھا و مبناھا اذ رکبت من بناء فخم وصورۃ رائقۃ حیث یتمنی کل طالب ان کان التحق بہا حتیٰ تجتمع لدیہ متعتان متعۃ العلم ومتعۃ المنظر البہیج۔

(۴) کان منشئو مدرستی یملکون سلامۃ الذوق ونظرات ثاقبۃ فما کانوا یبغون مبنیً بسیطًا او عمارۃ ساذجۃ لاتدخل فی النفس السرور ولا تبہج القلب وتریح الذوق کما انہا جدران وسُقف اقیمت لاضطرار الحاجۃ الی ذلک۔

فاحضروا البناء میناھا من المہندسین المہرۃ الذین یحسنون إیجاد تشکیلات جمیلۃ للمبانی، تشکیلات تقضی الضرورۃ وتسہل فی نشاط التعلیم فی ارجائہ وترضی ذوق الرجل وتقضی فرائضہ من امور دینیۃ وشؤون علمیۃ وانفقوا علی ذلک مبلغًا عظیمًا من المال لایجاد ھذا الجمال الساحر والروعۃ المدھشۃ الذین یبعثان فی نفوس رُوّادھا البھجۃ والسرور ویجعلان زائرھا یغتبط بمشاھدتہا ویحمل معہ ذکرھا أینما حل ویثنی علی المشرفین علیہا وعلی بُناتہا۔

اسی طرح کسی بھی موضوع کو پھیلا بڑھا کر بڑا کیا جا سکتا ہے، اب آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ مختصر موضوع کو کس طرح مفصل بنایا جا سکتا ہے اور ایک چھوٹے سے جملے کو

ایک بڑی عبارت میں کس طرح تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن آپ کو یہ بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ آپ جو بھی عبارت لکھیں مرتب سلیس اور متناسب الجمل والألفاظ لکھیں، پوری عبارت موضوع کے تحت ہو اور اس میں موضوع کی روح جاری اور ساری ہو، ہر جملہ دوسرے جملہ سے رشتہ رکھتا ہو، یا ان میں رشتہ قائم کیا گیا ہو۔

آپ کی دل چسپی اور تفہیم کے لئے چند موضوع اور قطعے مزید دیئے جارہے ہیں تاکہ آپ کے سامنے بات پوری طرح واضح ہوجائے، یہ قطعے مکمل مضمون نہیں بلکہ مختلف مضامین کے مقطوعے ہیں، اسی لئے تمہید و اختتام سے خالی ہیں۔

(۱) عمل ساعی البرید۔

وھو یؤدّی عملہ سعیًا علی الأقدام وقد یرکب درّاجۃ لمسافۃ بعیدۃ، والسعاۃ فریقان، فریق یتسلم الرسائل من مکتب البرید فیضعھا مرتبۃ فی حقیبتہ، ثم یطوف فی الشوارع والطرق، وعلی المنازل، والحوانیت والمقاھی، فیسلّم کلًّا رسالتہ، وفریق یطوف بصنادیق البرید المثبتۃ بالجدران، فیجمع ما فیھا من الرسائل فی حقیبتہ، ثم یعود الی مکتب البرید حیث تختم ھناک ثم یحملھا القطار الی شتی البلدان والاقطار۔

وساعی البرید یقوم بعمل نافع عظیم ویقدم لنا خدمۃ جلیلۃ نضع بین یدیہ أسرارنا واموالنا فیبلغھا اھلینا واصدقاءنا کاملۃ غیر منقوصۃ ویریحنا من العناء والمشقۃ۔

مذکورہ بالا قطعہ میں دو باتیں ہیں، ایک تو عمل ساعی البرید کا وصف، دوسرے

عمل ساعی البرید کی افادیت اور اس پر اپنا خیال ——

دوسرا قطعہ ہے:-

(۲) الازھار زینۃ المآدب والحفلات۔

والمآدب والحفلات تزید رونقھا وبھاءھا الازھار فانھا تمنح المکان الذی توضع فیہ باقتھا جمالاً وروعۃ فیمتّع الحاضرون ابصارھم بھا ویشمّون روائحھا فیرتاحون بھا ویبلغ بذلک سرورھم مبلغا عظیما تھتز بہ نفوسھم ویرتاحون للجلوس ولایسئمون وھم ینتفعون بالشم والنظر کلیھما فھی زینۃ للمجالس وروائح طیبۃ فوّاحۃ للشاھدین وعلامۃ حسن الذوق وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الطیب کثیرا۔

(۳) القطار یجری علی الخطوط الحدیدیۃ:-

وان القطار لیجری علی خطوط کأنھا خیوط مدت علی بسیطۃ الارض مستمرۃ فی طولھا تجعل البلدان تحتھا کالواقعۃ فی شبکۃ یجری علیھا القطار بسرعۃ فائقۃ بدوران عجلاتہ علیھا لاتترکھا فینۃ من الوقت ولاتزول عنھا۔

(۴) وبالأمطار حیاۃ للأرض:-

وانما الأرض لتترقب نزول المطر حینما تشتد الحرارۃ ویشتد وھج الشمس ویجف کل شئ علی ظھرھا اویکاد یجف فینزل حین ذاک المطر فیکون حیاۃً لکل مخلوق وحیاۃً لکل مایصلح ان یکون

نباتا وتحى الأرض به حياة خصبة ناضرة .

(٥) والحج يجمع بين مسلمى مختلف الديار والأوطان فى محل واحد وفى الحج منفعة اخرى جليلة لا تحصل من طريق آخر هى انه يجتمع به حول بيت الله الحرام لتأدية فريضة الحج ألوف من المسلمين من اجناس مختلفة وانواع متفرقة فى عدد ضخم لا تجمعهم ولا تربطهم فيما بينهم الا كلمة الاسلام ولا تفرقهم غيرها وذلك تصديق قول الله عزّ وجلّ "واذّن فى الناس بالحجّ يأتوك رجالا وعلى كلّ ضامر يأتين من كلّ فجّ عميق".

الدّرسُ الثّانی

التجزیۃ واعتدال الاجزاء

مضمون لکھتے وقت مناسبت اور یکسانی کا خیال ولحاظ کرنا نہایت ضروری ہے، جب کسی بات یا کسی موضوع کا تجزیہ کرنا ہو تو عناصر میں یکسانی اور ہم آہنگی پر پوری توجہ دینی چاہیئے اور مضمون وعبارت میں ترتیب معقول اور باعتدال ہونی چاہیئے، تاکہ پورا مضمون ایک طرز کی متعدد کڑیوں کا سلسلہ معلوم ہو، اصل باتیں اصل جگہ رہیں اور ان کے متعلقات ان ہی کے ہمراہ آئیں، پورے مضمون میں اس طرح کی یکسانی اور اعتدال لازمی ہے۔ مثلاً ایک جملہ ہے کہ "زید نیک مسلمان ہے" اس جملہ کو اس کے عناصر، اصول وفروع، اصل ومتعلقات پر حسب ذیل طریقے سے پھیلایا گیا ہے۔

زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (۲) نماز روزہ کا پوری طرح پابند ہے (۳) اللہ سے ڈرنے والا آخرت کی فکر رکھنے والا ہے، خوش معاملہ اور دیانت دار ہے الخ اس کو اور پھیلا کر حسب ذیل صورت میں کر دیا گیا:۔ زید نیک مسلمان ہے (ا) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (ا) اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام بھی ہو اس سے پرہیز کرتا ہے (ب) اس کی مرضی کے مواقع کی تلاش وجستجو میں رہتا ہے۔

نماز روزہ کا پابند ہے (ا) نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے میں تساہل نہیں کرتا۔ (ب) نماز میں خشوع و خضوع اور کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے (ج) اس کی نماز اللہ سے بہت ڈرنے والے کی نماز ہوتی ہے (د) جب رمضان قریب آتا ہے تو پہلے سے اس کی تیاری شروع کر دیتا ہے (ہ) روزہ، تلاوت و عبادت میں گزارتا ہے، اس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہونچتی، زبان کا سچا، قول کا پکا ہے۔

اس طرح جو بھی موضوع لکھنے کے لئے انتخاب کیا جائے اس کو اس کے عناصر پر یکسانی کا لحاظ کرتے ہوئے تقسیم کر لینا اور سہل اور شستہ عبارت میں تحریر کرنا چاہیئے ذیل میں ایک مثال اور دیکھئے موضوع ہے:۔ الخلق الحسن یحبّب صاحبه الی الناس اب اس کے عناصر نکال کر اس کو پھیلایا جاتا ہے۔

(۱) انك اذا بسمت لأحد وتكلمت معه بلطف وظرف وخاطبته بأدب واكرام۔

(۲) وانّك اذا دعيت الضعفاء وتفقدت احوال المساكين والبؤساء۔

(۳) وانك اذا بذلت اموالك لاغاثة ملهوف اولاطعام جائع اولنصرة مظلوم۔

(٤) واذا دُمت فی خدمة الجميع تُشفق على الصغير وتحترم الكبير وتخدم الشيخ الضعيف۔

(٥) واذا استقامت سيرتك وسرت على الآداب الاسلامية وتأسيت بسيرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱) تحبّبك اخلاقك الناس وتعلو منزلتك فی نفوسهم۔

(۲) وتكسب اصدقاء محبّين ويدخل حبك فی قلوب الناس۔

(۳) وتصير مكرما محترما مجلّلاً لدی الصغار ومُحبّبا مكرّما لدی الأتراب ومقربا عزيزاً لدی الكبار۔

(٤) وتُعدّ من خيرة الناس يوليك الثناءَ العطر والذكر الجميل۔

(٥) وتحرز ثواب الآخرة وحمد الاولیٰ۔

مذکورہ قطعہ دس عنصروں میں تقسیم کیا گیا ہے، اسی کو آپ اس سے چھوٹا بھی کر سکتے ہیں اور اس سے بڑا بھی کر سکتے ہیں۔ اس تفصیل سے امید ہے کہ آپ کے ذہن نے طریق تفصیل و اختصار کو اخذ کر لیا ہوگا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

تعیینُ المواضیع

تفصیل واختصار، تحلیل وترکیب کی وضاحت گزشتہ صفحات میں اچھی خاصی ہوچکی ہے اور معلم الانشاء حصہ ثانی میں بھی انشاء کی کچھ مشقیں کرائی جاچکی ہیں، وہاں پر دی ہوئی ہدایات بھی غالباً آپ کو یاد ہوں گی، اب یہاں پر قوت استعداد کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نویسی سے قبل آپ چند ابتدائی مشقیں بھی کرلیں۔

ذیل میں چند قطعے پیش کئے جاتے ہیں، ان کو پڑھئے، ان کے عناصر پر غور کیجئے اور پھر ہر قطعہ کا موضوع متعین کیجئے اور عنوان بتائیے اس طور پر کہ گویا یہ قطعات انہی موضوعات یا عنوانات پر لکھے گئے ہیں۔

(۱) والکھرباء تسیّر الترام الذی ینتشر فی المدینۃ کالشرایین فی الجسم فیربط بین انحائھا ویقرب اجزاءھا ویصلھا بضواحیھا التی لولاہ لم نبلغھا الا بالمشقۃ والتعب فتسھل اعمالنا لأننا نصل الی غایاتنا فی اقرب زمن وتروج التجارۃ اذ لا تتأخر بفضلہ المسافات ویتوفر بہ الوقت۔

وهى تدير الآلات التى تخرج النسيج والتى لم تكن تدار إلا بايدى الأقوياء مناقبل اكتشافها والايدى مهما بلغت قوتها ضعيفة و وبطيئة فى العمل وانها تنيرلنا فى الظلام فتبدده كأن الليل قد تحول الى النهار وكأن الشمس قد طلعت فى جنح ليل فتجعلنا نبصر كل خفى وظاهر كما نراهما فى الوقت الذى تضئ لنا فيه الشمس .

(٢) والقطار ينقل البضائع سواء اكانت خفيفة ام كانت ثقيلة ونوسل به طرودنا من كتب وصحف وحلاوى واطعمة والموافق التى نحتاج اليها حينًا بعد حين لأننا لانقدر أن نسافر كل حين لجلب هذه الامتعة والبضائع اولنقلها واننا نطلب به حوائجنا وامتعتنا الثقيلة من الآلات والماكينات وبضائع العمارة والصناعة ونصدّر ونستورد حاصلات الزراعة والخامات وغير ذلك مما لايمكن حملها الا بالقطار .

(٣) وان منافع السيّارة لكثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الأميال فى بضع دقائق وتبلغ راكبها فى اقل وقت الى ابعد مدى ولاتزال سرعتها تزداد على الأيام والليالى ، سبحن الذى سخرلنا هذا وماكنا له مقرنين .

(٤) وان مدرستنا دار العلوم لندوة العلماء لتحتوى على مسجد فخم عظيم تذهب روعته فى نفوس الناس وتأسر اللب قد بنى بالحجر العادى و بالرخام وانه واسع وجميل فيه ميضأتان ومنارتان عاليتان تشبهان رمحين منتصبين ذاهبتان فى السماء

الدَّرْسُ الرَّابع

تفصیل المواضیع

چند موضوعات یا عنوانات لکھے جاتے ہیں ان کو پھیلایئے بڑھایئے اور ان پر قطعے لکھئے، لکھتے وقت وہی طریقہ اختیار کیجئے جس کی ہدایات گزشتہ صفحات میں دی جاچکی ہیں، عبارت سہل اور فصیح ہونی چاہیے اور مطلب واضح اور صاف۔

فصیح سے مراد مشکل الفاظ یا غیر معروف جملوں کا استعمال نہیں بلکہ مراد ہے صحت اعراب و حسن ترکیب اور بلاغت تعبیر۔

آسانی کے لئے ہر جملے کے آگے وصف اور فوائد کے لفظ لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ آپ موضوع کی قسم اور نوعیت بھی سمجھ لیں۔

① عمل ساعی البرید	(وصفہ)
② عمل ساعی البرید	(فوائدہ)
③ الأطفال فی العید	(وصفهم)
④ حالة الأرض بعد نزول المطر	(وصفها)
⑤ السفر بالقطار	(فوائدہ)
⑥ العقل	(فوائدہ)
⑦ النزهة	(وصفها)
⑧ النزهة	(فوائدها)

البَابُ الثَّانِی

الدَّرسُ الخَامِسُ

مقالات

مقالہ مقطوعات کا وہ مجموعہ ہے جس میں کوئی رائے یا نظریۂ خیال یا حقیقت بیان وثابت کی جاتی ہے، جو مضمون کسی نظریہ یا خیال کو ثابت کرنے اور واضح کرنے کے لئے قاعدہ کے ساتھ اسی نظریہ یا خیال کے مقدمات و دلائل سے مرتب کیا جائے گا اور جس کے نتیجہ میں پڑھنے والے کو کوئی نکتہ یا حقیقت معلوم و حاصل ہوگی وہ مقالہ کہلائے گا۔

مقالہ حسب ذیل اجزاء پر منقسم ہے :-

الافتتاح۔ الموضوع۔ عناصر الموضوع۔ الاختتام۔ العنوان

افتتاح :۔ مضمون کے وہ الفاظ یا عبارت جس سے مضمون کی ابتدا کی جائے اس کو ایسی عبارت ہونا ضروری ہے جو مضمون کی اگلی عبارتوں کے لئے مقدمہ اور تمہید کی حیثیت رکھتی ہو، اس کے سہارے مضمون شروع ہوتا ہوا اور اس سے موضوع پر روشنی بھی پڑتی ہو۔

موضوع :۔ مقالہ کا مقصد اور مرکزی مضمون جو پورے مضمون کا محور ہوتا ہے۔

عناصر الموضوع :۔ موضوع کے مرتب و منقسم اجزاء ہیں۔
اختتام :۔ وہ عبارت یا الفاظ جن پر مضمون ختم ہوتا ہے اور جو گویا مضمون کا نتیجہ اور خاتمہ ہوتے ہیں۔
عنوان :۔ مضمون کی سُرخی۔

افتتاح :۔ عناصر الموضوع اور اختتام کے باقاعدہ سمجھنے کے لئے آٹھ دس سطروں کا ایک مضمون لکھا جاتا ہے اس سے آپ انشاء اللہ ان اصول کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔
عنوان ہے القلم موضوع ہے القلم نعمة الله العظيمة على الانسان يخدمه خدمات جليلة۔ مضمون حسب ذیل ہے :۔

الافتتاح :۔ القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان۔
عناصر الموضوع :۔ (۱) يرفع به اقواما ويسقط آخرين (۲) انه يصنع من القصب الحقير أو الحديد الوخيص ويعمل اعمالا ضخاما (۳) يحصل في يد انسان فيقوم له مقام السلاح الحاد في يد المقاتل الباسل (٤) ويحصل في يد انسان آخر فيصبح له كعصا الحكم على امة او بلاد (٥) ويحصل في يد انسان ثالث فيصير به عالما نحريرا او اديبا بارعا (٦) به ينقسم الناس الى صغير وكبير وشريف ووضيع (٧) وبه تقضى الامور وتدار دفة البلاد (٨) وبه يتميز الانسان عن الحيوان وتخترع المخترعات ويدلى بحكم وعلوم ومعارف۔
الاختتام :۔ فانما جعله الله نعمة عظيمة فلماتسا ويها نعمة من

نعم الدنیا فحق لنا ان نستخدمه فی الخیر۔

اسی مضمون کو آپ کسی بڑے مضمون کے عناصر و اجزاء سمجھ کر ایک بڑا مضمون بھی کر سکتے ہیں، لیجئے اس کو ذرا اس سے بڑی شکل میں دیکھئے۔

القلم نعمة الله التی انعم بها علی الانسان دون الحیوان یرفع الله به کثیرا من الناس من المنزلة الوضیعة الی المنزلة الرفیعة ویسقط الله به کثیرا من الناس فیعیشون جهّالاً رعاع الناس لا قیمة لهم فی الحیاة ولا وقار لهم ولا عز ولا یعبأ بهم احد وقد اقسم الله تعالیٰ به فقال ن والقلم وما یسطرون، وذکره فی کلامه المجید۔

انه رخیص جدًّا لکثرة ما یصنع فثمنه قلیل وعمله جلیل لا یصنع الا من الخشب القصیر التافه وبقطعة صغیرة من الحدید الرخیص غیر انه یؤدی اعمالا ضخاما ویقضی مآرب کثیرة للانسان۔

یحصل فی ید الانسان فیستعمله ویستخدمه فی حاجاته فیصبح له کالسلاح الحاد الماضی فی ید مقاتل باسل یقتل الفساد ویطعن النفاق والفسوق ویمحو الباطل ویهدمه بامر الله سبحانه وتعالیٰ۔

ویحصل فی ید انسان آخر فیرتفع به الی منزلة السیادة ودرجة العزة قد یحکم علی أمة أو شعب وقد یکون قاضیا حکما یحکم بالعدل ویقضی بالفصل ویحقق الحق ویبطل الباطل ویحل مشکلات الناس۔

وانما ینقسم الناس بالقلم الی صغیر مجهول خامل الذکر والی کبیر معروف ذائع الصیت والی شریف عزیز والی وضیع ذلیل۔

وبه تقضى امور الناس وتدار دفة الحكم على البلاد.

وبه يتميز الانسان من الحيوان ويخترع المخترعات ويدلى بحكم وعلوم ومعارف فانما جعله الله نعمة عظيمة قلّما تساويها نعمة من نعم الدنيا فحق لنا ان نستخدمه فى الخير ولرضا الله سبحانه فانه من عطاياه الفاضلة ومن نعمه الجليلة.

الدّرسُ السّادِسُ

آپ نے ایک مقالے کو دو چھوٹی بڑی شکلوں میں پڑھا، اس کے عناصر اور موضوع دیکھے، افتتاح و اختتام کی اہمیت اور ضرورت دیکھی، مقالے میں تسلسل اور یکسانی، جملوں کا ایک دوسرے سے رشتۂ واتصال بھی دیکھا اس سے آپ کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آگئی ہوگی۔ اب کچھ مزید اصول و تفصیلات سن لیجئے۔

مقالہ ایسے حقائق و معانی پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی نقطۂ نظر کی تائید و اثبات کے لئے سہل، سلیس اور معقول ترتیب کے ساتھ واضح اور دل چسپ اسلوب میں جمع کر دیئے جاتے ہیں، یہ معانی قاری کو تدریجی طور پر اسی متعین خیال کی جانب لے جاتے ہیں، پڑھنے والا زیادہ محسوس بھی نہیں کر پاتا اور اس خیال یا نظریہ تک اس کے دلائل و مقدمات سے بآسانی و بے تکلف گزرتا ہوا پہونچ جاتا ہے۔

کامیاب تر مقالہ وہی ہوگا جس میں مقدمات و دلائل خوش اسلوبی کے ساتھ عمدہ و معقول ترتیب میں پائے جاتے ہیں، مضمون مرکزی نقطۂ خیال عموماً اختتام کی عبارت میں پایا جاتا ہے اور افتتاح کی عبارت سے بھی اکثر اس کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے، مضمون کی ساری عبارتیں اور سب جملے اسی ایک مرکزی نقطۂ خیال تک پہونچانے کا کام

کرتے ہیں، بعض مضامین کا مرکزی نقطۂ خیال پورے مضمون میں پھیلا ہوا ہوتا ہے کبھی کبھی اس کو صاف الفاظ میں کہا تو نہیں جاتا لیکن پورا مضمون اپنی ترتیبِ معانی و طریقِ اسلوب سے اسی کو ثابت کرتا ہے۔

مقالہ چند مقطوعوں کا مجموعہ ہوتا ہے وہ مقطوعے ایک دوسرے سے مضبوط جڑے ہوتے ہیں، ہر مقطوعہ جملوں سے مرکب ہوتا ہے اور وہ جملے بھی اسی طرح ایک دوسرے سے باقاعدہ جڑے ہوتے ہیں، جملوں اور مقطوعوں کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر اگلا اپنے پچھلے کی تمہید اور مقدمہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی ضرورت پیدا کرتا جاتا ہے اور ہر پچھلا اپنے اگلے کے بغیر بے ربط و بے معنی معلوم ہوتا ہے، زنجیر کی طرح کہ اگر اس میں سے کوئی کڑی گر جائے تو زنجیر دو ٹکڑے ہو جاتی ہے، اسی لئے جملوں اور لفظوں کا انتخاب اور ان کی ترکیب و ترتیب بھی اہمیت سے ہرگز خالی نہیں۔

جملوں اور مقطوعوں میں آپس میں اتصال و تعلق کبھی حرفوں، لفظوں اور کبھی جملوں سے کیا جاتا ہے اور کبھی عبارت کا سیاق و سباق خود اتصال و تعلق پیدا کر دیتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سامنے چند متنوع مقالات مع اپنے عناصر و موضوعات کے مثال کے طور پر دیئے جا رہے ہیں، ہر ایک کے ساتھ ایک ایک مشق مع عناصر و موضوعات کے دی گئی ہے، ان مثال کے طور پر دیئے ہوئے مقالات کا طرز دیکھئے اور پھر انھیں کے طرز پر مقالے لکھئے۔

الدرس السابع

على احدى المخترعات الصناعية

السيارة — المثال (١)

ترى السيارة ليلا ونهارا غادية رائحة بسرعة فائقة غريبة كأنها عفريت من الجن جميلة المنظر فكأنها غرفة مؤنقة.

تتحرك وتتنقل يركبها الناس ويصلون الى غاياتهم فى عجل.

انما كان السفر قبل اختراعها شديداً مرهقا كان الناس يسافرون مشيا على اقدامهم أو إذا بغوا راحة وطيوانعمة اخذوا دابة او مركبا مرتبطا بحيوان يجره يركبونه فى رحلاتهم لكنه كان يلحقهم الارهاق الشديد والتعب الكثير ولم تكن مراكبهم التى تحملهم ولا الدواب التى يمتطونها بمريحة لهم لانها كانت ابطأ من أنفسهم هم دون الخيل اذهى اسرع الدواب واسبقها لكنك تجد قليلا من الناس من يقدرون على اقتناء الخيل حيث هى اغلى واثمن لاجل اهميتها فى أعمال كثيرة من الحرب وغيرها فكان الناس يحتاجون الى أسرع مركب يبلغهم الى غاياتهم فى اقرب وقت وأقصر مدة فاهتدى الناس الى البترول السائل فى الارض فحفروا عنه

وكشفوا عن بعض اسراره واخترع هناك رجل مركبا يسير بذلك الوقود فكان سيّارة.

إن منافع السيارة لكثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الأميال في بضع دقائق ويبلغ راكبها في أقل وقت الى ابعد مدى ولا تزال سرعتها تزداد على الايام والليالى فسبحان الذى سخر لنا هذا وما كنّا له مقرنين.

وان فى السيارة مقاعد مريحة ينعم الراكب بالقعود عليها لنعومتها وانقباضها الى تحت بنعومة وانبساطها حينما تخلوا والرجل الى جلسها فكأنما جلس على فراشه فى بيته وانها تسير بخفة عجيبة حتى فى بعض الاحيان لايشعر الذى تمر بجانبه أن سيارةً مرت به ومزايا السيارة لكثيرة بعضها هذه.

تقسيم المقالة السّابقة إلى عناصرها

الموضوع :- الابانة عن صفة وحقيقة السيارة ومنفعتها وضرورتها.

العنوان :- السيارة.

الافتتاح :- رؤية السيارة غادية رائحة جميلة المنظر خفيفة المشى.

العناصر:- (١) سفر الناس قبل ظهور السيارة (٢) تعبهم لا بالمراكب الأخرى البطيئة (٣) قلة وغلاء الخيل (٤) وجود البترول (٥) اختراع السيارة (٦) من منافعها السرعة (٧) والراحة فى الجلوس والخفة فى المشى.

الاختتام :- ومزايا السيارة كثيرة ذكرنا بعضها.

التمرين (١)

اكتب مقالة على العناصر الآتية

الموضوع :- الابانة عن صفة الطائرة وحقيقتها وصورتها وضرورتها ومنفعتها.

العنوان

الافتتاح :- كان اخي الأكبر يريد مشاهدة المطار فصحبته ورأيت طائرة من قرب.

العناصر :- (١) طيران الطائرة كالطيور (٢) سرعتها الخارقة (٣) غذاؤها البترول (٤) من منافعها جدواها في الحرب لوصولها الى كل مكان بطريق الجو (٥) سرعتها الطاوية للأرض وتوفير الأوقات (٦) الراحة فيها كالسيارة (٧) سرعتها لا تزال تزداد (٨) مستقبلها المأمول.

الاختتام :- ويرى الناس ان الطائرة لا تكفي لطموح الانسان كذلك فهو يحاول اختراع مركب اسرع من الطائرة بكثير وغير محتاج الى البترول.

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

على أحد الحيوانات

الجمل ـــ المثال (٢)

الجمل حيوان من الانعام طويل الأعضاء نحيلها أكبر من البقر الوحش بقليل، له أرجل طويلة وجسم لا بأس به يعلو على جسمه عنقه وهو اطول شئ فى جسمه كى يرتع فى الارض واقفا دون ان يضطر الى الابروك ويرسل عنقه الى ما فوقه فيبلغ الأغصان المرتفعة للأشجار فيقتطف ماشاء من نبات او اثمار وعلى ظهره سنام يشبه الهرم يحتوى على الشحم الوافر يغذيه حينما ينعدم له ما يأكله لعدة ايام وتحت ارجله اخفاف تساعده السوخ فى الرمال لأنه يسير فى الرمال كثيرا ولذلك ساقى يحتوى بطنه على ازقاق وكروش تتضمن الأولى ما يجب للأوقات العصبية التى لا يوجد فيها الماء لخلوّ الصحا من الأميال ولأجل هذا يملأ البدو والاعراب السكا حياضهم بالماء ايام المطر ثم يستعملونه طو

الا فى الأمكنة التى ترتب من المياه حتى لا يموتوا فى الصحراء عطشا ويحملون معهم الماء الكثير فى اسفارهم فى الصحراء لكن الماء كلما نقل ولم يوجد عدة ايام يشرب الجمل من ماءه المذخور.

والجمل يوجد كثيرا فى المواضع الصحراوية والأماكن الرملية والاعراب وغيرهم الذين يسكنون الصحراء ويقتنون الجمال ويستزيدون من انسابها اذ الجمل ينفعهم فى مختلف جوانب حياتهم يشربون من لبنه ويكتسون من صوفه ويبنون الخيام وغيرها ويستعملونه مطية فى اسفارهم واذا جاعوا وعطشوا ولم يعثروا على غذاء ولا ماء يلتجئون الى ذبحه فيأكلون لحمه ويشربون ماءه المذخور ثم انه يعوزهم فى رحلاتهم المشاقة لأنه يحتمل شدائد السفر ولا يجزع ولا يتعب يحتمل الجوع والعطش ويصبر على الجوع والعطش سبعة ايام من دون اعتراض وانما اخفافه تجعله قادرا على السير فى الرمل ولذلك لا يساويه غيره من الحيوانات وانه يصير بمواضع المياه المدفونة تحت الرمال الجافة التى لا غيره يشمها الجمل فيدل عليها بالبروك على رمالها واذن بوجود نبع الماء فى الرمل.

يملك صفات حسنة جليلة من حلم وصبر لا يساويه فى

قد خصه الله تعالى بالذكر فى كتابه الحميد اذ يقول

كيف خلقت، ان الجمل للعرب كل شئ، هو لهم

مطية هادٍ ورفيق فى السفر، مرفق فى الحاجات،

العناصر :- (١) جماله (٢) لونه (٣) جسمه وهيئته (٤) ذكره في الأدب العربي والادب الحربي وفي القرآن (٥) صفاته من طاعته لسيده ووفائه لصاحبه (٦) منافعه في السفر (٧) ضرورته في الحرب (٨) في الأعمال الأخرى (٩) ولوع الناس باقتنائه بعضهم لحاجتهم وبعضهم لاظهار الغنى والسراوة (١٠) اليوم قل نفعه عنا ه لاختراعات المراكب الآلية والسيارات والطائرات.

الاختتام :- على كل فالخيل نعمة من الله وآية من اياته في خلقه وركوبه واقتنائه من علائم الرجولة والبطولة.

الموضوع :- الخيل صفته وفائدته

مركب في الحرب، ثروة في ايام السلم، مال عند الضرورة.

تقسيم المقالة السابقة إلى العناصر

الموضوع :- وصف الجمل، جسمه وفوائده.

العنوان :- الجمل.

الافتتاح :- الجمل حيوان من الانعام.

العناصر :- (١) صورته وجسمه (٢) سنامه (٣) اخفافه (٤) كروشه وازقاقه (٥) اينما يوجد بكثرة (٦) علاقته بالصحراء وجداوله فيها (٧) انتفاع الصحراويين به وطرق الانتفاع به (٨) خلقه ونفسيته.

الاختتام :- ان الجمل يملك صفات حسنة من حلم وصبر الى غير ذلك ان الجمل للعرب كل شئ الخ

المقدار :- صفحة ونصف.

اكتب مقالة على الفرس واليك عناصرها

الافتتاح :- الفرس حيوان من خير دواب الله التي خلقها الله تعالى مسخرة للانسان انه مفطور على صفات نبيلة عظيمة ويؤدي اعمالا كبيرة سامية.

الدرس التاسع

على عامل من خدمة الانسان فى حياته الاجتماعية

ساعى البريد — المثال (٣)

ساعى البريد خادم من خدمة الامة والبلاد الذين نستعين بهم فى قضاء مآربنا الكثيرة التى لاحول لنا فى ادائها ولانستطيع ان نعمل لها بأنفسنا.

انه يلبس حلة خاصة بُنّية اللون ويعتم بعمة حول رأسه و يحمل حقيبته من جلد، تكون فيها عدة مخابئ لوضع اشياء مختلفة يضع فى بعضها الرسائل وفى بعضها النقود وفى بعضها الاشياء الاخرى من قلم و محبرة لئلا يتعطل عمل الكتابة اذا لم يوجد القلم و يحملها على الاعم فى الاصقاع التى اكثر اهليها من غير المتعلمين.

وانه يتصف بصفات خلقية خاصة من امانة ونشاط فى العمل و واداء مسئولية واجبة تراه غاديا رائحا يمر بك وبمن يجاورك يوزع الرسائل على اهليها لايلوى على شئ ولا يمضى وقته فى غير عمل لئلا يتأخر عن تأدية واجبه المأمور به وترى الناس ينتظرونه انتظارا شديدا

ويرتقبونه بفارغ الصبر وهو يعرف فى الأعم عدة لغات من هندوكية واردوية وانجليزية لأن عناوين الرسائل تكون فى عدة لغات حسبما يتكلم الناس بها ولذلك تجد أن الرسائل التى تحمل العناوين فى اللغة الانجليزية والتى تحملها فى اللغة الهندوكية كذلك تصل جميعا الى اصحابها دون ان يحول فى وصولها اختلاف اللغات ومشكلة رسم كتابتها.

وساعى البريد نوعان الاول منهما يتسلم الكتب والرسائل من مكتب البريد الواردة من انحاء البلاد المختلفة ويوزعها على اصحابها بنشاط ملحوظ بعضهم على اقدامهم وبعضهم يستخدمون الدراجات والثانى يجمع الرسائل من صناديق البريد المعلقة فى احياء المدن و فى البوادى ويوصلها الى مكاتب البريد وهناك يختم عليها ثم يبعث بها الى أهلها.

ولساعى البريد فضل كبير فى تسهيل مشكلتنا وتوفير وقتنا فانه لولا عمله لأرهقنا الاتصال بأصدقائنا وأقاربنا وغيرهم من أناس آخرين أما الآن فلا نعمل سوى ان نكتب العناوين ونلصق الطوابع ونلقيها فى صناديق البريد ونطمئن على حفظها وعلى وصولها و عند الله لأجر عظيم على البر بالناس واعانتهم.

تقسيم المقالة السابقة على عناصرها

الموضوع :- إبانة عمل ساعى البريد ووصفه وفائدته.

العنوان :- ساعى البريد.

العناصر :- (١) لباسه و أداته (حقيبته) (٢) امانته، خلقه ونشاطه (٣) علمه (٤) نوعاه (٥) فضله و فائدته.

الافتتاح :- كون ساعى البريد خادما للامة، واستعانتنا به فى قضاء مآربنا التى لانقدر على قضائها الا ببذل وقتنا الثمين الكثير.

الاختتام :- فضله و فائدته (سبق ذكره فى العناصر)

التمرين ٣

اكتب مقالة واليك هذه العناصر

الموضوع :- ابانة عمل الشرطى و وصفه فى مختلف أعماله وصورته و فائدته.

العنوان :- الشرطى.

العناصر :- صورته ولباسه وجسمه (٢) وصف عمله (٣) سهره على فوائد الجميع (٤) انواعه (٥) ضرورته واهميته (٦) فضله وفائدته

الافتتاح :- رأينا الشرطى قائما فى المجامع ينظمهم وفى المفترقات يرتب المارة وخدمته لنا فى الثورات والاحداث والاضطرابات.

الاختتام :- فضله و فائدته (سبق فى العناصر)

المقدار :- فى صفحة او اكثر.

الدّرس العاشر

بيان حادث او وقعة

سقوط من السّطح ـــ المثال (٤)

ذهبت يوما الى صديق حميم كنت احبّه حبّا جمّا، وأضعه منى موضع الروح والقلب وقد تعلمنا معا وتساهمنا فى اعمال كثيرة واشغال متنوعة فذهبت الى داره وناديت باسمه وقرعت بابه فاخبرت بانه موجود على سطح بيته الاعلى وقد دعانى اليه فلما سمعت هذا رقيت اليه الدرجات توًّا فوصلت اليه ووجدته يلعب بطيّارة رفعها فى الفضأ يرخى عنانها تارة فتطرب وتشد وفى كبد السماء ويشدها اخرى فتهبط و تهدأ فكان فرحان مسرورا بلعبته غير مبال بمواقع قدميه ولا بموقع وقوفه وبما وراءه وقد نبّهته مرارًا على ذلك فكان يتنبّه اذا نبّهته ثم يسكر فى لعبه فيغفو واذن خفت على نفسه وغفلت مرة انظر الى شئ اخر فلم يرد بصرى الا صيحته ارتجع بصرى فرأيت جسمه المتهاوى الساقط من السطح فسعيت نازلا اصرخ واقول: ان سقط فلان سقط

ولما وصلت اليه رأيته كالمغشى عليه لانه قد كان جرح جراحات شديدة جعلته كالميت وجزعت عليه جزعا شديدا وتأسفت له وتألمت نفسى لشدة البُرحاء ولم املك عينى من البكاء وبينما كنت اجزع حضر اهله فى دهش واضطراب بالغين ولما رأوه فى تلك الحالة المبرحة بكوا له وجزعوا ابلغ جزع وبدأوا يصرخون من الدهشة والعجب وحضر الناس وتجمعوا يشاهدون الحادث كل يعلق على ما حدث ويتحدث عنه ويلوم بعضهم الآباء والأولياء حيث يسمحون لأولادهم الرقى الى السطوح المنفسحة المسطّحة حتى يسقطوا وبعضهم أشار باستحضار الاسعاف فاخبر الاسعاف فحضروا بسرعة فائقة وتبينوا تعرفوا الوقعة وضمدوا الجراح ثم اخذوه الى المستشفى إلى أن يشفى ويعافى من جراحاته.

ولم يشف صديقى الا بعد مدة شهر تعطل فيه عن المدرسة فلم يتلق الدروس ذلك الأوان ولم يكن كل ما حدث الا لعدم مبالاته للعواقب وإضاعة وقته فيما لا يفيده فى الدين والحياة.

تقسيم المقالة السابقة على أركانها

العنوان :- سقوط من السطح.

الموضوع :- سقوط صديقى من سطح منزله حينما كان يلعب بطيارته غافلاً عمّا وراءه ولاهياً فى عَبَث.

الافتتاح :- ذهابى الى صديقى لأزوره وأتمتع بمجلس معه لكنه

كان فوق سطحه يلعب بطيارته .

عناصر الموضوع :- (١) كان رافعا طيارته فوق سطحه (٢) شغفه بالطيارة وغفلته وغفوته (٣) زلته وسقوطه (٤) جراحاته وآلامه (٥) جزعي عليه وجزع الناس ومبادرة أهله إليه (٦) جزع أهله (٧) تجمع الناس ونقدهم وتعليقهم (٨) طلب الاسعاف وحضورهم (٩) تصميد الجروح ونقله الى المستشفى .

الاختتام :- شفاؤه بعد شهر وخسارته لانقطاعه عن الدرس والعمل في هذه المدة واحتياطه بعد ذلك وتركه للعبث .

اكتب على عنوان الاصطدام" واليك عناصر المقالة

الموضوع :- حادثة اصطدام صديقي بسيارة مارة على شارع مكتظ بالمارة لعدم مبالاته بالمارين اذا مشى في الشارع وعدم حوطه في العمل وإسراعه .

الافتتاح :- احتياجنا أنا وصديقي الى شراء بعض الحوائج وخروجنا الى السوق ووصولنا الى الشارع الكبير ووقوعنا في ازدحام المارة ووسطهم .

العناصر :- (١) كان الشارع جد مكتظ حافل (٢) اسراع صديقي لان

يعبر و مجيئ المراكب عن جوانبه و هو غافل لايشعر(٣) اضطرابه واضطراب المراكب واصطدامها به (٤) جراحه وتوقف المارة والمراكب وتجمع الناس (٥) حالته السيئة ومدى جراحاته تألمناله و تأسف الناس وتعليقهم (٦) مجئ الشرط و مجيئ الاسعاف و نقله الى المستشفى۔

الاختتام :۔ مكث صديقي في المستشفى اسبوعين وبعد ذلك استطاع الخروج وبدأ أصغار الاعمال واصبح يخاف من العجلة وعدم المبالاة عند المشى۔

الدَّرْسُ الحَادِيْ عَشر

على احتفال اونزهة اوبرنامج فكه

يوم مطير ـــــ المثال (٥)

يوم الجمعة الماضي نهضت من فراشي مبكرًا لأمتع نفسي من اعتدال الجوّ ورقة النسيم فكانت السماء صافية والجوّ ملائما معتدلًا لم يعكر صفوه السحاب وطلعت الشمس وارتفعت رويدا رويدا تلمع كأنها قرص من ذهب او جذوة من لهب فسررت بذلك المنظر اعظم السرور ونزلت الى حديقتي الغنّاء على واجهة بيتي أشم روائح الورد والرياحين.

اذ المطلع يغبرّ ويبدأ بعض الغمام يغشى السماء فما كان الا هنيهة من الزمن حتى هبت الرياح وثارت العواصف وتغير كل شئ من هدوء الى اضطراب وكادت البيوت أن تتقوض والاشجار أن تنقلع وشرعت الرياح تزجي سحابا ثم تؤلف بينه فتجعله ركاما، فعبس الجوّ وأظلمت الدنيا واسودّ ما بين الفضاء وناظري وانقلب اليوم الضحوك البسّام الى يوم عبوس متقطب قمطرير، وما لبثت هذه

الحال الا قليلا حتى نزل المطر رذاذا ثم اشتد شيئا فشيئا حتى صار وابلا كأنما الموازيب تنصب حتى بلغ السيل الزبى واستمر على ذالك ساعات رأيت فيها القيعان قد انغمرت فى المياه والترع قد امتلأت والسواقى جرت ورأيت الشوارع المرصوفة قد نظفت تنظيفا أما غير المرصوفة فكانت مجموعة من ماء ووحل وحفر.

وأما الناس فكانوا يجرون الى هنا وهناك وقد نشروا الظلل وقاية من البلل وانقطع كثير من الناس بالدور والمنازل ولا يخرجون الى المواضع العامة حتى ينقطع عنهم الهاطل وكثير من غيرهم لم يكترثوا وما زالوا مختلفين الى كل مكان يقضون حوائجهم ويفرحون بنزول الامطار من دون مبالاة بالليل.

وبعد ساعات هدأت الامطار وانقطع نزول الماء وبدأت السحب تنقشع وتتناثر وتبدو السماء من خلال الفرجات نقية مغسولة وبعد لأى رأينا السحب تتبدد وتنسحب عن بسيط السماء وتنهزم امام الشمس المشرقة الحامية وطلعت الشمس وحلت انوارها الدافئة على اديم الأرض فحمد الناس الله على نعمه الوافرة اذ يرسل مطرا فيحيى الأرض ثم يرسل الشمس لتحكم حياتها وتنمى نباتها.

وبذل رجال التنظيم جهودهم فى تصريف المياه المجتمعة فى الطرق والأماكن العامة فجزاهم الله أحسن الجزاء وقد قال الرسول عليه السلام: الاسلام بضع وسبعون شعبة وأدناها إماطة الأذى عن

الطريق أو كما قال.

تقسيم المقالة الى أجزاءها

الموضوع :- عن نزول المطر يوما من الأيام وكيف تنزل.
العنوان :- يوم مطير.
الافتتاح :- من بدأ الكلام الى "اذ المطلع يغير الخ رجال الجو قبل المطر ونهوضي مبكرا.
العناصر :- (١) هبوب الرياح وجمعها للسحب (٢) تغير الجو بغتة (٣) هطول الامطار (٤) حال الارض (٥) حال الناس (٦) انقطاع المطر (٧) حال السماء (٨) حمد الله.
الاختتام :- وبذل رجال التنظيم جهودهم في صرف المياه الخ

اكتب مقالة على الأجزاء الآتية

الموضوع :- وصف النزهة بين الحقول والبساتين.
العنوان :- نزهتي.
الافتتاح :- قضاؤنا أن نقوم بنزهة فتأهبنا له و قصدنا للخروج يوم الجمعة يوم العطلة.

العناصر :- (١) تفكيرنا فى اختيار المحل الممتع لنزهتنا (٢) إعداد الأطعمة والحوائج (٣) سفرنا بالدراجات ومرورنا من بين الحقول والمزارع (٤) اختيارنا الارض المرتفعة فى وسط الخضراء (٥) نصب القدور وإشعال النيران تحتها (٦) صيد بعض الطيور وإعطاؤها للطابخ (٧) اقامتنا الحفلة شعرية (٨) وصف لها (٩) تغدينا فى الهاجرة وقيلولتنا (١٠) إرادتنا للعودة قبل صلاة العصر وعودتنا.

الاختتام :- وحقًا وجدنا ولمسنا حياة فى الجسم والعقل لما تزودنا من الهواء الطلق فى الأجواء الفسيحة وانما النزهة لتنشط الرجل وتجعل قواه النائمة حية متحفزة والمؤمن القوى خير من المؤمن الضعيف.

الدرس الثانى عشر

قصص للتذكير

فى غمار المياه — المثال (٢)

كان امير هندى (راجه) يتفرج على ضفة نهر بمفرده وكان الوقت صباحًا فانزلقت رجله وهوى فى ماء كثير جار ولم يعرف السباحة اذ لم يتربَّ ولم يترعرع الا فى النعيم والمتاع لا المشقة والجهد فأشرف على الغرق وكاد أن يغص بالماء وتفيض نفسه لولا ان رجلا من منبوذى تلك الديار من رعيته رأى فحمله حسن طوّيته على أن يحاول لانقاذه فألقى بنفسه فى البحر وكان يجيد السباحة فوافاه فى حالة بين الحياة والموت وساقه الى الضفة وقلبه من رأسه الى قدميه وهو قد فقد شعوره للخطرة الداهمة من الموت وللتأثير القوى من ابتلاع الماء فلما أفاق ورجع اليه شعوره شيئًا فشيئًا وعاد اليه عقله الذاهب سأل عمن أنقذه فأخبروه بالرجل فأمر باحضاره فلما حضر ——— قال له: أأنت الذى حملتنى إلى الشاطئ قال نعم مولاى وكيف لا أفعل؟ قال أأنت

مسست جسدى بيدك النجسة الدنيئة فقال مولاى إنّى وإن لم اكن من ذوى حسب ومن سليل الفخار والكرامة لكنى ماكان لى أن أفعل؟ إذكنت أرى مولاى لامنقذله، ولوتحاشيت دقائق لفقدت ملكنا العظيم ولفقدت ملكك الكريم؟

ياكلب انك لوثت جسدى ثم تجترئ علىّ ايّها الساقط النجس بهذا الكلام وسأكافئك على شناعتك وعلى مطاولتك بالاعدام قصاصًا لتلويث جسدى الطاهر ثم أمر الجلاد فضرب عنق الرّجل المنقذ وشاع الخبر فى طول البلاد وعرضه وكان نكالاً للناس وبعد ذلك بمدة قليلة خرج الامير فى نزهة بحرية على زورق واحتاج مرة إلى أن ينتقل إلى زورق بجانب اخر وتباعد مابين الزورقين لدفع الامير برجله فوقع فى الماء وأخذ يصيح ويستغيث ولم تصل يده الى الزورق لكن رجاله لم يغيثوه لانهم لم يجترؤا ان يلوثوا جسده لئلا يقص منهم فمات غرقا جزاءً وفاقا لكبره.

تقسيم الحكاية التى ذكرت

الموضوع :- قصص؟ حادثتين لأمير متكبر هندى بلغ من كبره أن اعدم الرجل الذى انقذه من الغرق ثم كانت النتيجة أن هلك غرقا مرّة ثانية ولم يجترئ أحد على إنقاذه إذكان كل واحد يخاف من سوء المصير والعاقبة السيئة إذا أحسن إلى الامير

المتبجح الكفور۔

الافتتاح :۔ x

العنوان :۔ فی غمار المیاہ۔

العناصر :۔ نفس الموضوع بالتفصیل والبسط۔

الاختتام :۔ x

التمرین ۶

اکتب حکایۃ

الموضوع :۔ قصص حادثۃ لراعی الغنم الذی اراد بالناس السخریۃ فکذب علی نفسہ وناداھم باسم الذئب ولما حضروہ لم یجدوا الذئب ثم لما جاء الذئب حقا مرۃ ناداھم مجادًا دُوْنَ ھزلٍ ولا سخریۃ لکنھم حسبوہ مزاحا کذلک فبطش بہ الذئب وبخرافہ۔

الافتتاح :۔ x

العنوان :۔ عاقبۃ الکذب۔

العناصر :۔ نفس الموضوع بالتفصیل والبسط۔

الاختتام :۔ لاشک ان الکذب من الأدواء الإنسانیۃ وقد عدّہ الرسول علیہ السلام من کبائر الذنوب۔

الدّرس الثّالث عشر

على احدى الأكتشافات

الكهرباء ـــ المثال (٧)

الكهرباء أسّ الحضارة و وسيلة من وسائل التقدم والرقى تجعل الدنيا بضيائها فى الليل كأنها ريستخدمها الانسان فى كثير من حاجاته وهى تنفعه نفعا عظيما، بها تُضاء المنازل والمقاهى، المدارس والشوارع، انها تمحو الظلام محواً وتبدله نورا ثاقبا، بها بهجة الحفلات ورونق الافراح انها أقوى من جميع الأنوار التى نستنتجها من الزيوت المختلفة الحاصلة من النبات أو من الارض.

وهى تسيّر الترام الذى يشغل فى المدن حاجة كبيرة من تنقلات الناس من جوانب المدينة الواحدة الى الأخرى مع ماله من أجرة رخيصة فالناس يختلفون الى هنا وهناك بأسرع طريق.

كانت الآلات والماكينات تحرك وتدار بمشقة عظيمة قبل اكتشافات الكهرباء فلما اكتشف سهل ادارتها وتحريكها وتحملت الكهرباء

وحدها ماكان يتحمله ألوف من الناس من تسيير الآلات والماكينات فبذلك تسهل كل عمل صناعي فالمعامل والمصانع تعمل بسرعة فائقة وتوفر لاهلها مالاكثيرا ومنافع جمّة وتقدم للأمة المصنوعات الكثيرة فلايقل للناس مايحتاجون اليها من مصنوعات وأشياء ومنتجات.

وللكهرباء مانرى من مخترعات عجيبة من الهاتف والمذياع واللاسلكي وغير منكر فضل الهاتف في المدينة اذ هو قوامها وصلتها به يتحادث الناس فيمابينهم مع المسافات الحائلة بينهم ويتصل به الناس عند الحوادث بمراكز الشرطة والاسعاف والمطافئ اذا اضطرت الحاجة، واللاسكي كذلك ضرورة عظيمة يسعفنا حينما لايجدينا الهاتف والتلغراف لأن الجبال والصحارى والبحور تمنع من مواصلة الأسلاك ونستمع به الى الخطبات والنشرات من جميع العالم ونعرف الأنباء من دون تأخر ولا إبطاء.

وان الكهرباء دخلت في مرافق الناس الى حدّ أنهم يستخدمونها في حاجاتهم الكثيرة التي كانت لتقضى بطاقات أخرى من طهي وكيّ وغلي حتى ان الأطباء جعلوها كالأدوية والعلاج فأصبحت بذلك من أعظم حاجات العصر وانها لفضل من الله عظيم.

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع :- عن الكهرباء وفوائدها.

العنوان :- الكهرباء.

الافتتاح :- الكهرباء أسّ الحضارة وسبب من أسباب التقدم والرقى.

العناصر :- (١) إنارتها (٢) منفعتها (٣) التجميل بها (٤) تسييرها للترام (٥) مكانة الترام فى المدينة وضرورته (٦) تحريكها للآلات والماكينات (٧) عمل الآلات فى أسرع وقت (٨) المخترعات الجديدة لكهرباء (٩) فائدة تلك المخترعات.

الاختتام :- ان الكهرباء دخلت فى مرافق الناس حتى استخدموها فى كثير من الأشياء من كىّ وطهى الى العلاج.

اكتب على العناصر الآتية

الموضوع :- عن البترول وفائدته وأهميته.

العنوان :- الذهب الأسود.

العناصر :- (١) كيف تحصل (٢) حصولها فى أى موضع اكثر الآن (٣) مفيد جدا (٤) يسيّر السيّارات الخ (٥) والطيارات الخ (٦) فائدتهما فى زمن السلام (٧) أهميتها فى زمن الحرب (٨) اهميته فى الحرب (٩) لذلك حرص الأمم عليه (١٠) الأجزاء التى تستخلص منه

من بنزين وغيرذلك .

الافتتاح :- البترول روح الحضارة الحاضرة عليها مدار الحكومات في حروبها وسلامها .

الاختتام :- فالبترول له اهمية شديدة .

الدرس الرابع عشر

على أثر تاريخى أو محل جغرافى معروف

التاج محل — المثال (٨)

لقد كان شاه جهان من ملوك الهند المغول شديد الحب و الغرام لعقيلته وهى التى توفيت ولم تقض من العمر إلا جزءاً قصيراً فبلغ منه الحزن كل مبلغ وكاد لا يتمالك ولا يصبر فرأى أن يبنى مقبرة على قبرها تتضائل دونها القصور الفخمة الفاخرة فتكون آية أبد الدهر ورمزاً للحب ومبعثاً للسلوان وبهجة للقلب المكلوم فجمع لديه الف صانع وبناء ماهر اشتغلوا اثنتين وعشرين سنة وأنفق فى تشييدها ما تربو على ثلثة كرور روبية (ثلاثين مليوناً من الروبيات).

انه بنى مقبرة شامخة البنيان جميلة الشكل كطاقة رشيقة بانيها من الحجر الاحمر المرصع بالرخام الابيض والاسود وفى وسطه طاق من عقد واحد يزيده جمالا وروعة وفى داخل سورها العالى البناء بستان فسيح الأرجاء قد زانته الأزهار والرياحين بباهر ألوانها

تبلغ دوحة الشاهقة الى عنان السماء وأغصانها مختلطة متعانقة وهى منظومة فى صفين على جانبى الطريق وامامها فوّارات تنضح ماحولها برذاذها وامام ذالك الحائط الداخلى وهو منقوش بأزهار شكّلت فيه طعمت بالمرمر الناصع وفيها عقود وفوق هذا الحائط مفروش بالرخام يصعد اليه سلّم من المرمر وفى طرفيه مسجدان شاهقان من الحجر الاحمر المرصع بالرخام الابيض والاسود لكل منهما ثلاث قباب من المرمر تتوهج فى ضوء الشمس غير أن أحد المسجدين غير المستعمل لانه منحرف عن القبلة انما بنى للمشاكلة.

وفى وسط هذا السطح رصيف ثان اعلى منه قد اقيمت اربع مئذنات على اركانه الاربعة وفى وسطه قبة باسقة واسعة تحيط بها اربع قباب صغيرة وبابه طاق عال منقوش وأرض القبة من الفيفساء المنقوشة بأشكال غريبة وعلى جدرانها آيات من القرآن الكريم مكتوبة بالذهب الابريز وفى وسط الارض القبة مقصورة فيها التابوت.

بهذا الشكل الرائع لايزال هذا البناء يعجب الزوار والمشاهدين ويقوم اية فى الفن مع أن إنفاق المال الكثير فى هذه الأعمال التذكارية لايُبيحه الاسلام وانما الفقراء والمساكين هم يستحقون أن ينفق عليهم.

تقسيم المقالة السابقة الى العناصر

الموضوع :- التاج محل - بناؤه - جماله وغير ذلك .

العنوان :- التاج محل .

العناصر :- (١) صورته من الخارج كلّيا (٢) بابه (٣) حيطانه (٤) قبابه (٥) ما حواليها (٦) ما فيها .

الافتتاح :- حب الملك للملكة المتوفاة ثم ارادته لبناء مقبرة للذكرى .

الاختتام :- بهذا الشكل الرائع يعجب الزوار حكمه لدى الاسلام .

اكتب مقالة

الموضوع :- منارة قطب ، بناؤه .

العنوان :- منارة قطب .

العناصر :- (١) مشاهدتها من بعيد ورفعتها (٢) تقدير عرضها وطولها (٣) صورتها من الخارج (٤) هيئتها من الداخل ومحتواه (٥) مادتها (٦) من بناها (٧) لماذا (٨) ثباتها (٩) جمالها .

الافتتاح :- إن في دهلى منارة لايدع مشاهدتها وزيارتها من يزور دهلى .

الاختتام :- وانها لأثر عظيم من آثار الملوك المسلمين .

الدرس الخامس عشر

على خلق إنسانى نبيل

الصدق يُنجى والكذب يُهلك ـــ المثال (٩)

الرجل الصدوق يكرّم لدى الناس وينال رتبة مؤقرة ومكانة سامية فى كل قلب لان الصدق من العادات الانسانية النبيلة وقد حرّض النبى صلى الله عليه وسلّم على صدق الحديث وذم الكذب كثيرا جدا حتى جعله فى عداد المآثم الكبرى لا الصغرى.

كلٌّ يعرف معرفة جيّدة ان الرجل الذى لا يعبأ بصدق الحديث بل يتهاون فيه يسقط فى نظر أصحابه وغيرهم لأن كلاًّ يخاف منه ولا يصدّق وعوده وعهوده وكلامه لا يدرى كم زاد فيه وكم نقص، كم وضع فيه وكم صدقه كاملا غير منقوص فلا يثقون بكلامه ولا روايته وكثيرا ما يخسر الكاذب فى الدنيا كذلك خسائر فادحة كما حدث لراعى الغنم الذى جمع الناس حوله عبثا لما تنادى الذئب الذئب فكان نتيجة ذلك أن لم يحفل الناس لنداءه مرّة اخرى فأصبح لقمة للذئب.

ويجنب ذلك فى الصدق فوائد جمة ولو بعض الأحيان يأتى بالضرر اليسير لكن ذلك الضرر لا يمتد ولا يعظم انما يعقب نفعًا عظيما وفائدة كبرى إما فى الدنيا والآخرة كلتيهما أو فى الآخرة دون شك واليك قصة سيدنا عبد القادر الجيلانى خرج طالبا للعلم وزودته والدته بمائتى دينار فربطتها حول وسطه فى منطقته فلما كانت القافلة فى الساحة البعيدة من كل عمران أغار قطاع الطريق ونهبوا كل ما وجدوه فلما وصلوا الى الشيخ الطالب سألوه هل عندك من شئ ؟ قال نعم معى مائتا دينار قالوا أين هى؟ قال حول وسطى فتعجبوا من صدقه وقالوا له ما بالك لا تحافظ على دنانيرك ان كذبت لنا ابقيت عليها ما الذى حملك على الصدق، تعجّب قطاع الطريق لانهم لم يجدوا احدا مهما كان تقيا يضحى بماله ليبقى على صفة انسانية رفيعة فقال انما نصحتنى أمّى واوصتنى بالصدق فى كل حال.

فكان صدقه هو الذى جعل القطاع انهم لم يمسّوا ماله بل ردّوا جميع ما اخذوه من تلك القافلة تكريما للفتى الصدوق.

وبعد كل ذلك وقبل كل شئ فان الصدق صفة كريمة وعادة فاضلة تجعل صاحبها مكرما عند الله كما تجعله مكرما لدى الناس وانما المسلم يرى امر الله ويتمثله ولو كلفه الشدائد والخسائر فى الدنيا.

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع:- بيان فضيلة الصدق.

العنوان :- الصدق ينجي والكذب يهلك .

العناصر :- (١) مكانة الصدوق في الناس (٢) تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على الصدق (٣) سقوط الكاذب في نظر الناس (٤) خوف الناس من وعوده (٥) خسائر الكذب (٦) و قصة راعي الغنم (٧) فوائد الصدق (٨) وقعة الشيخ الجيلاني .

الافتتاح :-

الاختتام :- ان الصدق عادة فاضلة وسبب تكريم من الله .

اكتب مقالة

الموضوع :- بيان فضيلة الامانة . العنوان :- الامانة

العناصر :- (١) مكانة الامين في الناس (٢) قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الامانة (٣) الخائن ودرجته في الناس (٤) توفي الناس له (٥) خزي الخائن (٦) قصة تاجر بغداد (٧) شرف الامين (٨) حكاية او سندٌ .

الافتتاح :- الامانة من افضل الصفات الانسانية .

الاختتام :- لقد غابت الامانة في عصرنا وانا لأحوجُ إليها .

الدّرسُ السّادسُ عشر

اصول کتابۃ الرسائل والتمرین علیھا

خط لکھنے کے متعلق دوسرے حصہ میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے اس لئے یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، صرف اس قدر بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب میں آپ خط کے حسب ذیل اجزا پائیں گے۔

ابتداء، مقدمہ، افتتاح، موضوع، اختتام۔

(الابتداء) میں آپ جہاں سے خط لکھ رہے وہ جگہ اور جس تاریخ میں لکھ رہے ہیں وہ تاریخ اور جی چاہے تو اپنا نام لکھیں گے، اس کے بعد (المقدمۃ) ہے جس میں آپ مرسل الیہ کو اس کے القاب و آداب اور تحیۃ وسلام کے الفاظ سے خطاب کریں گے پھر (الافتتاح) ہے جس میں خط شروع کرنے کے مناسب تمہیدی الفاظ وجملے استعمال کریں گے اور پھر اپنی غرض اور مقصد خط (الموضوع) کے نام سے لکھیں گے اور آخر میں وہ مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں گے جو خط کا خاتمہ اور پورے مضمون کا نتیجہ بن سکیں اور اسی میں اخلاقی کلمات اور سلام ہوگا۔

خط کی یہ ترتیب آپ کی تسہیل وتفہیم کے لئے بتائی گئی ہے، ہوسکتا ہے کہ کسی کتاب

میں اس سے مختلف ہو مگر وہ اور یہ ایک ہی مقصد کے طریقے ہوں گے، ذیل میں مثال کے لئے ایک خط مع عناصر کے دیا جارہا ہے اس کے بعد مشق کیجئے۔ خط کا عنوان "رسالة ولد الی والدہ" ہے۔

المثال (١٠)

دار العلوم لندوة العلماء بادشاہ باغ لکھنؤ (الھند)

٣/١١/٥٤

حضرة صاحب السيادة والسماحة والدى الجليل المفخم اطال الله بقاءكم۔ السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

أرجو الله أن تكونوا على أحسن ما يرام من صحة وسعادة وهناء وانا والحمد لله فى صحة كاملة وراحة تامة وبعد فانه لم يصدر الينا من حضرتكم كتاب من ايام خفتُ فيها من أن يكون أمرٌ منى ظهر لايرضيكم فجعل سيادتكم عاتبا على فانى لا أدرى سبب انقطاع الكتب لهذه المدة، لا أدرى أحال حائل من البريد أم هو عدم مسامحة وقتكم الثمين بأن تبعثوا بكتاب الىّ يحل من قلبى محل الغيث۔

ان طلائع الشتاء ياسيدى قد بدت ههنا واخذت البرودة فى الليل وفى الجوتسرى وبدأت أشعر بشئ من القر والصّر فى الليل وأحب أن عدة أيام أخر تكفى لأن نحتاج الى ملاحف القطن وأردية الصوف والى المعاطف والصدريات وحاجتى فى ذلك كذلك حملتنى على الكتابة الى سيادتكم لتبعثوا بها فى أقرب فرصة۔

وانى لا ازال اتمثل نصائحكم الغالية التى لاتزال تزوّدنى بمعان قيمة فانى أحافظ على دروسى وأداوم على الحضور فى الدرس بالمواعيد المحددة وأعرف قيمة الفرص والأوقات.

وأخيرًا أرجو فضيلتكم أن لاتقطعونا من كتبكم الرقيقة الفياضة وأن لاتتناسونا فى أدعيتكم المستجابة وسلّموا على أمى المحبوبة المؤقرة وأدعوا الله أن يديم صحتكم ويبارك فى عمركم وتقبلوا أخيرًا الأنيق التحية والسلام.

ولدك البار

خط حسب ذيل اجزار پر منقسم ہے۔

(الابتداء) دار العلوم لندوة العلماء۔ تحريرا ٣/١١/٥٤ (المقدمة) حضرة صاحب السيادة والسماحة والدى الجليل المفخم أطال الله بقاءكم السلام عليكم ورحمة الله (الافتتاح) أرجو الله أن تكونوا على أحسن مايرام من صحة وسعادة وهناء وأنا والحمد لله مع جميع الراحة وتمام الصحة وبعدُ (الموضوع) انقطاع الكتب من الوالد (٢) ضرورة الملابس الصوفية إخبار عن الاقبال على التعلّم (الاختتام) طلب مداومة إرسال الكتب والدعاء وتقديم التحية والسلام. ولدك البار۔

التمرين ١٠

اكتب رسالة من والدك إليك وهذه عناصرها

الابتداء .. ..

المقدمة :- ولدى العزيز سلمكم الله وعليكم السلام ورحمة الله.

الافتتاح :- نحمد الله فى صحة وسلامة وعافية سائلين المولى عزّ وجل ان يحفظك ويوفقك لما فيه الخير ورضاه وبعد.

الموضوع :- وصل كتابك. كنت مشغولا ولذلك لم أرسل كتابا. أبعث بملابسك. سرّنى إقبالك على التعلّم.

الاختتام :- واصِلْ كتابة الرسائل. أمك تقرأ السلام والدك. ..

الدّرسُ السّابع عشر

أصول الترجمة

ترجمہ کا کام انشاء کے کام سے مختلف ہے، انشاء میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے، جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب، نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اسی جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے۔

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل ومفعول مؤخر آتے ہیں، اور اردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لئے آپ جب عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اُردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے اور فاعل ومفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل ومفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گے اور عربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑے گا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کے معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اس کی روح مفقود ہو جائے گی اور وہ جملہ سمجھا نہ جا سکے گا اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف و مفہوم معنی و مطلب ہوتا ہے جو لغوی ترجمہ کرنے سے دوسری زبان میں منتقل نہیں ہو سکتا اسی لئے جب تک آپ اس جملے کا ترجمہ دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی معنی و مطلب کا کما حقہ یا قریب قریب ترجمہ و تعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی اور بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب و بندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رُخ اور اس کی کیفیت متعین کرتی ہے، اسی لئے ہر زبان کی طبعی ترتیب الفاظ سے مختلف ہو کر جو جملہ بھی پایا جائے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جائے گا تو جب ایسے جملے کا ترجمہ کیجئے تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھئے۔

کما حقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے لیکن اس کی کوشش کرنا از بس ضروری ہے مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلامت میں خلل نہ آئے، یہی ترجمے کا کمال ہے۔

اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں احتیاط و دیانت پائی جاتی ہے تو آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اس کی روح کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے الفاظ و اسلوب میں ان کے معانی کو منتقل کر دیں۔ بہر حال احتیاط شرط ہے۔ نمونہ کے طور پر آسان اور رواں زبان میں لکھی ہوئی عربی اور اُردو کی کتابیں دیکھا کریں۔

عربی و اُردو کے دو ٹکڑے لکھے جاتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کا ترجمہ ہے۔

المثال (۱۱) (الف)

اس وسیع وعمیق ایمان، اس محکم پیغمبرانہ تعلیم، اس دقیق وحکیمانہ تربیت اپنی عجیب وغریب طاقت وشخصیت اور اس محیر العقول آسمانی کتاب کے ساتھ کہ جس کے عجائب وغرائب ختم ہونے کو نہیں آتے اور جس کی تازگی میں کبھی فرق نہیں پیدا ہوتا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جاں بلب انسانیت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی، انسانیت کے وہ ذخائر جو خام اشیا کی شکل میں پڑے پڑے ضائع ہو رہے تھے جن کی افادیت اور مصرف کی کسی کو خبر نہ تھی اور جن کو جہالت، کفر اور کم ہمتی نے برباد کر رکھا تھا، آپ نے ان کی زندگی کا رُخ بدل دیا، اس میں خدا کی مدد سے ایمان وعقیدہ پیدا فرما دیا، زندگی کی نئی رُوح پھونک دی، دبی ہوئی صلاحیتیں اُبھار دیں، اور اندرونی استعدادیں اُجاگر کر دیں پھر ہر ایک کو اس کی صحیح جگہ عطا فرمائی، گویا کہ اسی کے لئے اس کا وجود تھا اور گویا کہ جگہ خالی تھی اور اس کی منتظر تھی، وہ بے جان پتھر تھا، اب وہ ایک جیتا جاگتا انسان بن گیا، وہ بے حس وحرکت مردہ تھا، اب وہ زندہ ہو کر دنیا پر حکومت کرنے لگا، پہلے نابینا تھا جس کو خود راستہ کا پتہ نہ تھا، اب ساری دنیا کا رہبر ورہنما بن گیا۔

وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امرا کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے، اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے، اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے خلیفہ کی مثال

یتیم کے سرپرست کی سی تھی، اگر صاحبِ استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا، اور اگر حاجتمند ہوتا تو بقدرِ ضرورت لیتا۔

(ماخوذ از (دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر)

المثال (۱۱) ب

بهذا الايمان الواسع العميق والتعليم النبوى المتقن وبهذه التربية الحكيمة الدقيقة وبشخصيته القوية الفذة وبفضل هذا الكتاب السماوى الذى لاتنقضى عجائبه ولاتخلق جدته بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الانسانية المحتضرة حياة جديدة، عمد الى الذخائر البشرية وهى اكداس من المواد الخام لايعرف أحد ثناءها ولايعرف محلها وقد أضاعتها الجاهلية والكفر والاخلاد إلى الارض فأوجد فيها باذن الله الايمان والعقيدة و بعث فيها الروح الجديدة وأثار من دفائنها وأشعل مواهبها، ثم وضع كل واحد فى محله، فكأنما خلق له، وكأنما كان المكان شاغراً لم يزل ينتظره ويتطلع اليه، وكأنما كان جماداً فتحوّل جسماً نامياً متصرفاً، وكأنما كان صيتا لايتحرك فصار حيّاً يُملي على العالم ارادته (اى يحكم العالم) و كأنما كان أعمى لايبصر الطريق فأصبح قائداً بصيراً يقود الأمم۔

وأصبحت الأموال والخزائن التى كانت طعمة (مريئة) للملوك والامراء ودولة بين الاغنياء، مال الله الذى لاينفق الا فى وجهه

ولا يخرج الا الى حقه، واصبح المسلمون مستخلفين فيه والخليفة كولى اليتيم ان استغنى استعف وان افتقر أكل بالمعروف. مقتبسة من كتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين".

التمرين ١١ — الف

تَرجِم الى اللغة الاردية

وما كانت رزيئة الانسانية فى هذا الانتقال بهيّنة فتزلزلت مبانى الاخلاق والفضيلة فى كل صقع وقطر، وحدثت ثورة على كل نظام قديم وان كان عادلاً وحسنًا وعمت الفوضى فى البيوتات والأسر و تغير الولد للوالد وعقّه وتركت المرأة بعلها وثارت عليه وانحلت عقد الارحام ولم يعد الصغير يوقر الكبير ولم يعد الكبير يرحم الصغير وتعوضت القلوب من الألفة والمحبّة الجفاء والبغضاء وكثر التنافس فى الحياة الدنيا وفى الرقى المادى وفى أسباب الجاه والثروة وتولدت من ذلك شرور وآفات كدّرت صفو الحياة وأماتت القلب والروح الى غير ذلك من الظواهر التى تشكو منها كل ديانة وكل حضارة شرقية بثها وحزنها ومما يشترك فيه المسلمون وغيرهم من الشرقيين.

ثم ان هذه الأمم الجاهلية قد أصبحت تتحكم فى أموال الناس ونفوسهم وأرزاقهم وأصبحت تملك السلم والحرب وأصبح العالم

فی حضانتها کولد یتیم أو شاب سفیه لا یملك من أمره شیئًا فاراة تسوقه الی ساحة القتال وطورًا تملی علیه الصلح ولیس له فی صلح أو حرب ید مرفوعة أو کلمة مسموعة۔ (الی الاسلام من جدید)

التمرین ۱۲

ترجم الی اللغة العربیة

اسلامی قانون کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی سب نعمتیں عام ہیں، ان سے جو چاہے اپنی ضرورت بھر فائدہ اٹھائے مثلاً دریاؤں اور چشموں کا پانی سب کیلئے عام ہے، ہاں اگر کوئی محنت و قابلیت صَرف کرکے ان سے نہریں نکالے یا بند باندھ کر اس پانی کو مفید بنائے تو اسے حق ہے کہ وہ اپنی محنت و قابلیت کا بدلہ لے، اسی طرح جنگل کی لکڑی، آپ سے آپ اگنے والی گھاس، جنگل کے رہنے والے جانور، اور زمین پر کھلی ہوئی کانیں سب کے لئے ہیں، جو چاہے ضرورت بھر فائدہ اٹھائے، ان پر کوئی پابندی قائم نہیں کی جا سکتی، لیکن اگر کوئی ان نعمتوں کو سمیٹ کر اپنی ضرورت سے زیادہ سرمایہ جمع کرنے کی فکر کرے تو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، ہاں اگر کوئی شخص خود جنگل لگائے، گھاس کو پانی دے کر اگائے یا کسی طرح بھی ان چیزوں کو اپنی محنت و قابلیت صَرف کرکے پیدا کرے تو اس کو بہر حال اس جنگل یا گھاس یا کان وغیرہ پر مالکوں جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔

ایسی حالت میں کوئی شخص بے کار نہیں رہ سکتا، جس کو کمال کا کوئی ذریعہ ہاتھ نہ

آئے وہ جائے اور قدرت کے ان خزانوں سے اپنا رزق حاصل کرے۔

(رسالہ الحسنات)

عدة أمثلة

فوائد المدارس ـ المثال (۱۲)

المدرسة دار التربية والتأديب والتمدين والتهذيب تصلح شأن المرء بما يتلقاه فيها من المعارف وما يحصّله فيها من العلوم المفيدة التي تجعل عنده استعداد أن يكون في المستقبل رجلاً قادراً على القيام بما يوصله الى مطلوبه من الواجبات أحسن قيام وتبث في نفسه روح المحبة والدعة والوفاق وتبصره الطرق القويمة الراشدة من الطرق الجائرة وتجعله على يقظة ووعي وتزيد عنده قوة الادراك وترقي له العقل، وتجعل عنده من الخصائل أحسنها ومن اللطائف أحمدها وترشده الى الطريقة التي يجب اتباعها والوسائط التي ينبغي اتخاذها للحصول على الشرف والكمال ومستقبل الآمال.

وبالجملة فالمدرسة مطلع شمس العلوم والمعارف ومَشرق أنوار الفوز والسعادة ومصدر نور الهدى والعرفان ترضع الناشئ فوائد الأدب من صغره وتغذّيه ما يحتاج اليه من معانٍ اسلامية وتقوّم ما اعْوجَّ من أخلاقه وعاداته حتى ينشأ كاملاً مهذّباً عالِمًا بحقوقه عارفاً بحقوق غيره بصيراً بما يجب له وما يجب عليه وتعدله مستقبلا

يضمن له الرفاهية والسعادة وتصونه من طوارئ العلل والآفات و تحفظه من أسباب الأمراض والعاهات لما تعلمه من طرق اتقائها و تعلمه كيف يطلب المال من موارده الشريفة وطرقه النزيهة وتهديه الى الطريق الذى يرقى به أوج الكمال.

(من كتاب الأسلوب الحكيم بتصرف)

وصف الامة العربية ـــ المثال (١٣)

الأمة العربية ليست كالأمم ولا ترمى الى أهداف نافهة محدودة بل لها هدف سام رفيع هو إنهاض البشرية جمعاء وهدايتها الى الحق والسعادة والرشاد، هى أمة قد ربّاها مرشدها الأكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسيرته السنية على حبّ العدل والايفاء بالعهود وإنفاق الأموال فى وجوه الخير والتأخى فى نصرة الحق والترفع عن سفاسف الأمور، واوجب طلب العلم من المهد إلى اللحد على أفرادها نساءً ورجالا غير مخصص علماً بعينه فنبغ فيها رجال لم تسمح الايام بنظائرهم ولم تلد الوالدات أمثالهم منهم من ساس الرعية افضل سياسة لم يعهدها التاريخ فى غيرهم من الأمم والشعوب صرفوا انفسهم فيها عن ملاذ العيش وصبروها على مصلحة الناس وحاسبوها على القيام بها أشد محاسبة ومنهم من قاد الجيوش وفتحوا البلاد ودوّخوا اكبر دول الأرض بعهد هم مع تمام العدل فى معاملة المغلوبين وبذل الأمن

للمستأمنين و فيهم العلماء والحكماء الذين صدقت عزائمهم في طلب الحقائق فلم يدعوا بابًا من ابواب العلم إلا دخلوه على ما كانوا يلاقونه فى ذلك من صعوبة التحصيل لندوة الكتب وتباعد معاهد التعليم يشهد لهم بذلك ما خلّفوه من اثارهم التى تزادن بما دور الكتب فى معظم البلدان ومنهم مهرة الصناع الذين اقاموا من معالم الحضارة ما يحكم لهم بالتبريز والتفوق على أقرانهم ويوجب لاخوانهم حق المفاخرة بهم.

هذا ما كان فضل الأمة العربية فى العمران والحضارة لكن الطريق الذى نَحَوْه والمعانى التى خدموها والمعاملة الحسنة الجميلة التى اختاروها والاخلاق الرفيعة التى تخلقوا بها وعلموها الناس وكل الذى فعلوه مما يطول الذكر به كل ذلك لا يعدّ إلا معجزةً من المعجزات وآيةً من الآيات وحق به لكل مسلم ان يفتخر بهذه "الآية" وواجب عليه ان يسلك سبيلها ويختار طريقها.

(من الاسلوب الحكيم بزيادة ونقصان)

البرتقال ـــ المثال (١٤)

هو فاكهة من فصيلة الليمونية، حلوة الطعم، عبقة الرائحة والبرتقالة فى حجم جمع اليد أو أكبر منه قليلا، كروية الشكل صفراء اللون، غزيرة الماء ظاهرها قشرة خشنة طرية، ثخينة او رقيقة و

باطنها فصوص متراصة متضامة يتألف من جملتها اللب، ويختلف عدد هذه الفصوص بين سبعة واثنى عشر فصًا وعلى كل منها غلاف رقيق شفاف يحتوى أكياسًا صغارًا مستطيلة بها ماء اصفر حلو وفى بعض الفصوص بذور الى خمس وبعضها لا بذر فيه.

و موطنه الاصلى شمال الهند وغربها وجنوب الصين ولا يزال ينمو فى هذه الجهات بريًا، ثم نقل الى فارس و نقل من فارس الى أوربا فى القرن التاسع الميلادى والى أمريكه فى القرن السادس عشر ويزرع الآن فى المناطق المعتدلة واشهر جهاته ممالك بحر الروم وجزائر الهند الشرقية والغربية و شجرة البرتقال جميلة معتدلة الساق كثيرة الأغصان مورقة نضرة لامعة يبلغ ارتفاعها الى اربعين قدما وتثمر بعد سبع سنين وقد تعمّر طويلاً لستة قرون.

وانواع البرتقال كثيرة وأسماؤه مختلفة حسب اختلاف منابته وأجود أنواع البرتقال عامّة اليافّ والمالطى ومايخرج فى جزائر الهند الغربية.

والنارنج نوع من البرتقال لايختلف عنه الا فى الطعم فهو شديد الحموضة والمرارة والليمون من هذه الفصيلة ايضًا وهو نوعان حلو وحامض وهو أصغر من البرتقال.

والبرتقال فاكهه تنقى الدم و تنعش الجسم وقد يضاف الى الكعك ويعمل من قشره الرّب المربّى، ويعمل من النارنج مزلى ويخلل

يعصر على بعض الاطعمة كالليمون ليكسبه طعما مقبولاً، أما زهره فيستعصر منه ماء عصير وتزدان العرائس به ويتخذ من شجره أثاث نفيس متين وقد تطعّم به مصنوعات من خشب آخر لنفاسته.

(ماخوذ من كتاب الاسلوب الحكيم مع شئ من الزيادة والنقصان)

العقل وفوائده — المثال (١٥)

غير خافٍ أن أشرف الخواص التي يتميّز الانسان به من الحيوان هو العقل الذي هو سلطان القرائح ورأس العلوم وسبب إدراكها ومادة الفهم وينبوع الحكمة وهو الموصل الى صلاح الدين والدنيا لاستقيم الحياة الا به ولا تدور الأمور الا عليه وهو نور موضوع في القلب كنور البصر في العين ينقص ويزيد ويذهب ويعود.

وكيف لا يكون العقل أفضل موجود في البرية وأشرف موضوع في هذه الخليقة الآدمية وقد خصّه الله تعالى بالانسان لشرفه وكماله وعزته وجلاله. (ان في ذلك لآيات لأولي النهى)

انما العقل نور عظيم رزقه الله الانسان يسلك به طرقه بالسلامة والاستقامة وبه يسيطر على الحيوانات والاحياء الأخرى وبه يترقى ويتقدم ويخترع المصنوعات ويكشف المجاهيل ويصنع الخطط ويرتب المبادئ ويحكم على الموجودات يشق الجبال ويجفف جوانب البحار فيكوّن منها برّا يبسا يطير في الجوّ ويسافر في أعماق البحور

فهو آلة بين يديه يتسلط بها على كثير من الأشياء فهو نور من الله من حرم حرم خيرا كثيرا (ومن يُؤْتَ "الحكمة" فقد أوتى خيرا كثيرا)

وبالجملة فالعقل يعقل صاحبه من شهواته لأنه نور من القلب يفرق بين الحق والباطل ومن ايات وفور العقل فى الانسان تدبر العواقب والاخذ بالحزم فى كل الأمور وترك الأمانى والتودد الى الناس والحياء وحسن الخلق وصدق الفراسة ومخالفة هوى النفس والاعتبار بحوادث الزمان.

هذه الفضائل كلها تحصل لمن يستعمل عقله فى استخلاص النتائج المفيدة ويستعمله فى الاعتبار بحوادث الزمان ويستعمله فى تفهم الحقائق والاسرار من أخبار الاوائل وقصص المتقدمين.

فانما الانسان يقدر على ان يهتدى بعقله ويحترز به من الزلل والعثار وقد رزقه الله اياه ليصحح خطاه فى الحياة الدنيا ويتزود منها للأخرة.

(باقتباسات من كتاب الاسلوب الحكيم)

الباب الثالث

الدّرس الثامن عشر

(ہدایات)

دوسرے باب میں انشاء کی مختلف الموضوع مثالیں مع تمرینات دی جاچکی ہیں اس کے بعد تعریب و ترجمہ کا طریقہ اور مثالیں بھی مع مشق لکھی جاچکی ہیں، اب اس باب میں عنوانات و موضوعات کی فہرست دی جارہی ہیں جس میں ہر موضوع کے عناصر و اجزاء دے دیئے گئے ہیں، یہ سارے عنوانات اپنے انواع کے لحاظ سے گزشتہ دی ہوئی مثالوں کے تحت آجاتے ہیں۔

گزشتہ ابواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے عربی انشاء کے سلیقہ کی تھوڑی بہت وضاحت ہوچکی ہے لیکن چوں کہ اب مسلسل مشقیں کرائی جائیں گی اس لیے اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حسب ذیل امور کا ذکر دوبارہ کر دیا جائے، ان کی پابندی انشاء کے لئے ازبس ضروری ہے۔

(۱) عربی کے جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ کی لفظی ترتیب و ترکیب کی صحت کا اہتمام ہو

(۲) یہ معلوم ہو کہ ان میں ترتیب کے تغیر سے معنوں میں کیا تغیر واقع ہوگا۔

(۳) حروف[1] کب استعمال کئے جاتے ہیں اور ان کے استعمال سے کیا محاسن پیدا ہوتے ہیں۔

۴ اَفعال کے لئے صِلات کی کیا ضرورت ہے اور کس فعل کا کیا صلہ ہے۔

۵ متعلقات کن جگہوں پر استعمال کیئے جاتے ہیں اور کس طریقے سے۔

۶ ادوات شرط کے استعمال کا کیا طریقہ ہے۔

۷ جملہ میں لفظی تقدیم و تاخیر اور قصر و تخصیص کس طرح اور کب کی جاتی ہے۔

یہ باتیں سمجھ لینے کے بعد یہ بھی بہ خوبی ذہن نشین کر لیجئے کہ مضمون نگاری کے لئے مزید ب ذیل امور کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

۱ مقالے کے اجزاء مرتب اور مسلسل ہوں۔

۲ معانی میں یکسانی اور ہم آہنگی پائی جائے۔

۳ جب نئی بات شروع کی جائے تو تمہید یا اَداۃ انتقال کے ساتھ شروع کی جائے۔

۴ جملوں میں ایجاز اس قدر نہ ہو کہ قاری کے ذہن میں بات کے واضح ہونے سے مانع بنے اور نہ اِطناب اس حد تک ہو کہ قاری کے ذہن کے لئے بار بن جائے

۵ معیارِ مضمون اور معیارِ زبان وہ ہونا چاہیئے جس کو اس کے پڑھنے والے بسہولت سمجھیں اور اس سے محظوظ ہو سکیں، مُحسّناتِ لفظ کے استعمال میں اِسراف سے پرہیز کیا جائے، عبارت میں سلاست و وضاحت کو بہر صورت پیشِ نظر رکھا جائے۔

---

[1] حروف جار وغیرہ۔

مذکورہ اصول و ہدایات نحو و بلاغت کی کتابوں میں اور اس کتاب میں بھی بتائی جاچکی ہیں، ان سب کی انشاء لکھتے وقت پابندی کرنی چاہیئے اور ان کو ذہن میں محفوظ رکھنے یا حافظہ میں ان کا اعادہ کرنے کے لئے گزشتہ صفحات اور قواعد کی کتب کو دیکھتے بھی رہنا چاہیئے۔

اُسلوب کی درستی کے لئے مختلف عربی مقالات کا مطالعہ رکھئے، انشاء سیکھنے والے کے لئے مطالعہ سے مفر نہیں، اس کی انشاء میں استعداد کو غذا ادھر ہی سے ملتی ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آخر کتاب میں مثالیں دے دی گئی ہیں اور دوسرا باب بھی اس میں مدد و معاون ہے، کسی نمونہ و مثال کو پڑھتے وقت نظر رکھئے کہ صاحب تحریر نے بات کس انداز میں اور کس طریقے سے کہی اور مطلب کے ادا کے لئے کیا تعبیر اختیار کی ہے۔

ادبِ عربی و انشاء کی تقویت کے لئے قرآن و حدیث کی تعبیرات ان کے اسالیب بیان اور طرقِ ادا سب قابلِ تقلید و استفادہ ہیں اور ان کا مطالعہ اسلوب کے سنوارنے کے لئے بہت اہم ہے، اس دعویٰ کی سچائی کے لئے اس قدر ذکر کر دینا کافی ہے کہ قرآن و حدیث کے منکرین ادباء بھی ان سے استفادہ و اقتباس سے پرہیز نہیں کر پاتے۔

دی ہوئی تمرینات پر مشق کا طریقہ یہ ہوگا کہ اوّلاً موضوع کی روح اور حقیقت سمجھ لی جائے پھر عناصر بغور پڑھ لئے جائیں، اس کے بعد افتتاح کی عبارت سے مقالہ شروع اور اختتام کی عبارت پر ختم کیا جائے۔ دی ہوئی عبارتوں کی پابندی ضروری نہیں، دوسری عبارتیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں جب کہ ان سے وہی مفہوم ادا ہوسکتا ہو!

التمرينات

من ١٣ الى ٦٠

التمرين ١٣

اكتب على عنوان :- السفينة، وموضوعها (الابانة عن صفة السفينة والباخرة وحقيقتها ونفعها)

الافتتاح :- ان البشر جميعهم نوع واحد لايفرق بينهم الاهذه البحار الواسعة أو الجبال الذاهبة فى السماء وانهم ليحتاجون الى الاتصال والاجتماع فيما بينهم والى تبادل الأشياء والأمور.

العناصر :- (١) لكن البحار تمنعهم من ذلك لحيلولتها بين أقطار قوم منهم وبين قوم اخرين (٢) والسفر صعب والبحار عميقة واسعة (٣) وانهم ليحتاجون الى نقل البضائع فكيف ينقلونها (٤) فأنشأ لقوارب والسفن (٥) صورتها وشكلها فى أول الأمر (٦) اختراع الباخرة (٧) صورتها (٨) منافعها (٩) أهميتها فى الحرب والسلم.

الاختتام :- تمت الباخرة الى حد أن العلماء اخترعوا الغواصات

ولاندرى الى أى حد تنتهى الجهود .

انظر المثال (١) السيارة

اكتب على عنوان :- الدراجة ، وموضوعها (الدراجة وصفها وفوائدها وضرورتها)

الافتتاح :- كم نرى الدراجات فى أنحاء البلد غادية رائحة كأنها فى عدد كل إنسان .

العناصر :- (١) انما الانسان ليحتاج الى مركب سريع رخيص (٢) اما الفرس فليس يقضى هذه الحاجة لانه غالٍ فى الشراء وغالٍ فى الاقتناء (٣) اما المراكب الأخرى فضخمة غالية (٤) كيف اخترعت الدراجة وسرعة رواجها (٥) فوائدها فى الحضر (٦) فوائدها فى البوادى (٧) فضلها فى اتصالات قصيرة مستعجلة (٨) تحملها المشاق (٩) وهى خفيفة ومريحة .

الاختتام :- وقلما تجد من الناس من لم يتعلم ركوبها وهى مفيدة جداً .

انظر المثال (١) السيارة

التمرين ١٥

اكتب على عنوان :- الجاموس ، وموضوعها (صفة الجاموس وخصائصها وفوائدها)

الافتتاح :- الجاموس حيوان ذو ضرع .....

العناصر :- (١) الجاموس حيوان ضخم اسود يشبه ولد الفيل (٢) تكثر فى البلاد التى تكثر فيها الامطار وتكثر فى ارضها المياه (٣) شغفها بالماء ومكثها فيها كثيرا (٤) يعجبها الماء هى تنعم به (٥) تدر باللبن الوافر (٦) ولبنها اقوى واجود من لبن البقرة (٧) شكلها (٨) وصفاتها.

انظر المثال (٢) الجمل

التمرين ١٦

اكتب على عنوان :- القطار ، وموضوعها (وصف القطار واهميته فى الاسفار والاتصالات)

الافتتاح :- ترى شبكة الخطوط الحديدية مبسوطة فى أنحاء البلاد تسير عليها القطر فتنقل المؤون والمتاع والانسان.

العناصر :- (١) صورة القطار (٢) صورة القاطرة - صنعتها وعملها

(٣) كيف يسير (٤) لوازمه وعاملوه (٥) فائدته (٦) أنواع القطار للبضائع وللركاب وللبريد (٧) متى اخترع (٨) حالته الآن.

الاختتام :- وقد أصبح القطار من أكبر حاجات المدينة والانسان وبدونه يتعطل معظم الأعمال العظيمة والشاقة.

انظر المثال (١) السيارة

التمرين ١٧

اكتب على عنوان :- الشاة ، وموضوعها (صورتها وخصائصها وفائدتها).

الافتتاح :- من ذا الذى لا يعرف الشاة وهى تقتنى فى البيوت وتكثر لدى الناس فى المدن والقرى.

العناصر :- (١) حيوان كريم محبب (٢) اعتنى بها كثير من الرسل والأنبياء فى طفولتهم برعيها ورعاها كثير منهم (٣) جسمها وهيئتها (٤) عملها وفائدتها (٥) خصائصها ودرجتها لدى الناس (٦) وجودها فى البيوت والعمران.

الاختتام :- فتراها فى أغلب البيوت القروية وفى اقل البيوت الحضرية والناس مغرمون باقتنائها.

انظر المثال (٢) الجمل

التمرين ١٨

اكتب على عنوان :- فى قطار ، وموضوعها (وصف رحلة فى قطار سباق أو فى قطار ركاب و وصف المسافرين والزحام وما حدث فى الطريق والسفر وما تأثرت به النفس .

الافتتاح :- (١) أنا مولع بالأسفار (أو) انا لا أحب الأسفار (٢) أتمناها دائما (أو) أكرهه .

العناصر :- (١) سبب الرحلة (٢) التهيؤ لها وإعداد الحوائج و ربط الأمتعة (٣) التوجه الى المحطة (٤) ركوب القطار (٥) جو العربة ورفقة السفر (٦) وصف السفر و تأثر النفس به (٧) الوصول (٨) الرأى والانطباعات على النفس .

الاختتام :- كانت لحظات لطيفة ممتعة قضيتها فى الرحلة (او) وقد صح ما قيل: ان السفر قطعة من السقر .

انظر المثال (٥) يوم مطير

التمرين ١٩

اكتب على عنوان :- عطلتى ، وموضوعها وقوع العطلة

وقضاؤها)

الافتتاح:- كان الاختبار النصف السنوى قريبا ومن دأب مدرستنا ان تعقب الامتحان عطلة عشرة أيام فكنا ننتظرها للسفر للوطن حتى نقضى تلك الأيام فى راحة.

العناصر:- (١) الايذان بالعطلة (٢) إعدادنا للسفر واختيارنا للقطار (٣) سفرنا (٤) وصولنا الى الأهل والقرابة (٥) فرحهم وفرحنا (٦) برامجنا فى العطلة (٧) كيف قضينا العطلة (٨) التهيؤ للرجوع (٩) الاعدادات (١٠) الرجوع.

الاختتام:- فتلاقينا مع الأصدقاء والرفاق والزملاء وعكفنا على الدراسة.

انظر المثال (٥) يوم مطير

التمرين ٢٠

ترجم الى اللغة العربية

خانوادۂ چشت کے فردِ فرید، شکرِ شانِ معرفت کے مشہور گنج سے کون واقف نہیں، حضرت خواجہ فرید گنجِ شکر کا خاندان اگرچہ کابل کا تھا مگر شہاب الدین غوری کے زمانے میں ملتان آکر بس گیا تھا اور خواجہ کی ولادت یہیں قصبہ کہنی وال مضافات

ملتان میں ۵۸۴ھ میں ہوئی، خواجہ کا نشو ونما اور ان کی تعلیم و تربیت ملتان میں ہوئی اٹھارہ برس کی عمر تھی، ملتان کے مدرسہ میں مولانا منہاج الدین ترمذی سے فقہ میں کتاب نافع کا درس لے رہے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا گزر ہوا اور ایک ہی نظر کیمیا اثر نے ان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا، بہرحال ملتان سے نکل کر قندھار اور دوسرے ممالک سے اخذِ فیض کے بعد پھر اپنے وطن واپس آئے اور بعد کو اپنے پیر کے حضور میں دلّی آئے اور یہاں سے پنجاب کے شہر اجودھن میں جاکر اقامت اختیار کی، اور وہیں ۶۷۰ھ میں آسودۂ خاک ہوئے۔

(نقوشِ سلیمانی ص ۴۰)

ہندوستان میں تبلیغِ اسلام کے لئے صوفیائے کرام نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ اس ملک میں اصلاح و دعوت کے سلسلہ کی کوششوں میں درجۂ اول کا مقام رکھتی ہیں، وہ لوگ دُور دُور کے ملکوں سے اپنی راحت و آرام کو تج دے کر یہاں آئے اور انھوں نے اس سرزمین میں حق و ایمان کے پودے بٹھائے اور پھر لگاتار ان کی آبیاری کی، آج کے کلمہ گو ان کے احسانات سے زیر بار ہیں۔

انظر المثال ـــــ (۱۱)

اکتب رسالۃ الیٰ عمك ـ والیك عناصرھا وموضوعھا

الابتداء :- بسم الله ..... ٣٦ شارع محمد على بمباى تحريرا لى ....

المقدمة :- حضرة صاحب السماحة عمى الشفوق المؤقر .

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

الافتتاح :- انا مع صحة وعافية وادعوالله ان تكونوا دائما فى هناء وصحة جيدة وبعد .

الموضوع :- (١) اشكركم شكرا عظيما على مابعثتم به من رسالة كريمة (٢) لقدكنت تائقا إليها (٣) ولا ازال اذكركم وأشتاق الى طلعتكم البهية (٤) وكيف صحة عمتى الآن (٥) اما عندى فالأحوال كذا وكذا .

الاختتام :- وارجوكم أن لاتنسونا فى الدعاء وأبلغوا عمتى سلامى والسلام- ولدكم .....

انظر المثال ـــــ (١٠)

اكتب على عنوان :- الأسد ، وموضوعها وصف الأسد بصورته وقوته ومكانته .

الافتتاح :- الأسد من أشد الحيوانات قوة وبطشا كأنه ملك السباع وسيد الغابة .

العناصر :- (١) هيئته وشكله (٢) وجهه (٣) لُبُدته (٤) براثنه (٥) قوته (٦) طبيعته (٧) خلقه وخصائصه (٨) مكانته (٩) الرأى فيه.

الاختتام :- لايستخدم الناس الأسد فى أعمالهم ولايستطيعون ذلك لقوته وعتوه غيرأنهم يحبسونه فى الأقفاص الكبيرة فى الجنينات ويستخدمونه فى الألعاب السركسية والبهلوانية.

انظر المثال (٢) الجمل

التمرين ٢٣

اكتب على عنوان :- الحمام، وموضوعها (صورة الحمام وجماله وصفاته.

الافتتاح :- ان الحمام من الطيور التى يرغب الناس فى اقتنائها ويغرمون بها.

العناصر :- (١) له جسم جميل وشكل بديع (٢) يكثر فى الغابات ويوجد فى البيوت كذلك بكثرة (٣) صفاته وخصائصه (٤) استخدام الناس ـــ إياه فى قديم الزمان للبريد ويسمى إذن الزاجل (٥) اشتغال الناس به وتهارشهم وعبثهم (٦) وجوده فى الحرمين الشريفين (٧) لذة لحمه وطيبه (٨) وغير ذلك.

الاختتام :- وكل الناس يحبون دجنه فى بيوتهم والتمتع بمشاهدته طائرا هنا وهناك .

انظر المثال (٢) الجمل

التمرين ٢٤

اكتب على عنوان :- الحريق ، وموضوعها اشتعال النيران فى دار جارلى وكيف ولماذا .

الافتتاح :- اويت يوما الى فراشى وكدت انام حتى سمت صراخا راعنى فنهضت من فراشى مسرعا .

العناصر :- (١) فاذا بدخان عظيم من دار صديقى وجارى فسعيت اليها (٢) فوجدت الدار بين نار ودخان (٣) والنساء وجلات يصحن والاولاد فزعون يصرخون (٤) ووجدت الناس حول الدار والمطافئ فى جهاد ومقاومة مع النار (٥) الانقاذ (٦) سلامة الانفس ووقوع بعض الجراحات (٧) رشهم الماء (٨) خمود النار (٩) محادثة الناس وتعليقهم .

الاختتام :- مقابلتى لجارى وتحديثه لى بالحادث تقدير الخسائر وجوب الاحتياط والتحرز .

انظر المثال (٤) سقوط من السطح

التمرين ٢٥

اكتب على عنوان :- الدب ، وموضوعها (وصف الدب شكله وطبيعته وبعض عاداته)

الافتتاح :- ان خلائق الله أنواع وألوان وانها لآيات من الله لتعددها واختلاف أشكالها ومنها الدب حيوان عجيب الخلقة والشكل غريب .

العناصر :- (١) شكله وهيئته (٢) انه حيوان ضارٍ (٣) ما قرأنا عنه وعرفنا من احواله (٤) تخلص الناس عنه حينما تمادوا توالده (٥) انه يتسلق الشجرة من ورائه (٦) يروضه الناس ويستخدمونه في الألعاب والسركس .

الاختتام :- انه من عجائب مخلوقات الله .

انظر المثال (٢) الجمل

التمرين ٢٦

اكتب على عنوان :- الغرق ، وموضوعها (ذهاب أخ لي إلى

نهر فائض وكان لايحسن السباحة وتقدم قليلا فجعل يطفو ويغوص حتى أنقذه الناس.

الافتتاح :- كان أخ لى صغير جدا مغرما بالاستحمام فى الانهار و الغدران فكلما كان يرى فرصة تسلل الى نهر قريب من دارى ويشتغل بالماء ويلعب طويلا.

العناصر :- (١) كان يلهو ويلعب بالماء يوما تقدم قليلا (٢) وانهال رمل من تحت قدميه (٣) ولم يكن يحسن السباحة (٤) فاضطرب ولم يتماسك (٥) طفق يرسب ويطفو (٦) صياحه وطلبه للنجدة (٧) جرى الناس وسعيهم اليه (٨) الجهود للانقاذ (٩) كيف كانوا يفعلون (١٠) حتى أخرجوه الى الشط (تقليبه رأسا على عقب واستفراغ الماء (١١) صحوه.

الاختتام :- رجوعه الى البيت وعزمه على تعلم السباحة.

انظر المثال (٤) سقوط من السطح

اكتب على عنوان :- "الترام"، وموضوعها وصف الترام و فائدته وميزته.)

الافتتاح :- كثير من الناس لايستطيعون ركوب السيارة ولايقدرون

على اشتراء الدّراجة ويحتاجون الى التنقلات فى أنحاء البلد فلا يوفق لهم من المراكب الا الترام۔

العناصر :۔ (١) انه يسير بالكهرباء (٢) ولذا اجرته رخيصة (٣) الفرق بينه وبين السيارة (٤) إيصاله للناس قريبا وبعيداً (٥) ركوبه أيسر وأرخص من ركوب السيارة (٦) شكله (٧) محتواه (٨) لوازمه۔

الاختتام :۔ لاشك أن اختراع مثل هذه المرافق قد سهل المعيشة ونفى كثيرا من المتاعب وهو من نتائج الحكمة التى وهبها الله للانسان۔

انظر المثال (١) السيارة

التمرين ٢٨

ترجم الى اللغة العربية۔

جی تو یہ چاہتا ہے کہ اس سفر کا ہر جزئی واقعہ آپ کو خط میں لکھوں لیکن تنگیٔ دامن کا گلہ ہے اور کثرتِ حسن کا شکوہ ہے، عدن سے جو رقعہ لکھا تھا پہونچا ہوگا، عدن کے بعد جہاز نے مصوّع ساحلِ افریقہ (ارسٹیر یا مقبوضہ اٹلی) میں لنگر ڈالا۔ یہ عرب حبشی آبادی ہے، اس کا دارالحکومت سمارہ ہے، اٹلی کے زیرِ حکومت ہے پانچ بجے کے قریب یہاں کے ساحل پر ہم اُترے، یہ عمر کا پہلا موقع ہے کہ ملک ہند

کے علاوہ ایک اور ملک بلکہ ایک بَرِاعظم (ایشیا) کے علاوہ ایک دوسرے بَرِّاعظم (افریقہ) اور ایک انگریزی حکومت سے باہر ایک دوسری حکومت کی سرزمین پر قدم رکھا لوگ ڈراتے تھے کہ بحرِ احمر (ریڈ سی) میں یوں گرمی ہے، یوں تمازت ہے لیکن خدا کا کرنا دیکھئے کہ یہاں سیکڑوں میل تک یعنی یہاں تک کہ کل شام کو سوئز میں قدم رکھیں گے، لیکن گرمی کا نام و نشان نہیں، سردی بلکہ جاڑا تک موجود ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بالکل اتفاقی اور عجیب ہے۔

برید فرنگ (ص ۵ و ۶)

انظر المثال ـــــ (۱۱)

التمرین (۲۹)

اکتب علیٰ عنوان :- الموتوسائیکل، وموضوعہا وصفہا و فائدتہا وخصائصہا)

الافتتاح :- دراجۃ ذات دوی وجلبۃ وضوضاء تخترق الشارع فکأنما سحاب یرعد۔

العناصر :- (۱) وانہا للدراجۃ الذاتیۃ التی تسیر بالبترول (۲) وہی تجمع بین صورۃ الدراجۃ وسیر السیارۃ (۳) شکلہا (٤) سرعتہا (٥) الفرق بینہا وبین السیارۃ (٦) الفرق بینہا وبین الدراجۃ (۷) خصائصہا۔

الاختتام :- ولكل شئ فائدة ولكل شئ مزية فربما تكون الدراجة ذات فائدة اكثر وربما تكون الدراجة الذاتية افيد واجدى.

انظر المثال (١) السيارة

التمرين ٣٠

اكتب رسالة إلى أستاذك ـــ واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء :- ٤٣ - صدر بازار دهلى الهند تحريرا فى .. ..

المقدمة :- حضرة صاحب السماحة والفضيلة والشرف استاذى المفخم السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

الافتتاح :- ارجو ان تكونوا فى أحسن حال واتم صحة وأنعم بال وبعد.

الموضوع :- (١) لا تزال ذكريات مجالسكم حاضرة ماثلة لعينى (٢) ولا يزال شكرى على عنايتكم بتعليمى وتثقيفى يبتدر متى كل حين (٣) وانى مقبل على الدرس والتعلم (٤) والاحوال حسنة حولى (٥) والطقس كذا وكذا (٦) وانى لأحن الى صحبتكم ومجالسكم.

الاختتام :- أرجو ان تدوم صلاتكما هى الآن وان لا تنسونا فى أدعيتكم وتقبلوا اخيرا لائق التحية والسلام. ولدك وصغيرك.

انظر المثال ـــــ (١٠)

التمرين ٣١

اكتب على عنوان :- عاصمة الهند ، وموضوعها (وصف مدينة دهلى و وصف بعض آثارها)

الافتتاح :- هل رأيت دهلى ؟ انها من أشهر بلاد الدنيا وأقدم بلاد الهند وأعظمها .

العناصر :- (١) دهلى مدينة أثرية (٢) يقصدها الناس ليدرسوا التاريخ ويشاهدوا آثاراً مجاد من مَضَوا (٣) يتعلق تاريخ الملوك المسلمين فى الهند بها (٤) ميزاتها (٥) آثارها الهامة (٦) هى مركز الثقافة والأدب (٧) وهى مركز السياسة والحكم (٨) طبيعة أهلها (٩) بعض خصائصها .

الاختتام :- ومرت بدهلى قرون وتقلبات وثورات لكنا كلما خربتها ثورة استعادت مجدها مرة اخرى ولا تزال عاصمة الهند .

انظر المثال (٨) التاج محل

التمرين ٣٢

اكتب على عنوان :- جامع دهلى ، وموضوعها (حديث عن

جامع دهلى وعمن أنشأه و وصفه)

الافتتاح :- (١) ضرورة الجوامع (٢) ولوع الملوك المغول بالتعمير والبناء

العناصر :- (١) الضرورة الى جامع دهلى (٢) فكرة البناء لدى شاه جهان (٣) من هو شاه جهان ؟ (٤) اختيار رَبْوة للمسجد (٥) كيف بنى (٦) منظره من الخارج (٧) منظره من الداخل (٨) ارتفاعه (٩) ابوابه وطرقه وسلاليمه مئذنتاه (١٠) جماله.

(١١) انه أثر من الآثار الخالدة.

انظر المثال (٨) التاج محل

اكتب على عنوان : الصانع ، وموضوعها الابانة عن عمل الصانع ودرجته فى الأمة.

الافتتاح :- اذا ابتغيت ان تعرف مستقبل أمة فانظر الى صناعتها لأنها مادة الاقتصاد والرقى.

العناصر :- (١) الصناعة سبب الحضارة والرقى فى البلاد (٢) وهى من أعظم أركان الاقتصاد (٣) وللصانع درجة فى الشعب سامية (٤) وغنى البلاد يقوم بغنى صناعها (٥) أهميتها فى القديم والجديد (٦) وان الصناعة لمقتصرة على العلوم (٧) مدح النبى صلى الله

عليها وسلم للصانع (٨) حديث النبى صلى الله عليه وسلم.

الاختتام :- ويجب على الشعوب المختلفة ان تكثر من الصناعة عرفت اوربا هذه الحكمة فترقت والحكمة ضالة المؤمن الخ

انظر المثال (٣) ساعى البريد

التمرين ٣٤

اكتب على عنوان : منقذ قطار، وموضوعها حكاية فتى اهلك نفسه ليقى ركاب قطار كاد يسقط فى طريقه فى هوة كبيرة أنشأها المطر أو شئ آخر فوقف هو بنفسه فى طريق القطار ليقف دون أن يسقط فى الهوة فمات هو سحقا تحت القطار ونجا الجميع.

الافتتاح :- ان فى خلق الله امثلة للتضحية والايثار والبذل يعجز عنها الأخرون ومنها.

العناصر :- (١) أن فتى تربى على معانى الأخلاق والتضحية والايثار وحب خلق الله وخدمته (٢) رأى هوة فى طريق القطار (٣) وكان موعد قدوم القطار فعلم ذلك (٤) فكر فى إنقاذه فوصل الى ان وقوفه فى طريقه يهز ثوبا هو الذى يقيه (٥) فوقف يهز ثوبه حتى سحقه القطار (٦) توقف القطار (٧) عرف الناس السبب (٨) اعظامهم للأمر والثناء على الفتى (٩) اكتتابهم

لاسرته شکراً لصنیعته۔

الاختتام:۔ لابد لکل رجل ان یکون ذا صفات حسنة وذا محبة وإیثار کما جاء الثناء علی الصحابة رضی اللہ عنهم یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی أنفسهم ولو کان بهم خصاصة۔

انظر المثال (۶) فی غمار المیاہ

التمرین ۳۵

ترجم الی اللغة العربیة

رات بھر کھاتے پیتے، اخبار خریدتے، ظہر، عصر، مغرب، نمازیں پڑھتے پڑھاتے، کچھ رات گئے بریلی اسٹیشن پہونچے اور یہیں نمازِ عشاء پڑھی گئی، چھوٹی لائن کا سفر ختم ہوا، اور یہاں سے بڑی لائن لکھنؤ کے لئے ملی۔ مرادآباد کے قاضی عبدالغفار جو ایک زمانے میں "ہمدرد" کے سب ایڈیٹر رہ چکے تھے اور اس وقت تک ان کا شمار مولانا کے مخلصین میں تھا۔ یہیں ملنے آگئے تھے، داخلہ کونسل کے فتنہ میں وہ بھی مبتلا تھے۔ پلیٹ فارم پر مولانا انھیں خوب خوب قائل کرتے رہے۔ مولانا کے سکریٹری حیات صاحب یہیں سے شریکِ سفر ہوئے، کھانے کے لئے پلیٹ فارم پر ایک وسیع دسترخوان بچھا اور مولانا نے میرے ملازم کو یہی نہیں کہ بڑا اصرار کر کے کھانے میں شریک کیا، بلکہ بٹھایا بھی اور اپنے بالکل قریب ہی۔ میرے لئے یہ منظر نیا بھی تھا اور سبق آموز بھی۔ آقا اور غلام کی مساوات کے متعلق خلفائے راشدینؓ کے کارنامے جو کچھ بھی رہے ہوں، کتابوں میں

خادم و مخدوم، خدمت گار و مالک کے باہمی حقوق کے متعلق جو کچھ بھی پڑھا ہو ان مادّی آنکھوں سے، اس بیسویں صدی میں اس منظر کی توقع کس کو ہو سکتی تھی، اور وہ کسی زاہد خلوت نشین کے ہاں نہیں، وقت کے نامور ترین سیاسی لیڈر کے ہاں!

(محمد علی ص ۱۳۲)

انظر المثال ــــ (۱۱)

اکتب علی عنوان : الثلج ، وموضوعها (بیان عن الثلج وعن فائدته وأنواعه۔

الافتتاح :۔ قد أصبح الثلج اليوم فی متناول جميع الناس وكان من قبل عسير الحصول۔

العناصر :۔ لم يكن الناس فی قديم الزمان يعرفون الثلج (۲) وكان لا يجلب فی قديم الزمان الا للملوك والأمراء والمترفين (۳) أما اليوم فاكثر الناس يستعملونه سواءً فی ذلك الغنی والفقير (٤) لأنه أنشئت معامل كثيرة تنتجه (٥) ففی كل مدينة يعم بيعه وشراه (٦) وله نوعان (۷) نوع علی الجبال۔ ماهو؟ (۸) نوع يصنع فنشرب به۔

الاختتام :۔ فالشكر لله الغنی الرزاق الذی رزقنا من مثل هذه النعم

انظر المثال (٧) والتمرين (٧)

التمرين ٣٧

اكتب على عنوان : الرحمة ، وموضوعها بيان فضيلة الرحمة والرفق وتقبيح الغلظة والقسوة)

الافتتاح :- يقول النبى صلى الله عليه وسلم عن ربه انه يقول: ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء .....

العناصر :- (١) الرحمة صفة فاضلة (٢) درجة الرحيم عند الناس (٣) الرحمة فى نفس النبى صلى الله عليه وسلم (٤) ذكرها فى القرآن (٥) اما الجافى الظالم (٦) درجته لدى الناس (٧) فوائد الرحم وحسناته .

الاختتام :- ان هذه الصفة لاشك من أسمى الصفات فقد قال الله تعالى للنبى عليه الصلاة والسلام " ولوكنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك ".....الخ

انظر المثال (٩) الصدق ينجى

التمرين ٣٨

اكتب على عنوان : عصبة الأطفال (الكشافة) وموضوعها بيان

ضرورة الكشافة (اسكاوت) لانها تربّي على أفضل نشاط وأنفعه وتنفع زملاءها ايضا وتُجدي كذلك في مواضع اخرى.

الافتتاح :- نرى بعض طلبة المدارس يباشرون الرياضة ويحملون اللواء ويأتون بحركات رياضية.

العناصر :- (١) هم الكشافة (٢) صورة فرد منها ولباسه وصحته وجسمه (٣) عمله (٤) فوائد الكشافة (٥) وصف بعض أعمالها.

الاختتام :- الكشافة صورة مصغرة لفكرة تربية الجمهور تربية عسكرية وقد أمر النبي صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك.

انظر المثال (٣) ساعي البريد

التمرين ٣٩

اكتب على عنوان : المجاهد، وموضوعها (بيان ضرورة المجاهد وأهميته ومكانته للمسلمين اذ تقوى به الحكومة الاسلامية وينتشر الاسلام وتقاوم به القوى الباطلة والطواغيت التي لا تؤثر فيهم الدعوة السلمية.

الافتتاح :- الاسلام دعوة سلمية لا يستعمل الطرق الجائرة ولا يؤثر الظلم والعدوان ويقول (" ولا يجرمنكم شنآن قوم الخ) ولا يستخدم القوة الا للخير ولمحو الفساد.

العناصر:- (١) الجهاد فريضة (٢) آية قرآنية فى ذلك (٣) لماذا كان الجهاد فريضة (٤) الحياة كفاح وليس للحياة بدون الجهاد بقاء (٥) بالجهاد يستقيم مالا يستقيم بالسِلْم (٦) وهو تربية للرجولة والمروءة والشجاعة ويجعله قويا شهمًا.

الاختتام:- قد ترك المسلمون اليوم الجهاد وهم أحوج الى ذلك ....

انظر المثال (٣) ساعى البريد

اكتب رسالة الى اخيك الكبير: واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء:- مدرسة العلوم الاسلامية - اله آباد - تحريرا فى السابع من صفر سنة .....

المقدمة:- حضرة صاحب السيادة الأخ الجليل المؤقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

الافتتاح:- أتمنى على الله وأرجو أن تكونوا فى أسعد حالٍ و أهنأ بالٍ وبعد.

الموضوع:- (١) فانى بحمد الله فى عافية وصحة (٢) وأنا مسرور فرحان لصدور كتاب منكم وهو راحة قلبى (٣) وقد زاد راحة بالى ماعلمته أن الاهل بخير وهناء (٤) اما هنا حولى فالأحوال

كذا وكذا.

الاختتام:- ولاتقطعونا من إرسال الكتب وأبلغوا السلام إلى الجميع ولكم منى جزيل الشكر والامتنان والسلام عليكم ورحمة الله

أخوكم العاجز.. .. ..

انظر المثال ـــــ(١٠)

اكتب على عنوان: مباراة لعب وموضوعها بيان ماشاهدت فى مباراة لعب كرة القدم.)

الافتتاح:- أنا مولع بلعب الكرة وأساهم فى الألعاب التى تلعب فى ساحة مدرستى ولا أدع أن أغشى المباريات.

العناصر:- (١) وأرى فى اللعب فوائد (٢) ومباراته لاتخلو من الفائدة (٣) اليوم كانت مباراة (٤) ذهبنا اليها (٥) دخلنا فى الاسوار (٦) الفريقان (٧) اللعب (٨) كيف كان اللعب (٩) رجوعنا.

الاختتام:- حصل لنا سرور عظيم ونشطنا لاعمالنا وانه لفائدة جليلة من مثل هذه الاعمال.

انظر المثال (۵) یوم مطیر

التمرین (۴۲)

ترجم الی اللغة العربیّة

تمام مسلمان حق کے طرف دار بن گئے تھے، ان کا کام مشورہ سے ہوتا، خلیفہ جب تک خدا کا مطیع رہتا وہ اس کے مطیع ہوتے اور اگر نافرمانی کرتا تو اطاعت باقی نہ رہتی حکومت کا شعار (لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق) بن گیا تھا، یعنی خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں، وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے تھے اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے، خلیفہ کی مثال یتیم کے سرپرست کی سی تھی اگر صاحبِ استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر حاجت مند ہوتا تو بہ قدرِ ضرورت لیتا، اللہ کی وہ زمین جس کو سلاطین و امرائے اپنی جاگیر سمجھ لیا تھا، جس کے لئے چاہتے وسعت دیتے تھے، اور جس پر چاہتے تھے تنگ کر دیتے تھے اور بعض اس میں کپڑے کی طرح کتر بیونت کرتے تھے، اب اللہ کی زمین تھی جس کے متعلق ایک ایک بالشت کا حساب دینا تھا۔

(مسلمانوں کے عروج و زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہونچا)

انظر المثال ـــــ (١١)

اكتب على عنوان : لكنؤ، وموضوعها (وصف مدينة لكنؤ ووصف بعض آثارها وخصائصها)

الافتتاح :-

العناصر :- (١) لكنؤ مدينة جميلة (٢) وهي بلدة البساتين والمتنزهات (٣) فيها الأوساط العلمية والادبية (٤) لها نزعة خاصة في الثقافة والأدب (٥) وهي أحد مراكز الادب الاردي (٦) لكنؤ من القديم سياسيا وتاريخيا (٧) ظرفها والحضارة الرقيقة فيها (٨) بعض آثارها (٩) مجاملات أهلها (١٠) لما رأيتها اوّل مرة (١١) رأي فيها.

الاختتام :- وكثير من الناس الذين شاهدوها أحبوها وفضلوها للاقامة على غيرها.

انظر المثال (٨) التاج محل

انظر المثال .. ..

التمرين ٤٤

اكتب على عنوان : الجاز، موضوعها (فائدته واهميته ومضاره)

الافتتاح :- كان تعوّد الناس قبل الكهرباء استهلاك الجاز للانارة فى بيوتهم.

العناصر :- هوزيت أرضى (٢) اكتشف قبل قرن (٣) يستخدم فى مرافق كثيرة من طبخ للطعام والانارة وإدارة الماكينات (٤) كانت فائدة عظيمة قبل الكهرباء (٥) وانه لم تنقص فائدتها الى الآن (٦) اكتب ما تعرفه عنه.

الاختتام :- وهو من المكتشفات المفيدة للانسان وذلك من نعم الله سبحانه وتعالى.

انظر المثال (٧) الكهرباء

التمرين ٤٥

اكتب على عنوان :- جند ابابيل، وموضوعها (حكاية ملحدث لاصحاب الفيل حينما اراد واغزو الكعبة)

بارك الله تعالى الكعبة وشرّف بها وهى بيت الله العظيم فكان

الناس من العصر الجاهلي يؤمونه ويقصدونه حتى حسد من ذلك ابرهة ملك الحبش.

العناصر: (١) حسد ابرهة وبنى بيتا ليرجع الناس عن الكعبة ويقبلوا اليه لكنهم لم يفعلوا ذلك (٢) فغضب وأراد هدم الكعبة (٣) وزحف بجيوشه وأفياله (٤) دخوله مكة (٥) اختفاء اهل مكة (٦) مقابلته بعبد المطلب (٧) تجمع ابابيل (٨) رميها اياهم (٩) إبادتهم.

الاختتام: أصبحوا نكالا لمن بعدهم.. .. .. الخ

انظر المثال (٦) فى غمار المياه

اكتب على عنوان: ثلاثة فى غار وموضوعها رقصة ثلاثة رجال انحبسوا فى غار فلم يتمكنوا من الخروج حتى أن توسل كل منهم بعمله الجليل الى الله (كما جاء فى الحديث الشريف)

الافتتاح: ان الأعمال الحسنة كثيرا ما تنقذ الرجل من مأزقة حتى فى دينه ومن قصة ذلك.

العناصر: (١) ذهاب ثلاثة رجال الى الجبال (٢) هبوب الرياح ومجيئ الامطار (٣) اختفاؤهم فى غار (٤) هبوط صخرة و سدها للغار عليهم (٥) تفكيرهم فى الخروج والحيلة له (٦)

استغاثتهم بأعمالهم (٧) توسل واحد منهم (٨) توسل الثانى (٩) توسل الثالث (١٠) خروجهم.

الاختتام :- ما أجل الخير وما انفعه اذ يجدى فى كل الموضع وذلك رحمة الله التى من بها عباده.

انظر المثال (٦) فى غمار المياه

اكتب على عنوان : عيادة مريض و موضوعها (عيادة رفيق مرض وتعطل عن الحضور فى المدرسة)

الافتتاح :- انما العيادة من العوائد الاسلامية النبيلة وقد وفقت اليها فى رفيق لى.

العناصر :- (١) كان رفيقى خالد مريضا (٢) وكان منقطعا إلى داره (٣) وفى اول الأمر لم نُلقِ بالاً على مرضه (٤) فلما تأخر كثيرا أردنا أن نعوده (٥) دخولنا عليه (٦) حالته و نحافته (٧) رثاؤنا على حالته (٨) دعاؤنا له (٩) فَرَحه بقدومنا.

الاختتام: و قد عدنا بعد ما جلسنا لديه بعض السويعات.

انظر المثال (٥) و (٦) و (٩)

التمرين ٤٨

اكتب على عنوان : مائة مقتول ، و موضوعها القصة التى جاءت فى الحديث الشريف عن رجل قتل تسعة وتسعين رجلا ثم سأل عما اذا كانت توبته ممكنة مقبولة فانكر عالم من علماء بنى اسرائيل واقنطه فغضب وقتله كذلك فاكمل به مائة ثم فكر فى التوبة الخ)

الافتتاح :- قد خلق الله الطباع مختلفة منها غليظة ولكنها تلين حيناً ما وان توبة الله لتتسع لجميع المذنبين ومن قصة ذلك .

العناصر :- (١) أن رجلا قتل تسعة وتسعين رجلا (٢) خرج يطلب التوبة (٣) لقى عالما (٤) قتله ثم خرج يطلب التوبة (٥) لقى عالما اخر (٦) تاب وبدأ مغادرة تلك الارض (٧) مات فى الطريق (٨) ملائكة الرحمة و العذاب (٩) الختام .

الاختتام :- لقد كانت نيته صالحة فتاب الله عليه و وفقه للتوبة

انظر المثال (٦) فى غمار المياه

التمرین ۴۹

ترجم الی اللغة العربیة

آپ کی توجہ و تعلیم سے عرب کی برباد شدہ قوم میں ایسا انقلاب ہوا کہ دنیا نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان میں وہ عظیم الشان شخصیتیں دیکھیں جو عجوبۂ روزگار اور دنیا کی تاریخ میں یادگار ہیں، وہ عمرؓ جو اپنے باپ خطّاب کی بکریاں چرایا کرتے تھے، اور ان کے باپ ان کو جھڑکا کرتے تھے اور جو کہ قوت و عزم میں قریش کے متوسط لوگوں میں تھے جن کو کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل نہ تھا ان کے معاصران کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتے تھے، وہی عمرؓ تھے کہ یک بارگی تمام عالم کو اپنی عظمت و صلاحیت سے متحیر بنا دیتے ہیں، اور قیصر و کسریٰ کو تخت و تاج سے محروم کر دیتے ہیں اور ایسی سلطنت کی بنا ڈالتے ہیں جو بیک وقت ان دونوں حکومتوں پر حاوی ہے اور تدبیر و حسن انتظام میں ان سے فوقیت رکھتی ہے، وَرع و تقویٰ کو چھوڑ دیجئے کہ ان میں تو وہ ضرب المثل ہیں۔

یہ ولید کے فرزند خالد ہیں، انھوں نے جزیرۃ العرب کے علاقوں میں بڑی شہرت بھی حاصل نہیں کی تھی، اچانک وہ آسمانی تلوار بن کر چمکتے ہیں جو چیز سامنے آتی ہے کٹ جاتی ہے، یہ خدائی تلوار روم میں بجلی بن کر گرتی ہے اور تاریخ کے طول و عرض میں اپنے تذکرے چھوڑ جاتی ہے۔

(از: مسلمانوں کے عروج و زوال سے کیا نقصان پہونچا)

انظر المثال ـــــ (١١)

اكتب رسالة الى تاجر كتب: واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء :- دار العلوم لندوة العلماء - بادشاه باغ لكنؤ تحريرا فى .....

المقدمة :- سيادة الأخ صاحب المكتبة ..... المحترم السلام عليكم ورحمة الله أو تحية وسلامًا.

الافتتاح :- عندى حاجة الى اشتراء بعض الكتب فرأيت أن أتصل بكم عسى اجد عندكم طلبتى.

الموضوع :- (١) فأولا أريد أن أعرف أثمان الكتب الموجودة عندكم (٢) وثانيا أخبرونا كيف أستوردها منكم (٣) وكيف أبعث النقود (٤) وكيف تتم المعاملة (٥) رُدّوا سريعًا على كتابى هذا حتى أرسل اليكم الطلب.

الاختتام :- ولكم منى جزيل الشكر سابقا وإنى لجوابكم فى انتظار والسلام عليكم ورحمة الله.

انظر المثال ـــــ (١٠)

اكتب على عنوان : القلعة الحمراء وموضوعها وصف شكل

القلعة الحمراء بدهلى وإبداء محاسنها والاخبار عن تاريخها وموقعها وغير ذلك .

الافتتاح :- ان مما ترغب النفس الى مشاهدتها فى دهلى القلعة الحمراء الأثر التاريخى العظيم .

العناصر :- (١) هى قلعة ذات شهرة وصيت وجمال (٢) شكلها من الخارج (٣) بناها شاه جهان (٤) خطها (٥) سعتها (٦) أسوارها (٧) داخلها (٨) جمال داخلها واثارها (٩) وقوعها بجنب جمنا (١٠) غير ذلك .

الاختتام :- لقد ترك المغول اثارهم باقية خالدة بمثل الأبنية وغير ذلك .

انظر المثال (٨) التاج محل

التمرين ٥٢

اكتب على عنوان : الشأى ، وموضوعها (ما هو الشأى قبوله وعمومه فى الناس فوائده ومضاره .

الافتتاح :- الشأى مشروب رغيب لجميع الناس وقليل هم الذين لايشربونه ويعارضونه . عددهم قليل

العناصر :- ومن ذا الذى لايعرف الشأى (٢) الا قليل من الناس

(٣) اكتشف قبل ثلاثة قرون على التقدير (٤) لم يكن يعرف قبل قرن واحد الا قليلا (٥) أما الآن فمعروف (٦) يزرع فى سواحل الهند والصين واندونيسيا وغيرها (٧) فوائده (٨) مضاره.

وعلينا أن لا نكثر شربه لئلا يضر ضررًا عظيمًا.

انظر المثال (٤) البرتقال

اكتب على عنوان : "مباراة خطابية" وموضوعها (تفاصيل مباراة عقدت فى مدرستنا اشتركنا فيها وساهم الطلبة فيها وخطبوا)

الافتتاح :- تعقد مدرستنا حينا فحينا حفلة خطابية توزع فيها الجوائز وكانت من تلك المناسبات مناسبة حفلة خطابية هذه المرة.

العناصر :- (١) حدد يوم كذا (٢) الرئيس (٣) السكريتر (٤) دعوة المشتركين (٥) المواضيع (٦) بدأ الحفلة (٧) الخطباء واحدا واحدا (٨) الخطب (٩) الفائزون (١٠) توزيع الجوائز (١١) خطبة الرئيس.

الاختتام :- ومثل هذه الحفلات النافعة فى حثّ همم الطلبة.

انظر المثال (٥) يوم مطير

التمرين ٥٤

اكتب على عنوان : في معرض، وموضوعها الذهاب الى معرض ومشاهدته والتمتع بما يحويه)

الافتتاح :- كل واحد لا يقدر على ان يعرف ويتعلم الاشياء الا بالقراءة او بمشاهدتها. أما القراءة فالصحف والكتب تكفي لها واما المشاهدة فتحصل في المعرض اذا لم يستطع الرجل ان يعمل الأسفار والرحلات.

العناصر :- (١) فوائد المعرض (٢) حث استاذنا إيانا له (٣) ذهابنا اليه (٤) اشتراؤنا للتذاكر (٥) دخولنا فيه (٦) ما رأيناه (٧) رجوعنا.

الاختتام :- قد استفدنا كثيرا .. ..الخ

انظر المثال (٥) يوم مطير

التمرين ٥٥

اكتب على عنوان : السخاء، وموضوعها (بيان فضيلة السخاء

والجود وغیر ذلك ۔

الافتتاح :۔ ان السخاء من الاخلاق الکریمة النبیلة

العناصر :۔ (۱) فضیلة السخاء (۲) مکانة السخی لدی الناس (۳) البخیل وسقوطه لدی الناس (٤) حذر الناس من معاشرته وابتعادهم (٥) یأسهم من خیره وانسانیته ومقتهم ایاه (٦) السخاء نبل وکرامة (۷) کان النبی صلی اللہ علیه وسلم سخیا (۸) حکایة اذا کنت تعرفها۔

الاختتام :۔ السخاء خلق لابد منه للحیاة الشریفة الکریمة ۔

انظر المثال (۹) الصدق ینجی

ترجم الی اللغة العربیة

انھوں نے اس زندگی کی چُول بٹھادی مگر اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو خطرے میں ڈال کر اور اپنا سب کچھ قربان کر کے انھوں نے اس مقصد کی خاطر بادشاہی کا تاج ٹھکرادیا، دولت اور عیش کی بڑی سے بڑی پیش کش کو نامنظور کیا، محبوب وطن کو چھوڑا، ساری عمر بے آرام رہے، پیٹ پر پتھر باندھے، کبھی پیٹ بھر کھانا نہ کھایا، گھر والوں کو فقر و فاقہ میں شریک رکھا، دنیا کی ہر قربانی میں، ہر ہر خطرے میں پیش پیش اور ہر فائدے اور ہر لذت سے دُور دُور، لیکن دنیا سے اس وقت تک

تشریف نہ لے گئے جب تک کہ دنیا کو صحیح رُخ پر نہ ڈال اور تاریخ کا دھارا نہ بدل دیا۔
تیئیس برس میں دنیا کا رُخ پلٹ گیا، دنیا کا ضمیر جاگ گیا، نیکی کا رجحان پیدا ہوگیا، اچھے بُرے کی تمیز ہونے لگی، خدا کی بندگی کا راستہ کھُل گیا، انسان کو انسان کے سامنے اور اپنے خادموں کے جھکنے میں شرم محسوس ہونے لگی، اونچ نیچ دُور ہوئی، قومی و نسلی غرور ٹوٹا، غرض دیکھتے دیکھتے دنیا بدل گئی۔

(از اصلاحیات)

انظر المثال ــــ (۱۱)

التمرین ۵۷

اکتب علی عنوان : "المدرسة"، وموضوعها (الابانة عن ضرورة المدرسة للأمة)

الافتتاح :- کل یعرف فضیلة العلم وفضل العالم علی الجاهل ووجوب تعلیم أفراد الأمة جمیعهم۔

العناصر :- (۱) اذا اعترفنا بالعلم وضرورته فکأنما اعترفنا بضرورة المدرسة (۲) لأنها هی وحدها التی تجمع بین مختلفی الفضلاء والعلماء (۳) وانها لتسهل تعلیم فنون عدّة فی محل واحد (٤) کان الناس فی قدیم الزمان یسافرون هنا وهناك لتحصیل العلم (٥) أما الآن فیستقر الطلب فی موضع ویتعلم (٦) فوائد أخری

من المدارس .

الاختتام :- فظهر أن المدرسة لمن أساطين النهضة والتثقيف فى الأمة

انظر المثال (٢) فوائد المدارس

التمرين ٥٨

اكتب على عنوان : "الوالدين" ، وموضوعها (بيان درجة الابوين وضرورة اكرامهما وخدمتهما)

الافتتاح :- فضل الوالدين على الأبناء العظيم جدا .

العناصر :- (١) وقد جاء فى كتاب الله " إما يبلغن عندك الكبر أحدهما" الخ " ولا تقل لهما أف" الخ (٢) وقد اردف الله ذكر الاحسان اليهما ذكر الاجتناب من الشرك (٣) لماذا كانت هذه الدرجة (٤) مشقتهما وتعبهما للولد (٥) وعلى الاخص الأم (٦) الحديث فى فضيلة الاحسان اليهما (٧) يوجب العقل ايضا الاحسان اليهما .

الاختتام :- انهما النعمة من نعم الله سبحانه .

انظر المثال (١٣) وصف الامة العربية

التمرين ٥٩

اكتب على عنوان : "المطر" ، وموضوعها (بيان ضرورة المطر

ومنافعه للارض وللطقس)

الافتتاح :- ما أبهج الجوّ وما أجمل الطقس يوم ينزل المطر من أعالى الفَضاء الى الأرض العطشة الجافة.

العناصر:- (١) يبتهج به القلوب وتحى الارض (٢) انه لنعمة جليلة يحى الله به الميت من الارض (٣) ويخرج الحى من الميّت (٤) وما ينزل المطر الا وتهتز الارض ويزدهر نباته (٥) تهتز الأشجار فرحا وحيوية (٦) وتسيل الوديان وتجرى الأنهار بكل حياة وحركة وطموح (٧) وترجع الى كل شى الحياة (٨) وهناك يخدم الفلاح حقله (٩) فتخرج منه الحبوب والغلّات (١٠) وتحصل حاصلات الارض.

الاختتام :- فللمطر فضل عظيم باذن الله على حياة الانسان غذاءه.

انظر المثال (٧) الكهرباء

اكتب رسالة الى صديقك ـــــ واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء :- دار العلوم ديوبند - مديرية سهارن بور تحريرًا فى .....

المقدمة :- فضيلة الأخ الكريم صديقى المحبوب فلان المحترم السّلام عليكم ورحمة الله.

الافتتاح :- أرجو الله أن تكون فى تمام العافية وكمال الصحة وبعد.

الموضوع :- (١) فيا أخي لا أزال في انتظار لخطاباتك (٢) ما الذي قطعك عن بعث رسالة (٣) كيف الحال (٤) أما في مدرستي فالحمد لله .. ..

الاختتام :- وأرجوك أخيرا أن لا تنساني لا في ذاكرتك ولا في الدعاء والسلام .

اخوك الصديق فلان .

انظر المثال ـــــ (١٠)

البَابُ الرَّابِعُ

الدَّرسُ التَّاسِعُ عَشَر

أقسَامُ النَّثر

نثر پر نظر ڈالی جائے تو اس کی دو انواع ملیں گی، پہلی نوع میں وہ مضامین ہیں جن کا تعلق حواس خمسہ سے زیادہ ہے، فکر و تخیّل سے کم اس میں وہ اشیاء، امور اور واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کو انسان اپنے حواس خمسہ سے برتتا یا کرتا۔

اس نوع اول کی قسم اول وصف پر مشتمل ہے جس میں رحلات (سفرنامے) یومیات (روزنامچے) چھوٹے قصّے، واقعات، حادثات، تراجم (یعنی شخصیتوں کے حالات و اوصاف) تاریخ اور سوانح مندرج ہیں اور اس کی قسم ثانی قسم اول کے مقابلے میں وسیع اور مرکب ہے جس میں طویل قصّے اور دوسرے مضامین ہوتے ہیں۔

نثر کی نوع ثانی میں وہ مضامین ملیں گے جن کا فکر و تخیل سے اصل تعلق ہوگا یعنی کسی نظریہ یا قضیہ کی تائید تحلیل توضیح یا تقریر و اثبات پایا جائے گا، نوع ثانی کی قسم اول تقریر (یعنی مقالے اور خاطرے) پر مشتمل ہے اور اس کی قسم ثانی حسب سابق مرکب اور

وسیع ہے جس میں خطابت اور جدلیات مندرج ہیں۔

پچھلے ابواب میں آپ نے جن اقسام پر مشق کی ہے ان میں وصف اور تقریر دونوں انواع گزر چکے ہیں اور مذکورہ بالا اقسام میں سے آپ کے مضامین مختصر سادے قصّوں، بعض حادثوں اور آسان مقالوں پر مشتمل تھے، اس باب سے بعض دوسری اقسام بھی مشق کے لیے دی جارہی ہیں، وہ تراجم، رحلات، یومیات اور "خواطر" ہیں اور جو اقسام پچھلے ابواب میں گزر چکی ہیں۔ ان کا معیار بھی اس باب میں بلند ہے۔

جن نئی اقسام پر مشقیں کرائی جارہی ہیں ان سب کی مثالیں بھی ساتھ ساتھ دے دی گئی ہیں، مثالوں کو پڑھ کر ان کے خاکے سمجھ لیجئے اور پھر انھیں کے مطابق مشق کیجئے، آپ کے سارے مضامین میں آپ کا مقصد خدمت دین اور تقریر حق ہونا چاہیے، اس کے لئے قرآن کریم و حدیث شریف کے مضامین سے استفادہ و اقتباس بہت مفید و ضروری سمجھئے۔

مثال المقالة

على شخصيّة عظيمة من شخصيّات التاريخ

عمر بن عبد العزيز رحمه الله ـ المثال[١٢]

رجل من أفذاذ الرجال، شخصية عظيمة غريبة لا ينجب التاريخ مثلها الا اذا ارادت الرحمة الالهية بالخلق خيرا وسعادة ورشدا وهداية.

كان رجل المائة الاولى انتقل الى رحمة الله مع انقراض القرن الاول من الهجرة وبعد ما غيّر مما حوله من المملكة والبلاد عما كانت عليه من الحكم والسلطان، أخذ على يد الظالم ونصر المظلوم وأرجع الحق الى نصابه، وأعاد الماء إلى مجاريه وتم الأمر للاسلام والسعادة الأخروية مرة أخرى واجتث أصول النبات الفاسد وقلعه قلعا وحق للعالم الاسلامى فى عصره أن يقال العالم الاسلامى بجميع معانيه وبتلك الروح التى كانت سارية فى العصر الأول.

ولد سيدنا عمر بن عبد العزيز بالمدينة المنورة سنة إحدى وستين يصل نسبه لابيه إلى مروان ويصل نسبه من أمّه إلى سيدنا عمر بن الخطاب

رضى الله عنه.

فلما عقل وبلغ العمر الذى فيه يقبل الناس على التعلم والتثقف لمب أحواله ومال اليهم واعتنى بتربيته سيدنا عبد الله بن عمرؓ فحاز بذلك درجة الفضل والسعادة وبلغ أشد كمال العلم والدين.

ولما كان ينتمى الى الأصل الاموى فاز بمنصب خطير منصب الامارة على المدينة المنورة سهّل له ذلك وارادة الله وميل نفسه الى الدين وعلمه ان يغترف من علم الدين والتقوى شيئا كثيرا واتصل بالعلماء وأهل الدين فأخذ ما عندهم وتأثر بشخصياتهم وتزود لنفسه مما يملكونه لكنه لتربيته فى بيئة عالية ملكية كان رفيع الذوق مرهف الحس متنعمًا بقدر ما تبيحه الشريعة الغرّاء لأمثاله يلبس نفيسا ويأكل لذيذا ويعطر ملبسه بروائح فائحة ويمشى بمشية ظريفة معجبة حتى سَمَوا مشيته المشية العمرية فكأنما كان ميزانا للتطرف ونفاسة الذوق.

فلما أراد الله به وبالامة الاسلامية خيرا انتقلت الخلافة اليه انتقلت اليه بغتة لم يكن يرجوها ولم يكن على بال أحد ان ذلك كائن فتجرد عمر بن عبد العزيز من جميع ما كان يختص به متنعما وتزهد فى الدنيا أقصى غاية الزهد وأخذ الناس على الباطل وأرجعهم الى الحق وهجر جميع المألوفات التى ألفها أخذ الزكاة وسمع للمظلوم ونصر الحق وحرم اسرة الخلافة من جميع الاختصاصات فأصبحوا كجميع الناس.

له حكايات عجيبة فى هذا الصدد فقد شدد على نفسه وعلى أهله مالم يشدد مثله على أحد حرم نفسه وأهله من الحياة السهلة المستريحة حتى كان لايجد أحيانا مايكفى لضرورته فضلا عما يرغب فيها النفس من الكماليات.

رحمه الله لم يبق والياً للمسلمين إلا سنتين ثبت فيها للعالم وللتاريخ أن الاسلام ملائم لكل عصر وممكنة عودته اذا اجتهد لها الناس ونشدوها

انتقل الى رحمة الله فى السنة الواحدة بعد المائة الأولى طيب الله ثراه ورفع درجاته.

تقسيم المقالة الى الأجزاء.

الموضوع :- سيرة سيدنا عمر بن عبد العزيز.

العنوان :- الخليفة الراشد فى دولة الأمويين.

الافتتاح :- رجل من أفذاذ الرجال.

العناصر :- (١) هو مجدد الاسلام للمائة الأولى (٢) ولد وتربى واستفاد من خؤولته (٣) معاناته (٤) صفاته وعوائده (٥) انتقال الخلافة اليه (٦) عمله لخير الاسلام (٧) حكايات طريفة عنه (٨) كان رجلاً لن ينساه التاريخ عمل أعمالا عظيمة.

الاختتام :- رحمه الله.

التمرين (٦١)

اكتب ـ الموضوع :ـ عن حياة سيدنا أحمدَ بنِ حنبل رحمه الله ـ

العنوان :ـ حياة سيدنا أحمدَ بنِ حنبل ـ

الافتتاح :ـ إمام من أئمة المذاهب الأربعة وعالم من أجلّة علماء الحديث ـ

العناصر :ـ (١) هو رجل الحديث والفقه و هو من أعاظم رجال الاسلام فقها وورعًا (٢) ولد وتربي ..... (٣) .... بعد فراغه من التعلم (٤) صفاته وعوائده (٥) خدمته للسنّة والحديث (٦) المحنة وثباته فيها (٧) نظرة إجمالية على حياته (٨) كان رجلا عظيما توفى سنة ٢٤١هـ ـ

الاختتام :ـ رحمه الله ـ

العناصر للمقالة القادمة للمثال

الموضوع :ـ عن ندوة العلماء ودار العلوم التابعة لها ـ

العنوان :ـ ندوة العلماء ودار علومها ـ

الافتتاح :ـ ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى إلى نشر الثقافة والدين وإنهاض الفئة المسلمة ـ

العناصر :ـ (١) حال المسلمين كانت فى الحكم الانجليزى جد سيئة

(٢) كأن الاسلام كان ينهزم (٣) فكانت الحاجة الى رجال أقوياء في العلم والحكمة والدين (٤) فكّر المسلمون في ذلك في حفلة لهم في كان پور (٥) فكرة ندوة العلماء وإنشاؤها (٦) ثم فكرة دار العلوم وانشاؤها (٧) أول مدير لندوة العلماء (٨) أول عميد لدار العلوم.

الاختتام:- نتاج دار العلوم.

الدّرسُ العِشرُون

المقالة على هيئة اجتماعية او منظمة

ندوة العلماء ودار علومها المثال[١٧]

ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى إلى نشر الثقافة والدين وبعث الحياة الدينية فى المسلمين وإنهاض الفئة الاسلامية وتقويتهم وتزويدهم لما هم مواجهوه ومصادموه من أباطيل العصر وجحد الجاحدين العصريين حتى يستطيعوا أن ينصروا الفضيلة وينشروها ويعيدوا للإسلام سابق مجده ويصيحوا رفتية آمنوا بربهم وزدناهم هدى).

كانت أحوال الهند فى عصور الحكم الانجليزى سيئة لحد عظيم وخطرة لدرجة مدهشة وكان يخاف على حياة الاسلام للحملة القوية التى يحملها الطاغوت ودجاله ولخذلان الذين يقولون لأنفسهم رجال الاسلام فى المعركة القاسية الشديدة فكانت الحاجة جدا شديدة الى جهود قوية جبّارة والى علم وحكمة وقوة (والحكمة ضالة المؤمن فأين وجدها فهو احق بها)

فقام علماء الاسلام و اجتمعوا فى كان يور وفكروا فى ذلك الامر فأنشأوا هيئة إسلامية أغراضها هى نفس ما قلت انفا ثم تولّت هذه الهيئة إنشاء مدرسة تربى جيلا فتيّا من المسلمين فتيّا فى الاخلاق فتيا فى العقل فتيا فى عصره يجمع بين صلابة القديم وغزارته وبين رشاقة الجديد وطرافته و لا يكون مثل المحافظين الجامدين المتعنتين فلا يرقّوا ولا يميلوا، ولا يكونوا مثل المتنورين الجاحدين المتحللين فلا يصلبوا ولا يقووا للدفاع.

أنشأت ندوة العلماء تلك المدرسة وسماها دار العلوم التابعة لندوة العلماء واستخدمتها فيما وضعت لها من خطط ورسمت لها من الطريق فأنبتها ربّها نباتا حسنا وأتت أكلها ضعفين ونفعت المسلمين ما يعلم الله حقيقته وقدره.

وتقرر اول مدير لندوة العلماء، مولانا محمد على المونجيرى رحمه الله واتخذ اول عميد لدار علومها الشيخ حفيظ الله رح

وتخرج عليها جيل فتى قوى خدم الأمة الاسلامية خدمة يكاد لا يسبقها نظير ولا تزال تذكر فى المسلمين ولن يزال التاريخ يذكرها وثبت لدى الأكياس من المسلمين أن ندوة العلماء ودار علومها ضرورة إسلامية جليلة من دون شك وهى حاجة الاسلام العظيمة.

التمرین ۶۲

اکتب ۔ الموضوع :۔ جامعۃ دارالعلوم فی دیوبند۔

العنوان :۔ دارالعلوم القاسمیۃ۔

الافتتاح :۔ دارالعلوم القاسمیۃ مدرسۃ عظیمۃ تتوخی نشر الدین وتعلیم الثقافۃ الدینیۃ للمسلمین۔

العناصر :۔ (۱) تأثیر التعلیم الانجلیزی فی المسلمین وتباعدھم عن الاسلام (۲) حاجۃ المسلمین الی العلماء (۳) تفکیر علماء الھند فی أمر المسلمین (٤) مولانا محمد قاسم النانوتوی (٥) إنشاء دارالعلوم (٦) مولانا محمود الحسن الدیوبندی (۷) أول مدیر لھا واول شیخ لھا فی الحدیث (۸) أعمالھا وإنتاجھا۔

الاختتام :۔ فوائدھا وفضائلھا۔

التمرین ۶۳

ترجم الی اللغۃ العربیّۃ۔

جب شیطان کے اثرات ان کے نفوس سے ڈھل گئے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان کے نفوس کے اثرات ان کے نفوس سے زائل ہوگئے، نفسانیت کا خاتمہ ہوگیا اور وہ لوگ اپنے نفسوں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنے لگے جیسا کہ وہ دوسروں سے کرتے تھے، دنیا میں

رہتے ہوئے مردانِ آخرت ۔۔ نقد سودے کے بازار میں آخرت کے قرض کو دنیا کے نقد پر ترجیح دینے والے بن گئے، نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، نہ کسی نعمت پر اتراتے، فقران کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکتا، دولت سرکشی پیدا نہ کر سکتی، تجارت غافل نہ کرتی کسی طاقت سے نہ دبتے، اللہ کی زمین پر اکڑنے کا خیال بھی نہ آتا، بگاڑ اور تخریب کا وہم بھی نہ ہو سکتا تھا، لوگوں کے لئے میزان عدل تھے، وہ انصاف کے علم بردار تھے، اللہ تعالیٰ کے گواہ تھے، خواہ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینی پڑے، خواہ والدین اور اعزا کے مخالف جانا پڑے، تو اللہ نے اپنی زمین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دنیا کو ان کے لئے مسخر کر دیا وہ اس وقت اللہ کے دین کے داعی اور عالم کے محافظ بن گئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنا جانشین بنایا اور آپ خود ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رسالت اور اُمت کی طرف سے اطمینان لے کر رفیق اعلیٰ کی طرف سفر کر گئے۔

(مولانا ابوالحسن علی ندوی)

التمرین ٦٤

اکتب ۔ الموضوع :۔ ضرورة طلب العلم درجة الطالب وأهميته۔

العنوان :۔ طالب العلم۔

الافتتاح :۔ الطلبة فی کل أمة مناط رجائها وبذرة مستقبلها والاصل الذی علیه تقوم والی قیادتهم تحتاج۔

العناصر :۔ (۱) العلم ضروری للانسان فی جمیع شئون حیاته (۲) الجهالة

شرصفة للانسان (٣) قد وصف النبي صلى الله عليه وسلم طالب العلم بصفات حسنة (٤) احاديث (٥) فوائد العلم في الدنيا (٦) فوائد العلم في الدين (٧) أية صفات يجب ان يتحلى بها الطالب (٨) أية علوم يتلقاها (٩) طالب العلم والعلم في هذا العصر.

الاختتام:- يجب تكوين الطلبة تكوينا صالحا وتغذيتهم غذاءً روحيًا وإرشادهم الى الصواب والطريق المستقيم.

انظر المثال .. ..

الدرس الحادی والعشرون

علی بیان امر او اثبات فکرة

لماذا اتعلم اللغة العربیة ـ المثال (١٨)

دخل الانجلیز الهند فی اوائل القرن السابع عشر المیلادی وفی مدة قلیلة تدخلوا فی سیاسة البلاد وقد کانوا استولوا علی الاقتصاد بتجارتهم الواسعة التی تعالجها شرکتهم تدخلوا فی سیاسة البلاد حینما کانت ملوك الهند فی أسوء حال، فقدوا القوة والمکانة العزیزة وأوغلوا فی الملترفات یعیشون فی النعیم حینما تری الانجلیز أمکر الأمم تستطیع أن تحتمل مالا یحتملها غیرها وتصبر علی مایعجز عن الصبر فیه غیرها فبدأ یؤثرون فی السیاسة ویتغلبون علی ملوك الهند وانتهی ذلك الی غلبتهم الکاملة علی طول البلاد وعرضها ثم جاء وا بمناهج التعلیم السامة وربّوا الجیل الناشئ علی حب الدنیا والسخریة بالدین فلم یمض الاجزاء من القرن حتی أصبح الشعب الهندی والمسلمون یهزؤن بالدین ویحبون الدنیا ومالها فکاد الدین یفقد سیطرته علی

المسلمين فاحتاج إلى ابطال ينقذونه من براثن هؤلاء الاعداء وإذن أنشأ مفكرو الاسلام وعلماؤه مدارس العلم التي تعلم أبناء الامة الاسلامية الدين وتفقههم في الشريعة وتربيهم على المعاني الدينية والهمم العالية فأقبل من الناس الذين يرون دينهم أغلى شئ على تعليم أبنائهم في هذه المدارس.

ولما قدرت على أن أرى رأيي واصمم مستقبلي تصميما عاقلاً فضلت الناحية الدينية وآثرت أن أكون رجلا مومنا لا ملحداً أمائعا خليعًا فتوجهت الى مدرسة عربية بعد ما استرضيت والدي على ذلك وكان في أول الأمر لا يؤثران لي الناحية الدينية لانها لا تضمن لي بمستقبل مادي عظيم وينويان بعثي الى مدرسة عصرية حتى يمكن لي ان أنال وظيفة عالية من وظائف الحكومة فلما أوضحت لهما أن النعم والثراء الذين قد يحصلان لي من التعليم العصري ليسا بمنقذي من ويلات يوم القيامة غير أن علم الدين اذا عملت به سينقذني من غضب الله وعذابه لأني سأخشى الله اذ يقول الله تعالى (انما يخشى الله من عباده العلموا) فلما شرحت لهم فوائد علم الدين اقتنعا وسمحا فأنعم الله على اذ جمع لي حسنيين حسنى التعليم الديني وحسنى رضا ابوي والله يقول في اكرام الوالدين (وان جاهداك على أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا) ولا تقل لهما أف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كريما).

فاستطعت أن أتعلم ما أشاء من علوم القرآن والسنة حتى أتغذى بالدين غذاءً كافيا وأتزود منه لى زاداً ينفعنى فى القبر ويوم القيامة (وللآخرة خيرٌ لك من الأولى) ولا شك فى أن الدنيا كذلك تحصل لمن حصل له رضا الله وعلمه أما الآخرة فشك فى أن تحصل لغير راغب فيها.

عناصر المقالة السابقة :-

الموضوع :- لماذا اتعلم اللغة العربيّة.

العنوان :- لماذا اتعلم اللغة العربيّة.

الافتتاح :- دخول الانجليز فى الهند وتأثيرهم فى الاقتصاد والسياسة ثم إساءتهم الى الدين وتفكير علماء الاسلام فى تعليم الدين وإقامتهم للمدارس.

العناصر :- (١) لما بدأت أعقل الاشياء قضيت لنفسى التعليم الدينى (٢) أبى على أبوى فأفهمتهما (٣) لماذا أبيا على وماذا قلت لهما (٤) أرضيتهما.

الاختتام :- فاستطعت أن أتعلم ما أشاء من علوم الدين وهى ستنفعنى فى الآخرة ولن تحرمنى من الدنيا.

التمرين ٦٥

اكتب ـ الموضوع :- حاجة الطالب الدينى الى توسيع علومه ومعارفه .

العنوان :- العلوم العصرية للطالب الدينى .

الافتتاح :- انما العالم الدينى هو أوسع الناس معرفة وأدق الناس نظرا وأعمق الناس حكمة لانه من قادة أمة عظيمة امة محمد صلى الله عليه وسلم .

العناصر :- (١) يحتاج العالم فى فهم أسرار القرآن والحديث وفى قيادة الأمة الى علوم ومعارف مختلفة (٢) يجب له أن يكون نظره دقيقا فى كل من السياسة والاقتصاد والاجتماع (٣) لكل ذلك يحتاج الى سعة الدراسات والمطالعات (٤) العلماء الذين لم تتسع دراساتهم لم يخرجوا من دوائر محدودة ولم يسرحوا النظر فى الآفاق (٥) أمثلة من العلماء الذين ذخرت معارفهم واتسعت دراساتهم (٦) أعمالهم .

الاختتام :- ولما جمع العالم مع الدين علوما جمة ثم استخدمها فى نفع الدين أتى بأعمال جليلة .

التمرين ٦٦

الموضوع :- بيان فضيلة الاسلام وضرورته للانسان.

العنوان :- دين الفطرة.

الافتتاح :- ليس هذا العالم عبثا من غير نظام من الله مقر رقال الله تعالى (أفحسبتم أنما خلقناكم عبثا) الخ

العناصر :- (١) فوّضت الى الانسان الذى يحمل مشعل الحكمة الالهية ادارة هذا العالم (٢) لم تتحصل ولن تحصل هذه الحكمة الالهية للانسان الا من يد رسوله العظيم محمّد (صلى الله عليه وسلم) (٣) الدستور الذى جاء به محمد صلى الله عليه وسلم هو دستور الحياة وقانون الكون (٤) وكلما سار الانسان فاقدًا هذا الدستور لزمته الزلات والعثرات (٥) الاسلام قانون السلام وحكم غالية فى دقائق شؤون الحياة (٦) الاسلام حاجة الجميع، كتابه القرآن وزعيمه محمد صلى الله عليه وسلم ولا غنى لاحد من الناس عنه (٧) الاسلام دين الفطرة.

الاختتام :- ولذلك يصلح لجميع الدهور وسائر الاعصار.

التمرين ٦٧

الموضوع :- فضيلة المحبة بين الناس وضرورتها وحكمتها۔

العنوان :- المحبة۔

الافتتاح :- المحبة روح الوفاق والوئام تقوم الوحدة بها و يجتمع الشمل۔

العناصر :- (١) قول الله تعالىٰ فيها (٢) أقوال رسول الله صلى الله عليه وسلم (٣) تأثيرها فى الناس (٤) ماذا يحدث اذا فقدت المحبة (٥) البغيضة واثارها المبغوضة (٦) ضرورة العالم للمحبة۔

الاختتام :- ان جميع الحروب والمشاحنات التى تراها فى العالم هى لفقدان المحبة من قلوب الناس۔

التمرين ٦٨

الموضوع :- بيان فضيلة صلة الرحم وما ورد فيها من أمر ونهى فى تركها۔

العنوان :- صلة الرحم۔

الافتتاح :- (يا ايها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس

واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيرًا ونساء واتقوا الله الذى تساءلون به والأرحام ان الله كان عليكم رقيبًا) تشير الآية الى أن الرحم صلة قوية عظيمة.

العناصر:- (١) صلة الرحم صفة سامية (٢) تحريض النبى عليه السلام عليها (٣) ذكرها فى القرآن (٤) هى فى حياة الرسول عليه السلام (٥) فوائدها (٦) قبائح قطع الرحم.

الاختتام:- قد حث الاسلام على كل خلق فاضل ولاشك ان المجتمع الانسانى لايستقيم بدون الأخلاق الفاضلة وطهارة النفس الانسانية وتزيينها وصلة الرحم للجمعية الانسانية كالطين فى بناء القصر.

التمرين ٦٩

اكتب على عنوان:- المسجد وموضوعها (ضرورة المسجد وأهميته لأعمال المسلمين)

الافتتاح:- المسجد بناء مخصص للعبادة كالجميع الأديان أبنية مخصصة لعباداتهم غير ان المسجد يختلف عن المعابد والصوامع.

العناصر:- (١) لأن المسجد مركز جميع الأعمال التى تعقد وتشاور لخير المسلمين (٢) وانه لمركز لدينهم ودنياهم (٣) منه تصدر

الأمور ومنه تدار (٤) وفيه يعبد الله (٥) كما أن جميع الاعمال التي تؤدى حسب أمر الله عبادة كذلك الاعمال التي هي من امر الله تدار في المسجد (٦) للمسجد قيمة عظيمة في الاسلام.

الاختتام :- وكذلك مع الأسف هجر المسلمون المسجد ونسوا حقه.

التمرين (٧٠)

اكتب رسالة :- الى عميد مدرستك تطلب الرخصة واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء :- ١٥- صدر بازار رائي بريلي - تحريرا في .....

المقدمة :- حضرة صاحب العزة والسادة فضيلة العميد لمدرسة .... المؤقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

الافتتاح :- بعد تقديم جميع معالي الاحترام والاعظام أخبر سيادتكم.

الموضوع :- أن أمرها ما قد منعني من أن أتوجه للحضور في المدرسة في الوقت المحدد (أو) ان بعض الشواغل القاسرة حالت بيني وبين حضوري في المدرسة اليوم فلا أتمكن من الحضور يوم.... رجاءً أن تسمحوا لي في هذا الغياب.

الاختتام :- ولكم منا جزيل الشكر والامتنان ولائق التحية.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

العاجز..... الطالب بالصف .....

التمرین (۷۱)

ترجمہ الی اللغۃ العربیۃ:۔

علم بغیر یقین کے زبان کی ورزش ہے، دماغ کا تعیش اور دل کا نفاق، پیغمبروں نے اپنے ماننے والوں کو صحیح علم عطا کیا اور مضبوط یقین، انھوں نے جو کچھ جانا، اس کو مانا، پھر اپنے کو اس پر قربان کر دیا، ان کے دماغ اس علم سے روشن ہوئے، اور ان کے دل اس یقین سے طاقت ور، ان کے یقین کے قصے تاریخ میں پڑھئے، ان کے یقین کے نتائج اپنی گرد و پیش کی دُنیا میں دیکھئے۔

آج اگر یقین ہوتا تو بد اخلاقی کیوں ہوتی؟ ظلم کیوں پھیلتا، رشوت کا بازار کیوں گرم ہوتا، کیا یہ تمام خرابیاں اس لئے ہیں کہ علم نہیں، لوگوں کو معلوم نہیں کہ چوری جُرم ہے؟ رشوت حرام ہے، گرہ کٹی بد اخلاقی ہے؟ یہ کون کہہ سکتا ہے؟ ہم تو دیکھتے ہیں کہ جہاں علم زیادہ ہے وہاں خرابیاں بھی زیادہ ہیں، جو لوگ رشوت کی برائی پر کتاب لکھ سکتے ہیں اور اس کی تاریخ مُرتب کر سکتے ہیں، وہ زیادہ رشوت لیتے ہیں، جو چوری کی خرابی سے اور اس کے انجام سے زیادہ واقف ہیں وہ چوری زیادہ کرتے ہیں، گرہ کٹوں کو دیکھئے ان میں بہت سے ایسے ملیں گے جو گرہ کٹی کے الزام میں کئی کئی بار سزا بھگتے ہوئے ہوتے ہیں، کیا ان سے زیادہ کوئی گرہ کٹی کے انجام اور سزا سے واقف ہوگا، اگر صرف علم کافی ہوتا تو چوری کی سزا

کے بعد چوری چھوٹ جاتی اور ایک بار جرم کرنے کے بعد اور سزا بھگتنے کے بعد کوئی دوبارہ جرم نہ کرتا لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے معلوم ہوا کہ علم تنہا کافی نہیں۔

(پیام انسانیت)

التمرین (۷۲)

اکتب علی عنوان : القرآن کتاب اللہ ، وموضوعہا وابداء جمال القرآن ومکانتہ)

الافتتاح :- القرآن کتاب معجزٌ دون شك۔

العناصر :- القرآن کامل فی جمیع النواحی (۲) فیہ أدب عظیم معجز (۳) وبلاغۃ وتعبیر (٤) وحجۃ وبرہان (٥) وحکم وحقائق (٦) وقد بارز القرآن الأدباء فلم ینہضوا (۷) وان ادباء العرب وان کانوا غیر مسلمین لیعترفون بسمو القرآن وبلاغتہ۔

الاختتام :- انہ کتاب اللہ ، ہو لم یتغیر ولم یتعطل ولم یزل۔

الدرس الثاني والعشرون

على الخاطرة

هكذا يفهمون الاسلام في الغرب — المثال (١٩)

دعيت لالقاء محاضرة عن الاسلام في كنيسة فرجينا فوقف القسيس الشاب فقدّمني للحاضرين بقوله: لن اقدم لكم المحاضر فان ذلك سيتولاه غيري، أما أنا فسأقدم لكم دين المحاضر، ان دين قسيسنا المحاضر اليوم هو الاسلام، ونبي الاسلام هو محمّدٌ وحين جاء محمدٌ كان في الجزيرة العربية ثمانية عشر الهاً يعبد، احدها اسمه (ALLAHY) الله فاختار محمّد هذا (ALLAHY) وجعله الاله الوحيد الذي يعبد!!

وقد استغرب الحاضرون حين قلت لهم انى لست قسيسًا لانه ليس في الاسلام رهبنة ولا قسوسة وضحكوا حين قلت لهم ان المعلومات التي قالها القسيس عن الاسلام أسمعها انا اليوم لاول مرة!! وما لبثوا حين حدثتهم عن الاسلام أن أبدوا دهشتهم وإعجابهم بالذي

سمعوہ، وحرصوا علی مصافحتی بعد المحاضرۃ فی عاطفۃ تأثرت بہا، وطالبنی کثیر منہم بنسخ من ترجمۃ معانی القرآن بالانجلیزیۃ

ہکذا یفہم الاسلام ہناك ..... وہکذا یعرض .... فکیف باللہ یحاسب ہؤلاء علی کفرہم بہ؟ وکیف محاسبہم اذا نظروا الی المسلمین شزرا کما ینظرون؟

ثم ماذا یقول المسلمون للہ یوم القیامۃ حین یسألہم عن أمانۃ تبلیغ الدعوۃ للناس کافۃ ..... بعد أن یسألہم ـــ طبعا ـــ عن أمانۃ الاسلام فی أنفسہم ہم وفی أوضاعہم؟؟!

ألا ما أثقلَ الحملَ وما أرہبَ الحسابَ!!

(سعید رمضان فی المسلمون)

گزشتہ صفحہ پر جو قطعہ آپ نے پڑھا اس کو خاطرہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی واقعہ یا کوئی بات دیکھ کر جب ذہن اس کے مفید یا مضر پہلو پر غور کرے اور اس سے دل و دماغ پر جب کچھ تاثر ہو اس کو قلم بند کر لیا جائے اگر عبارت صاف صحیح اور بے تکلف ہوگی تو اس سے طاقت و تاثیر مفقود نہ ہوگی اور کاتب السطور کا تأثر قارئین تک منتقل ہو سکے گا۔

خاطرہ کے تجزیہ و تحلیل سے آپ کو صرف دو عنصر ملیں گے، پہلا عنصر تو اس بات کا یا اس واقعہ کا ذکر جو کہ خاطرہ کا سبب بنا، دوسرے اس پر اپنا تأثر اور خیال۔

التمرین ۷۳

آپ کی زندگی اور آپ کے مشاہدے میں جو واقعات اور امور پیش آتے رہتے ہیں ان میں سے کسی نئی بات کو لے لیجئے اور یکسو ہو کر اس پر غور کیجئے اور ذہن و قلب کو اس سے اثر لینے دیجئے، پھر صفحہ ڈیڑھ صفحہ میں اس کو پیش کیجئے۔

مثال کے لئے دیا ہوا خاطرہ نظر کے سامنے رکھئے۔

التمرین ۷۴

اکتب علی عنوان : الأدب مع الدین وموضوعہا أهمیة الأدب لخدمة الدین)

الافتتاح :- الأدب کذلك أداة کبیرة لخدمة الدین۔

العناصر :- (۱) الأدب خیر وسیلة للوعظ والاقناع (۲) وانه لناجع فی دحض الباطل ونشر الخیر (۳) وقد سلك القرآن هذا الطریق (٤) وکم نجح الأدباء فی هذا الغرض۔

الاختتام :- فلنقرأ الأدب لخدمة الدین۔

الدّرسُ الثّالثُ والعِشرُونَ

على المذكرات او اليوميات

ايام فى القطر المصرى ـــ المثال (٢٠)

يوم الاثنين ٢٤/٧/٧٠م

اليوم يوم شم النسيم، وهو عيد مصر المعروف، وهو كعيد (بسنت) او يوم الربيع عند الهنادك فى بلادنا و"النوروز" فى ايران، وهو اليوم الذى يخلع الشعب فيه أعذاره ويجن بالملهو والملجون، ورأينا الناس يتوجهون الى النيل زرافات ووحدانا، ويقصدون الحدائق العامة رجالاً ونساءً، ويطرح كثير منهم الحشمة فى هذا اليوم يثور على التقاليد فى الأوضاع، وكثيرا ما تشم رائحة الخمر.

ذهبت الى مطبع الحاج حلمى المنياوى وصححت تجارب كتاب "شاعر الاسلام الدكتور محمد اقبال" وفاجأنا فى محلنا الشيخ احمد الشرباصى بمقدمات مقالاتى التى طلبتها منه أمس، ولما كنت انتظرانه سيتمها فى يوم واحد، فكان السرور عظيما، واذا هذه الخلاصات

بليغة مركزة، فصيحة العبارة تتجاوب مع المقالات ومقاصدها، ولاشك ان الشيخ الشرباصي عجيب في سرعة الخاطر وارتجال الكتابة ورشاقة العبارة.

يوم الجمعة ٢٨/٧/٧٠هـ ٤/٥/٥١م

زارنا فضيلة الشيخ محمد صابري عابدين في محلنا، وقد تكرم بالزيارة مرتين وخرجنا معه الى جامع الظاهر بيبرس الجاشنكير والشيخ يستعرض التاريخ في الطريق، ويذكر تاريخ المباني والجوامع التي يمربها، ومنها زاوية "السلطان صلاح الدين" التي كان يزورها المشائخ والعلماء يتنافسون في تولي الشياخة فيها لعظم الاوقاف التي تشتمل عليها هذه الزاوية، ووصلنا الجامع وصلينا الجمعة فيه، وهذا هو الجامع الذي كان الامام السيوطي يتولى الاشراف على أوقافه، وامتنع مرة عن دفع ربع الاوقاف الى الرجال الذين لايشتغلون بالعلم والذكر حسب شروط الواقف ويقضون أوقاتهم في البطالة..... فثار عليه اولئك وألقوه في ميضأة في وسط الجامع ولم يخرج الا بمشقة، واجتمعنا بعد الصلاة بالشيخ تمام النقشبندي، وهو خليفة الشيخ محمد امين البغدادي أحد كبار المشايخ النقشبندية في مصر، والذين يرجع اليهم الفضل في انتشار هذه الطريقة في هذه الديار وصادفنا هنا لك صديقنا محمد رشاد الذي يتردد كثيرا الى الشيخ.

يوم السبت ٢٩/٧/٧٠هـ ـــــ ٥/٥/٥١م

ذهبنا بعد الظهر الى حلوان، وعندنا فضيلة الشيخ حسنين محمد مخلوف، وصادفنا صديقنا الشيخ أحمد الشرباصي، ومن بيت فضيلة الشيخ توجهنا لزيارة الأستاذ سيد قطب فقد طال العهد بزيارته وكنا قد نسينا عنوانه في البيت فلم نهتد إليه على كثرة السؤال وكثرة الدوران فرجعنا الى القاهرة.

يوم الاحد ٣٠/٧/٧٠هـ ـــــ ٦/٥/٥١م

ووصلنا الى الجيهة وقابلنا الدكتور محمد يوسف موسى، وكانت مقابلته غاية هذه الرحلة الشاقة وثمرتها، وتحدث عن كتابي الماثل للطبع "الى الاسلام من جديد" وقال لعل الواحدة التي تربط هذه المقالات والمحاضرات المكتوبة في ظروف مختلفة ومناسبات مختلفة هي إعادة الثقة الى نفوس المسلمين بدينهم ورسالتهم، قلت: نعم، وعجبت من حسن ملاحظة الدكتور وسلامة تفكيره.

يوم الاربعاء ٣/٨/٧٠هـ ـــــ ٩/٥/٥١م

ذهبنا اليوم "الى" سماحة المفتي السيد أمين الحسيني في شارع محمد على بمصر الجديدة، وتغدينا مع سماحته مع جماعة من الضيوف الكرام وكان الغداء شهيا فاخرا أقرب الى ذوقنا الهندي، وكان حديث سماحة المفتي علينا رقيقا كعادته فكان ذلك يزيد في الانس و اللذة (يوميات سائح)

التمرین ۷۵

یہ اوپر گزرا ہوا قطعہ ڈائری کا ایک نمونہ ہے جس کو عربی میں مذکرات کہتے ہیں اس میں دن بھر کے وہ واقعات و حالات درج کئے جاتے ہیں، جو نئے ہوتے ہیں اور ہر وقت اور ہر روز نہیں پیش آتے۔

مذکرات میں دن بھر میں پیش آنے والی ہر بات لکھی جاسکتی ہے لیکن مذکرات وقیع اسی وقت ہوسکتی ہے جب صرف ان حالات و کوائف و حوادث کا ذکر کیا جائے جن میں افادیت یا جدت ہو۔ آپ بھی ڈیڑھ دو صفحوں میں اپنا روزنامچہ لکھئے۔

التمرین ۷۶

اکتب ۔ الموضوع :- عن الجامع الأزهر بمصر۔

العنوان :- الجامع الأزهر۔

الافتتاح :- الجامع الازهر لجامعة كبيرة عظيمة عالمية تخرج علماء في الدين الاسلامي في عدد ضخم يكفل للعالم ضرورته في الارشاد والتعليم والتبليغ۔

العناصر :- (۱) أنشأته الدولة الفاطمية قبل ألف سنة (۲) فهو اقدم مدرسة جامعة (۳) وكان قصدهم بانشائه نشر الديانة الاسماعيلية وتدعيم أسسها في المسلمين (٤) لكنه تحول

من هذه النزعة الى نزعة أهل السنة (٥) طرق التعليم فيه (٦) مواد التعليم (٧) الازهر القديم والجديد (٨) كبره وعدد الطلبة والاساتذة فيه (٩) هيئته وادارته (١٠) مركزه فى العالم.

التمرين ٧٧

اكتب ـ الموضوع :ـ عن حياة الشاة ولى الله الدهلوى.

العنوان :ـ الشيخ حجة الاسلام ولى الله الدهلوى.

الافتتاح :ـ إمام فى بيان أسرار الشريعة حجة الله فى الهند ومجدد عظيم لدينه فى هذا البلاد.

العناصر :ـ (١) لقد قلب الاوضاع الفاسدة وأقام بناء العلم الدينى والمعرفة الاسلامية (٢) ولادته ونشأته (٣) حالة الهند عند نهوضه (٤) منشوده وأهدافه (٥) المقاومة التى تلقاها (٦) علماء الدين فى الهند فى زمانه (٧) طرق دعوته وعمله (٨) انتاجه (٩) هو بعد حياته.

التمرين ٧٨

اكتب ـ الموضوع :ـ منزلة الرسول عليه الصلاة والسلام.

العنوان :- رسول الهدی والسلام۔

الافتتاح :- بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والعالم علی احرّ من شدۃ الانتظار لمثل شخصیتہ العالمیۃ العظیمۃ التی لامثیل لھا فی الناس۔

العناصر :- (۱) احوال البلاد زمن بعثتہ (۲) الھدایۃ والنصرانیۃ الصحیحۃ فی ذلک الزمان (۳) الیھود والأمم الأخری (٤) فساد المجتمعات وانحطاطھا (۵) ظلم وجور واستبداد وظلام (٦) انبثاق نور الاسلام (۷) سیرۃ الرسول علیہ السلام (۸) دعوتہ وعملہ (۹) التغیر والانقلاب (۱۰) الراحۃ والطمأنینۃ (۱۱) الاسلام والحیاۃ (۱۲) فالرسول سراج منیر للدنیا وأھلھا۔

التمرین ۷۹

ڈیڑھ صفحہ میں خاطرہ لکھئے لیکن تعلیق وتبصرہ کے لئے کسی مؤثر بات کا انتخاب کیجئے اور پھر اس پر قلب و ذہن کی دل جمعی کے ساتھ اچھی اور فصیح عبارت میں خاطرہ تیار کیجئے۔

التمرین ۸۰

ترجم الی اللغۃ العربیۃ :-

ترکستان و خراسان و کابل کے طالب علم پہلے بھی ہندوستان کے عربی مدرسوں میں پڑھنے آتے تھے مگر چوں کہ ان مدرسوں میں ہندستانی زبان کی ادبی تعلیم کا شوق نہ تھا، اس لئے وہاں کے طالب علم بول چال کی زبان تو سیکھ لیتے تھے، لیکن اس زبان میں لکھنے پڑھنے سے عاری رہتے تھے، لیکن دار العلوم ندوہ اور جامعہ ملیہ نے چونکہ تعلیمی مضامین میں اس کی اہمیت بھی رکھی ہے، اس لئے اس کے نتیجے سامنے ہیں، ندوہ میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب کاشغری نے اُردو ضرب الامثال پر بہت سے مضامین لکھے ہیں اور مثل مادری زبان کے اس کو بولتے ہیں، جامعہ میں چین کے بدرالدین نے اُردو زبان ایسی سیکھی کہ چین کے مسلمانوں پر خود اپنے قلم سے کتاب لکھی ہے اور جو دار المصنفین میں چھپی ہے، ابھی میرے پاس ختن کے ایک ندوی طالب علم کا خط آیا تھا جس کو پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ ندوہ کے ایک جاوی طالب علم عدنان نے اتنی اردو سیکھ لی ہے کہ میرے رسالہ "رسول وحدت" کا جاوی میں ترجمہ کیا اور اب "خطبات مدراس" کا ترجمہ کر رہا ہے، محمد حسن مالدیپی، مالدیپ کے رہنے والے ہیں، ندوہ سے پچھلے سال فراغت پائی، اردو خوب سیکھ لی، ابھی چند دن ہوئے مالدیپ سے ان کا اردو خط آیا سوماترہ کا ایک نوجوان محمد صابر ندوہ میں ہے جو ایسی اردو جانتا ہے کہ اردو کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ اپنی زبان میں کر لیتا ہے۔

(نقوش سلیمانی ص ۱۱۹)

التمرین ۸۱

اُکتب علی عنوان : "إماطة الأذی عن الطریق"

(١) انها واجب انسانى و فريضة خُلُقية ۔
(٢) فائدتها وضرورتها۔
(٣) فضيلتها كما جاء فى الحديث الشريف ۔

اكتب على عنوان ۔ "الحياء"

(١) انه خلّة كريمة (٢) محاسنه
(٣) ماجاء عنه فى الحديث الشريف ۔
(٤) انه ضرورة لكل كريم۔

اكتب على عنوان ۔ محمد بن القاسم الثقفى"

(١) ومن هو محمّد بن القاسم ۔
(٢) أين ولد وتربّى۔
(٣) كيف قضى حياته۔
(٤) متى توفى۔
(٥) فضله ۔

اكتب على عنوان :" وقعة بدر"

(١) انها غزوة ذات أهمية تاريخية .

(٢) متى وقعت ؟ (٣) وسبب وقوعها ؟

(٤) كيف انتهت (٥) أثرها

اكتب على عنوان :" حفلة تاريخية شهدتها"

(١) .. .. (٢) .. ..

(٣) .. .. (٤) .. ..

أكتب على عنوان :"كيف يمكن إصلاح فساد المسلمين"

(١) هل المسلمون فى فسادهم (٢) ماهو فسادهم

(٣) طرق الاصلاح المختلفة

(٤) أنجع دواء لدائهم .

اكتب على عنوان "الحكم الاسلامي" فى عهد سيدنا أبي بكر رضى الله عنه.

(١) عهد سيدنا أبي بكرؓ. (٢) خلافته.

(٣) طريقة حكمه. (٤) فضائلها وإسلاميتها.

اكتب على عنوان "الاخوة الاسلامية"

(١) انها الحاجة المسلمين الشديدة (٢) رُقِيُّهم فى الزمن الغابر بسببها

(٣) وانحطاطهم فى الزمن الحاضر لفقد انها (٤) فوائدها.

اكتب "خاطرة"

اكتب "أيّاً مّا شئت فى ثلاث صفحات"

البَابُ الخَامِسُ

الذیل

تعریف الخطأ والصّواب

عربی انشاء کے صحیح لکھنے میں ہمارے ہندوستانی عربی دان طبقہ کو اچھی خاصی دشواری ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ہمارے عربی مدارس نے اپنے نصاب میں ادب و انشاء کو معقول جگہ نہیں دی۔ ان میں عرصۂ دراز تک ادب کے نام سے وہ کتابیں پڑھائی گئیں جو فنی حیثیت سے ادب کی خدمت کم لغت کی خدمت زیادہ کرتی تھیں جس کے نتیجہ میں لغت و مفردات کے بڑے بڑے فاضل تو پیدا ہوئے لیکن انشاء و کتابت کے مشاق بہت شاذ و نادر پیدا ہو سکے۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ فارسی کے راستے سے اور کچھ براہ راست اردو میں پہونچے، ان میں سے اکثر الفاظ کی صرف زبان ہی نہیں بدلی بلکہ ان کے معنی اور محل استعمال بھی بدل گئے اور وہ اپنے متغیرہ معنوں میں اُردو داں طبقے کے نوک زبان بھی بن گئے، اب وہ جب ان معنوں کو عربی میں قلم بند کرنا چاہتے ہیں تو بلا ارادہ

اُردو الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں اور لکھنے والوں کو معنوں کا تغیر محسوس نہیں ہوتا، اس فرق کو دقیق نظر سے ہی دیکھا جاسکتا ہے، اس بات کو دیکھ کر عرب، ہندوستانی عربی کو استخفاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے عربی مدارس میں صرف ونحو وبلاغت تو خوب پڑھائی جاتی ہے لیکن ان کی تطبیق اور تمرین نہیں کرائی جاتی جس کی وجہ سے وہاں کا فاضل وعالم بحث ومذاکرہ کے موقع پر مسائل پر عبور کا پورا ثبوت دیتا ہے لیکن ان پر خود عمل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

ان علتوں میں سے پہلی علت کا علاج یہ ہے کہ یا تو مدارس عربیہ کے نصاب میں ادب و انشاء کو اس کی جگہ دی جائے ورنہ کم از کم طلباء خود ذاتی طور پر ادب کا مطالعہ اور انشاء کی مشق کریں، مطالعہ کے لئے حسب ذیل ادباء کی کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔

مصطفیٰ لطفی المنفلوطیؒ (مصر) مصطفیٰ صادق الرافعیؒ (مصر) کرد علیؒ (شام) الامیر شکیب ارسلانؒ (لبنان) احمد حسن الزیات (مصر) مصطفیٰ السباعی (شام) مسعود الندوی (پاکستان) ابوالحسن علی الندوی (ہندوستان) علی الطنطاوی (سوریا) محمد الغزالی (مصر)

اس کے علاوہ چند کتب ادب کی لکھی جاتی ہیں:۔

علی ہامش السیرۃ الوعد الحق۔ الأیام۔ المعذبون فی الأرض مرآۃ الاسلام (لطہٰ حسین) عبقریۃ الصدیق۔ عبقریۃ عمر۔ عبقریۃ محمد۔ الصدیقہ بنت الصدیق (لعباس العقاد) تذکرۃ الدعاۃ (لبہی الحولی)

الاسلام علی مفترق الطرق (لمحمد اسد) الاسلام حائر بین أهله (لعبد اللہ السمان) الانسان بین المادیۃ والاسلام (لمحمد قطب) حیاتی وفجر الاسلام ویوم الاسلام ونعماء الاصلاح (لأحمد أمین)

اس کے علاوہ عربی رسائل واخبارات کا مطالعہ بھی ضروری ہے، بعض پرچوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

ماہانہ :- المسلمون، مجلۃ الحج (مکۃ المکرمۃ) مجلۃ الأزہر (مصر) التمدن الاسلامی (دمشق) لواء الاسلام (مصر) البعث الاسلامی (لکھنؤ)

اخبار :- الرائد (ندوۃ العلماء لکھنؤ) البلاد (جدّۃ) الندوۃ (مکۃ المکرمۃ)

روزنامے :- البلاد السعودیہ (مکۃ المکرمۃ) الھدف (بیروت) الاھرام (مصر) وغیرہ۔

دوسری غلت کا مداوا یہ ہے کہ عربی لکھنے بولنے کی مشق کی جائے اور ہر اس لفظ کے استعمال میں احتیاط برتی جائے جو اُردو میں بھی مستعمل ہو اور اس کو وقت تک استعمال نہ کیا جائے، جب تک کسی معجم سے توثیق نہ کرلی جائے، مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں ان میں ہندوستانی عربی داں غلطی کرتے ہیں۔

نمبر شمار	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
۱	صداقۃ	سچائی	دوستی
۲	ملازم	نوکر	ساتھ ساتھ رہنے والا
۳	میدان	ہر میدان	صرف مقابلہ اور گھوڑ دوڑ کا میدان
۴	غریب	بے زر	پردیسی
۵	فقیر	بھیک مانگنے والا	بے زر
۶	خط	مراسلت	لکیر یا رسم خط
۷	رسالۃ	مضامین و مقالات کی ماہانہ کتاب	خط یا پیغام یا کتابچہ
۸	تقریر	تقریر۔ خطبہ	عائد کرنا یا مقرر کرنا، رپورٹ
۹	بحر	.. ..	سمندر
۱۰	نھر	.. ..	دریا
۱۱	ملك	سلطنت	ملکیت کی چیز
۱۲	قتل	ہتھیار سے مارنا	کسی طرح سے زندگی ختم کر دینا
۱۳	مکتب	پرائمری مدرسہ	دفتر
۱۴	محکمۃ	شعبۂ حکومت	کچہری
۱۵	الزام	مجرم قرار دینا	عائد کرنا، یا پابند کرنا
۱۶	لسان	زبان، الفاظ کی بھی اور منہ کی بھی	زبان منہ کی زیادہ تر
۱۷	حدیث	صرف حدیث نبوی	ہر گفتگو۔ بات
۱۸	اعلان	منادی، اشتہار	اظہار، اشتہار

نمبر شمار	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
۱۹	احسان		کوئی بھی کام خوبی سے کرنا اور حسن معاملہ
۲۰	مضمون	مقالہ	مواد، ضمانت شدہ
۲۱	طبیعۃ	طبیعت	فطرت
۲۲	مزاج	مزاج	اخلاط اربعہ کا عمل
۲۳	مقدمۃ	کچہری میں لے جایا جانے والا معاملہ	ہر آگے دی ہوئی یا پیش کی ہوئی چیز
۲۴	وکیل	کچہری میں بحث کرنے والا	ایجنٹ، ذمہ داری لینے والا
۲۵	حکم	آمرانہ قول	فیصلہ یا حکومت کرنا۔
۲۶	مشکل	دشوار	پیچیدہ اور مبہم
۲۷	عورۃ	صنف نازک	آڑ، چھپانے کی چیز
۲۸	اخبار	رسالہ کی بڑی قسم	خبریں
۲۹	استقلال	مستقل مزاجی	آزادی
۳۰	شعر	شعر و شعر	جنس شعر
۳۱	مصراع	شعر کے دو جزوں میں سے ایک جز	دروازے کا پٹ
۳۲	ادب	مشکل یا دلچسپ عبارت و تحریر	فائدہ مند حقائق کی بلیغ عبارتیں عکاسی
۳۳	اسباب	سامان	سبب کی جمع
۳۴	اصول	مسئلہ کا بنیادی نقطہ نظر	اصل کی جمع اصل معنی درخت کا تنہ
۳۵	نشر	ریڈیو پر کچھ نشر کرنا	چھاپ کر پھیلانا
۳۶	اشاعۃ	چھاپ کر پھیلانا	افواہ اڑانا

نمبر شمار	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
۳۷	قیام	سکونت	اٹھ جانا یا رک جانا
۳۸	مشغول	منہمک	کام سے وابستہ
۳۹	شرافۃ	انسانیت	عزت، بزرگی
۴۰	عزۃ	احترام	بلند مقامی
۴۱	خراب	بگڑا ہوا، نادرست	اُجاڑ
۴۲	تعمیر	عمارت سازی	آبادکاری بھی
۴۳	فکر	پریشانی	ذہن
۴۴	حافظۃ	یاد رکھنے کی طاقت	پیسے رکھنے کا بٹوہ
۴۵	حُسن	خوب صورتی	اچھائی، عمدگی
۴۶	لغۃ	الفاظ کے معنی دیکھنے کی کتاب	زبان
۴۷	درجۃ	تعلیم کی کوئی ایک سالانہ منزل	ایک درجہ۔ زینہ
۴۸	مھتمم	مدرسہ کا منتظم و افسر	
۴۹	ناظم	〃 〃 یا افسر اعلیٰ	شعر کہنے والا یا موتی پرونے والا
۵۰	عمارۃ	در و دیوار کا کوئی مجسمہ	
۵۱	معاملۃ	بات، واقعہ	آپس کا عملی تعلق
۵۲	معیار	کام کا درجہ و مقدار	پیمانہ
۵۳	وجہ	سبب	چہرہ، سمت
۵۴	مطلب	مراد	مقصود و مطلوب

نمبر شمار	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
۵۵	جلسۃ	اجتماع	ایک نشست
۵۶	جلوس	اجتماعی طور پر کہیں سے گزرنا	بیٹھنا
۵۷	شراب	حرام مشروب	کوئی بھی مشروب
۵۸	مُجتمع	بھیڑ	اکیڈمی، انجمن
۵۹	مذھب	دین و مذہب	مسلک، طریقہ
۶۰	مفھوم	معنیٰ و مطلب	سمجھا ہوا، جو سمجھا جا سکے
۶۱	مولانا	بزرگ و عالم	ہمارے آقا
۶۲	شکایۃ	چغلی	اظہارِ تکلیف یا احساسِ تکلیف
۶۳	إجازۃ	کسی کام کے لئے اظہار مرضی	رخصت، جواز
۶۴	سند	فراغت کا تصدیقی کاغذ	پشتہ، ٹیک
۶۵	خزانۃ	مال و دولت کا دفینہ	ذخیرہ اور الماری
۶۶	مخالفۃ	کسی کے خلاف کام کرنا	ایک کام چھوڑ کر دوسرا کام کرنا
۶۷	أمن	امن و امان	سلامتی و حفاظت
۶۸	ضِد	شدتِ اصرار	خلاف
۶۹	إسراف	فضول خرچی	کسی کام میں غلو اور زیادتی
۷۰	متین	سنجیدہ	مضبوط

مذکورہ بالا الفاظ کی صحیح عربی حسب ذیل ہے :-

(۱) الصدق (۲) الخادم (چھوٹے کاموں کے لئے) المؤظف (اداروں یا محکموں کے لئے) (۳) الساحة (۴) الفقیر (۵) السائل، الصُعلوك (۶) الکتاب، الرسالة (۷) المجلة (۸) المحاضرة الخطبة (۹) القناة (۱۰) الجدول (۱۱) القطر، المملکة (۱۲) الاغتیال (۱۳) المدرسة الابتدائیة۔ الکُتّاب (۱۴) المصلحة، الدائرة (۱۵) تهمة (۱۶) الحدیث (۱۷) الاعلام (۱۸) الجمیل الانعام، الافضال (۱۹) المقالة (۲۰) النفس، الحال (۲۱) الصحة (۲۲) القضیة (۲۳) المحامی (۲۴) الأمر (۲۵) صعب (۲۶) المرأة۔ الحریم (۲۸) الجریدة (۲۸) الأناة (۲۹) بیت، بیتان، أبیات (۳۰) شطر (۳۱) الحوائج، الامتعة (۳۲) مبدأ، مبادئ (۳۳) إذاعة (۳۴) نشر (۳۵) الاقامة (۳۶) منهمك (۳۷) الکرامة، الشرف (۳۸) الاحترام (۳۹) الفاسد (۴۰) البناء (۴۱) الهمّ (۴۲) الذاکرة (۴۳) الحمال (۴۴) المعجم (۴۵) الصف (۴۶) العمید (۴۷) المدیر (۴۸) المبنی (۴۹) الامر (۵۰) المستوی (۵۱) السبب (۵۲) المعنی، المراد (۵۳) الحفلة (۵۴) الموکب (۵۵) الخمر (۵۶) الجمع (۵۷) الدین، الدیانة (۵۸) المعنی، المغزی، (۵۹) الشیخ (۶۰) الوشایة (۶۱) الاذن (۶۲) الشهادة (۶۳) الکنز (۶۴) المعارضة (۶۵) السلام (۶۶) اللجاجة (۶۷) التبذیر (۶۸) الوقود۔

ان الفاظ کے علاوہ اور بھی بہت سے الفاظ ہیں جن کا ذکر کرنا امر طائل ہے اس لئے کثرتِ مطالعہ اور احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، مذکورہ بالا الفاظ مثال کے طور پر انشاء اللہ کافی ثابت ہوں گے۔

تیسری علت کا علاج یہ ہے کہ صرف ونحو جس قدر پڑھی یا پڑھائی جائے کوشش کی جائے کہ وہ عملی ہو اس سلسلہ میں جو تقصیرات عموماً ہوا کرتی ہیں وہ صلات کے استعمال میں افعال کے لزوم وتعدی میں اور افعال کے صحیح استعمال میں لزوم وتعدی اور صلات کے استعمال کے سلسلہ کی بعض غلطیاں ملاحظہ کیجئے :۔

جملہ	غلط	صحیح
میں نے زید سے کہا	قلت من زید	قلت لزید
میں نے استاد سے پڑھا	قرأت من الاستاذ	قرأت علی الاستاذ
میں نے چاقو سے پھل کاٹا	قطعت الفاکھۃ من السکین	قطعت الفاکھۃ بالسکین
میں زید کے پاس گیا	ذھبت عند زید	ذھبت الی زید
میں مسجد پہونچا	بلغت المسجد	وصلت الی المسجد
زید کو خبر پہونچی	بلغ الخبر الزید	بلغ الخبر زیداً
خالد نے مجھ پر بھروسہ کیا	اعتمد خالد علیّ	وثق خالد بی
میں نے سالم سے بات کی	تکلمت من سالم	تکلمت مع سالم (یا) کلمت سالماً
〃 〃 〃	تحدثت من سالم	تحدثت الی سالم (یا) حدثت سالماً
سالم نے خالد کو اجازت دی	اذن خالد سالماً	اذن خالد لسالم
زید نے ہندہ سے شادی کی	نکح زید من ھندۃ	تزوج زید من ھندۃ
میں نے احمد کو ایک خط لکھا	کتبت احمد کتابا	کتبت الی احمد کتابا
اس کے سامنے پیش کیا	عرّض أمامہ	عرض

جملہ	غلط	صحیح
ناصر بے ہوش ہوگیا	اغمی ناصر، غشی ناصر	اغمی علی ناصر، غشی علی ناصر
اسنے مجھ سے کتاب کے بارے میں پوچھا	سأل منی الکتاب	سألنی عن الکتاب
اس نے مجھ سے کتاب مانگی	سأل عنّی الکتاب	سألنی الکتاب
ساجد نے اپنے باپ کو سلام کیا	سلم ساجد اباہ	سلم ساجد علی ابیہ، حیّا ساجد اباہ
تم نے مجھ کو مشورہ دیا	شاورتنی	اشرت علیّ
حاکم نے راشد پر ظلم کیا	ظلم حاکم علی الراشد	ظلم الحاکم راشداً
تم نے اپنے دوست کے ساتھ زیادتی کی	جنیت مع صدیقك	جنیت علی صدیقك
اب آپ چند مثالیں اسماء افعال اور حروف کے استعمال میں غلطی کی دیکھئے۔		
میرے باپ نے بازار جانے سے منع کیا ہے۔	منع ابی ذھاب السوق	نھی ابی من الذھاب الی السوق
میں نے تمہارا باغ دیکھا	نظرت حدیقتك	شاھدت حدیقك زرت حدیقك
میں نے خالد کو بازار میں دیکھا	نظرت الخالد فی السوق	رأیت خالداً فی السوق
میں نے تمہاری طرف دیکھا	نظرتك، رأیتك	نظرت الیك
آج جلسہ میں میں شریک رہا	شارکت الحفلۃ الیوم	شھدت الحفلۃ الیوم
میں نے تم کو پانی پلایا	اشربتك الماء	سقیتك الماء

جملہ	غلط	صحیح
ریل چلی	مشی القطار	سار القطار
روپیہ نہیں چلا	لم تمش الربیّۃ	لم تجر الربیّۃ
ہوائی جہاز نہیں چلا	لم تمش الطیارۃ	لم تطر الطائرۃ
طبیب مریض کو دیکھنے آیا	جاء الطبیبُ لرؤیۃ المریض	جاء الطبیب لعیادۃ المریض او، عاد الطبیب المریض
اس نے نسخہ لکھا (تجویز کیا)	کتب النسخۃ (جوّز)	وصف الوصفۃ (وصف)
اس نے نبض دیکھی	رأی النبض	جس النبض
دریا میں کشتی چلتی ہے	تمشی السفینۃ فی البحر	تجری السفینۃ فی النہر
خالد نے کتاب کھو دی	اضل خالد الکتاب	فقد خالد الکتاب
خالد محنت سے پڑھتا ہے	یقرأ خالد مجتہدا	یتعلم خالد مجتہدا
شریف نے دشمن کو ختم کر دیا	اتم شریف عدوا	قضی شریف علی العدو
عمیر کی طبیعت خراب ہو گئی	خربت طبیعۃ عمیر	انحرفت صحۃ عمیر
میں نے تمہاری عیادت کی	فعلت عیادتک	عُدتُّک
تم نے آج نوکر سے کام لیا	اخذت من خادمک العمل الیوم	استخدمتَ خادمک الیوم

چند جملے

(۱) اتصلت بك (۲) بلغنی انك مسافر غدا (۳) أرى لزيد ان يتمرفی عمله (۴) ألا تتفضل علی بالمجیئ (۵) شرفتنی بقدومك (۶) لك ان تذهب (۷) علیك ان تجلس (۸) من الخیر أن نبقی فی البیت (۹) ما انس لا اتس قوله (۱۰) کن خیر آخذ (۱۱) وممّا یزیدنی صبرا وقوة (۱۲) الیك عنی (۱۳) اجعل کلامك کله صدقا (۱۴) اتخذ من البیوت مخازن (۱۵) خلق الله الارض (۱۶) صنع العامل آلة (۱۷) طبت حیًا، طبت میتًا (۱۸) من الناس من یعبد الله علی حرف (۱۹) ایاك ان تقرب السم (۲۰) قد یأتی وقد لا یأتی (۲۱) الذی ادید ان اقوله لك (۲۲) لو أنه فعل.

مذکورہ جملوں میں خط کشیدہ اصل قابل توجہ ہیں، جملوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) میں تم سے ملا (۲) مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کل سفر کر رہے ہو (۳) زید کے لئے میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے کام میں لگا رہے (۴) کیا آپ تشریف نہ لائیں گے (۵) آپ نے آکر میری عزت افزائی فرمائی (۶) تم جا سکتے ہو (۷) تم بیٹھو یا، تم کو بیٹھنا چاہیے (۸) یہی بہتر ہے کہ ہم گھروں میں رہیں (۹) میں کچھ بھی بھول جاؤں اس کا کہنا نہ بھولوں گا (۱۰) آپ اچھا لینا لیجئے (۱۱) اور جو چیز میری برداشت اور طاقت کو بڑھاتی تھی (۱۲) مجھ سے دور ہو، مجھ سے الگ ہو (۱۳) اپنی پوری گفتگو سچی رکھو (۱۴) گھروں میں گودام بناؤ (۱۵) مزدور نے

اوزار بنایا (۱۶) آپ کی اچھی زندگی ہوئی اور اچھی موت (۱۷) بعض لوگ خدا کی عبادت کنارے کنارے سے کرتے ہیں (۱۸) دیکھو زہر کے پاس نہ جانا (۱۹) ہو سکتا ہے آئے، ہو سکتا ہے نہ آئے (۲۰) جو بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں (۲۱) اگر اس نے کر لیا ہوتا۔

کسی بھی زبان میں لکھنے بولنے کے لئے اس کے ادب کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے جس کے ذریعے آدمی کو اسی زبان و ادب کا مخصوص طریقہ اور طرز گفتگو انداز اور ڈھنگ معلوم ہوتا ہے جس کی اتباع اور تقلید کر کے آدمی زبان میں اپنے مقصد کی صحیح وضاحت اور اپنی بات کی صحیح ادائیگی کر سکتا ہے، اسی لئے محض الفاظ و لغات کا ذخیرہ اکٹھا کر لینے سے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی، بلکہ اہل زبان کی ہر طرح کی تقریر و تحریر گفتگو و نگارش کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

قرآن و حدیث سے استفادہ کرتے ہوئے عربی کے قدیم ادب میں سے حسب ذیل کتب قابلِ مطالعہ و تقلید ہیں۔ مقدمہ ابن خلدون، روایات الاغانی کلیلہ و دمنہ اور ادب جدید میں ان اہل قلم کی تحریروں اور کتابوں کا مطالعہ بہتر ہوگا جن کا ذکر اسی باب کے شروع میں کیا جا چکا ہے۔

نماذج الانشاء

مقالات كتاب مصر والشام والهند

(والباكستان)

الشيخ مصطفىٰ لطفى المنفلوطىؒ - الدكتور احمد امينؒ والاستاذ سيّد قطب. والاستاذ أحمد حسن الزيات والشيخ علي الطنطاوى والاستاذ ابى الحسن على الحسنى. والاستاذ مسعود الندوىؒ. والاستاذ محمد ناظم الندوى.

اب یہاں سے مختلف ادبار کے مضامین دیئے جاتے ہیں ان میں آپ اسلوبوں کا فرق پائیں گے، اس کی وجہ ہر ادیب کا اپنا ادبی مسلک اور طریقہ ہے، آسانی کے لئے یوں سمجھ لیجئے کہ لکھنے کے تین طریقے ہیں، ایک علمی، دوسرا ادبی، تیسرا بسیط اور سادہ مجلسی۔

علمی طریقے پر لکھنے والے کو اپنی بات سمجھانا ہوتی ہے اس کے لئے وہ معنوی تقاضوں کا خیال رکھتا ہے اور جس عبارت یا جن الفاظ سے اس کی بات ثابت اور واضح ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اس میں قاری کی لطف و لذت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس کا فائدہ مقصود ہوتا ہے۔

دوسرے طریقے میں کاتب پڑھنے والے کے ذہن و ذوق کی دل چسپی کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ ان کا لحاظ پہلے کرتا ہے، اگرچہ اس کی تحریر بھی افادی پہلو سے خالی نہیں بلکہ اس کی حامل ہوتی ہے۔

تیسرا طریقہ بے تکلف اور سادہ زبان کا طریقہ ہے، اس کی زبان وہ زبان ہوتی ہے جو صحیح اور فصیح ہونے کے ساتھ روزمرہ اور آپس میں بولی جا سکنے والی زبان ہو۔ یہ زبان واقعیت اور بے تکلفی کی حامل ہوتی ہے لیکن علمی مسائل کی تنقیح سے یہ زبان پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

تینوں طریقے اپنا اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور بعض ادبار ان طریقوں کو آپس میں ملا کر مستقل نئے طریقے بنا لیتے ہیں، بہر حال پڑھئے اور استفادہ کیجئے۔

حَيَاةُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هي الأسوة

لمصطفى لطفي المنفلوطي

إن في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وسجاياه التي لا تشتمل على مثلها نفس بشرية ما يغنيه عن كل خارقة تأتيه من الأرض أو السماء، أو الماء، أو الهواء.

إن ما كان يبهر العرب من معجزات علمه وحلمه، وصبره واحتماله وتواضعه وإيثاره، وصدقه وإخلاصه، أكثر مما كان يبهرهم من معجزات تسبيح الحصى وانشقاق القمر ومشي الشجر، ولين الحجر، ذلك لأنه ما كان يريبهم في الأولى ما كان يريبهم في الأخرى من الشبه بينها وبين عرافة العرافين وكهانة الكهنة وسحر السحرة، فلولا صفاته النفسية وغرائزه وكمالاته ما نهضت له الخوارق بكل ما يريد ولا تركت له المعجزات في نفوس العرب ذلك الأثر الذي تركته، ذلك هو معنى قوله تعالى "ولو كنت فظًّا غليظ القلب لانفضوا من حولك".

كان صلى الله عليه وسلم شجاع القلب، فلم يهب ان يدعو الى التوحيد قوما مشركين يعلم أنهم غلاظ جفاة شرسون متنمرون، يغضبون لدينهم غضبهم لأعراضهم، ويحبون آلهتهم حبهم لأبنائهم.

كان على ثقة من نجاح دعوته فكان يقول لقريش أشد ما كانوا هزءاً به وسخرية "يا معشر قريش والله لا يأتي عليكم غير قليل حتى تعرفوا ما تنكرون، وتحبوا ما أنتم له كارهون".

كان حليما سمح الاخلاق فلم يزعجه أن كان قومه يؤذونه ويزدرونه ويشتمونه[1] منه ويضعون التراب على رأسه ويلقون على ظهره أمعاء الشاة وسلى الجزور وهو في صلاته بل كان يقول "اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون".

كان واسع الأمل كبير الهمة صلب النفس، لبث في قومه ثلاث عشرة سنة يدعو إلى الله فلا يلبي دعوته الا الرجل بعد الرجل فلم يبلغ الملل من نفسه ولم يخلص اليأس الى قلبه، فكان يقول: والله لو وضعوا الشمس في يميني والقمر في شمالي على أن أترك هذا الامر حتى يظهره الله أو أهلك فيه ما تركته.

وما زال هذا شأنه حتى علم أن مكة لن تكون منبعث الدعوة ولا مطلع تلك الشمس المشرقة فهاجر الى المدينة فانتقل الاسلام بانتقاله من السكون الى الحركة ومن طور الخفاء الى طور الظهور.

---

[1] يحقرونه

لذلك كانت الهجرة مبدأ تاريخ الاسلام لأنها أكبر مظهر من مظاهره وكانت عيداً يحتفل به المسلمون فى كل عام لأنها أجمل ذكرى للثبات على الحق والجهاد فى سبيل الله.

لقد لقى صلى الله عليه وسلم فى هجرته عناء كبيراً ومشقة عظمى فان قومه كانوا يكرهون مهاجرته لا ضناً به بل مخافة أن يجد فى دار هجرته من الأعوان والأنصار ما لم يجد بينهم، كأنما كانوا يشعرون بأنه طالب حق وأن طالب الحق لابد ان يجد بين المحقين أعواناً وأنصاراً، فوضعوا عليه العيون والجواسيس فخرج من بينهم ليلة الهجرة متنكرا بعد ما ترك فى فراشه ابن عمه على بن أبى طالب رضى الله عنه عبثاً بهم وتضليلاً لهم عن اللحاق ومشى هو وصاحبه أبو بكر رضى الله عنه يتسلقان الصخور ويتسربان فى الأغوار والكهوف ويلوذان بأكناف الشعاب والهضاب حتى انقطع عنهما الطلب وتم لهما ما أراد بفضل الصبر والثبات على الحق.

إن حياة النبى صلى الله عليه وسلم أعظم مثال يجب أن يحتذيه المسلمون للوصول إلى التخلق بأشرف الأخلاق والتحلى بأكرم الخصال وأحسن مدرسة يجب أن يتعلموا فيها كيف يكون الصدق فى القول والاخلاص فى العمل والثبات على الرأى وسيلة الى النجاح، وكيف يكون الجهاد فى سبيل الحق سبباً فى علوه على الباطل.

لا حاجة لنا إلى تاريخ حياة فلاسفة اليونان، وحكماء الرومان، وعلماء الافرنج، فلدينا في تاريخنا حياة شريفة مملوءة بالجد والعمل، والصبر والثبات، والحب والرحمة والحكمة والسياسة، والشرف الحقيقي، والانسانية الكاملة، وهي حياة نبينا صلى الله عليه وسلم وحسبنا بها وكفى.

(النظرات - ج ١)

للكاتب نفسه

الدين الصناعي

للدكتور احمد امين

هل تعرف الفرق بين الحرير الطبيعي والحرير الصناعي؟ وهل تعرف الفرق بين الأسد وصورة الأسد؟ وهل تعرف الفرق بين الدنيا في الخارج والدنيا على الخريطة؟

وهل تعرف الفرق بين عملك في اليقظة وعملك في المنام؟ و هل تعرف الفرق بين النار امامك وهي تلتهب وتأتي على كل مايقدم لها من وقود وبين نطقك بكلمة النار وهي تجري على لسانك فلا تمسه بسوء؟

وهل تعرف الفرق بين انسان يسعى في الحياة وبين انسان من حبس وضع في متجر لتعرض عليه الملابس؟

وهل تعرف الفرق بين النائحة الثكلى والنائحة المستأجرة وبين التكحل في العينين والكحل؟ وهل تعرف الفرق بين السيف

يمسكه الجندى المحارب وبين السيف الخشبى يمسكه الخطيب يوم الجمعة ؟ وهل تعرف الفرق بين الناس فى الحياة والناس على الشاشة البيضاء؟ وهل تعرف الفرق بين الصوت والصدى ؟

إن عرفت ذلك فهو بعينه الفرق بين الدين الحق والدين الصناعى، يكد الباحثون أذهانهم ويجهد المؤرخون أنفسهم فى تقليب صحفهم ووثائقهم عن تعرف السبب فى أن المسلمين أوّل أمرهم أتوا بالعجائب فغزوا وفتحوا وسادوا والمسلمين فى آخر أمرهم أتوا بالعجائب ايضًا فضعفوا وذلّوا واستكانوا والقرآن هو القرآن وتعاليم الاسلام هى تعاليم الاسلام ولا اله الا الله هى لا اله الا الله وكل شئ هو كل شئ ويذهبون فى تعليل ذلك مذاهب شتّى ويسلكون مسالك متعددة ولا أرى لذلك الا سببا واحدًا هو الفرق بين الدين الحق والدين الصناعى

الدين الصناعى دين حركات وسكنات وألفاظ ولا شئ وراء ذلك والدين الحق دين روح وقلب وحرارة.

الصلاة فى الدين الصناعى ألعاب رياضية والحج حركة آلية ورحلة بدنية والمظاهر الدينية أعمال مسرحية أو أشكال بهلوانية.

و"لا إله إلا الله" فى الدين الصناعى قول جميل لا مدلول له اما فى الدين الحق فهى كل شئ وهى ثورة على عبادة المال وثورة

على عبادة السلطان وثورة على عبادة الجاه وثورة على عبادة الشهوات وثورة على كل معبود غير الله، لا إله إلا الله في الدين الصناعي تتفق مع إخناء الرأس والخضوع لشهوة البدن وتتفق مع الذلة والمسكنة ولا إله إلا الله في الدين الحق لا تتفق إلا مع الحق.

لا إله إلا الله في الدين الصناعي تذهب مع الريح وفي الدين الحق تزلزل الجبال.

الدين الصناعي صناعة كصناعة النجارة والحياكة يمهر فيها الماهر بالحذق والمران. اما الدين الحق فروح وقلب عقيدة ليس عملا ولكن يبعث على كل عمل جليل وكل عمل نبيل. الدين الحق (إكسير) يحل في الميت فيحيا، وفي الضعيف فيقوى. هو (حجر الفلاسفة) تضعه على النحاس والفضة والرصاص فتكون ذهبا.

هو العقيدة التي تأتي بالمعجزات فيقف العلم والتاريخ والفلسفة أمامها حائرة بم تعلل وكيف تشرح.

هو الترياق الذي تتعاطى منه قليلا فيذهب بكل سموم الحياة

هو العنصر الكيماوي الذي تمزج به الشعائر الدينية فتطير بك الى الله وتمزج به الاعمال الدنيوية فتذلل العقبات مهما صعبت وتصل بك إلى الغرض مهما لاقت هو الذي وجده كل من نجح وهو الذي فقده كل من خاب، هو الكهرباء الذي يتصل قيد رالعجل ويسير العمل و ينقطع فلا حركة ولا عمل هو الذي يحل في الاوتار فتوقع وكانت قبل

حبالا. وفى الصوت فيغنى وكان قبل هواء.

الدين الحق يحمل صاحبه على ان يحي له ويحارب له والدين الصناعى يحمل صاحبه على أن يحيى به ويتاجر به ويحتال به الدين الحق يجعل صاحبه فوق كل سلطة وفوق كل سياسة والدين الصناعى يحمل صاحبه على ان يلوى الدين ليخدم السلطات ويخدم السياسة. الدين الحق قلب وقوة والدين الصناعى نحو وصرف واعراب وكلام وتأويل. الدين الحق امتزاج بالروح والدم وغضب للحق ونفور من الظلم وموت فى تحقيق العدل. والدين الصناعى عمامة كبيرة وقباء يلمع وفرجية واسعة الاكمام.

(الشهادة) فى دين الحق هى ما قال الله تعالى (ان الله اشترى من المومنين أنفسهم وأموالهم بان لهم الجنة يقاتلون فى سبيل الله فيقتلون ويقتلون) (والشهادة) فى الدين الصناعى إعراب جملة وتخريج متن وتفسير شرح وتوجيه (حاشية) وتصحيح قول مؤلف وردّ الاعتراض عليه.

الدين الحق تحسين علاقة الانسان بالله وتحسين علاقة الانسان بالانسان لتحسن علاقتهم جميعا بالله ـــــ والدين الصناعى تحيين علاقة صاحبه بالانسان لاستدرار رزق أو كسب جاه أو تحصيل مغنم ودفع مغرم.

لقد صدق من قال انّ هذا الدين (لا يصلح آخره الا بما صلح

به أوّله) وهل كان أوّله الا دين روح وهل كان آخره الا دين صناعة ؟

جناية أهل كل دين ان يبتعدوا عما تقدم به من الزمان عن روحه ويحتفظوا بشكله وأن يقلبوا الأوضاع ويعكسوا التقدير فلا يكون للروح قيمة ويكون للشكل كل القيمة.

شأن (الايمان) شأن العشق يحوّل البرودة حرارة والخمول نباهة والرذيلة فضيلة والأثرة إيثارا والايمان الحق كالعصى السحرية لا تمس شيئا الا ألهبته ولا جامدا الا أذابته ولا موات الا أحيته.

من لي بمن يأخذ الدين الصناعي بكل ما فيه ويبيعني ذرة من الدين الحق في أسمى معانيه ؟

ولي كبد مقروحة من يبيعني
بها كبدا ليست بذات قروح

مجلة (الثقافة) الأسبوعية
القاهرة

العبيد

لسيد قطب

ليس العبيد هم الذين تقهرهم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية على أن يكونوا رقيقا يتصرف فيهم السادة كما يتصرفون فى السلع والحيوان، انما العبيد الذين تعقّهم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية من الرق، ولكنهم يتهافتون عليه طائعين.

العبيد هم الذين يملكون القصور والضياع وعندهم كفاية من المال. ولديهم وسائلهم للعمل والانتاج، ولا سلطان لأحد عليهم فى أموالهم وأرواحهم.

وهم مع ذلك يتزلحمون على أبواب السادة، ويتهافتون على الرق والخدمة ويضعون بأنفسهم الاغلال فى أعناقهم، والسلاسل فى أقدامهم ويلبسون شارة العبودية فى صباهاة واختيال!

العبيد هم الذين يقفون بباب السادة يتزاحمون وهم يرون

بأعينهم كيف يركل السيد عبيده الأذلاء في الداخل بكعب حذائه، كيف يطردهم من خدمته دون إنذار أو إخطار، كيف يطأون هاماتهم له، فيصفع أقفيتهم باستهانة ويأمر بالقائهم خارج الأعتاب ولكنهم بعد هذا كله يظلون يتزاحمون على الابواب. يعرضون خدماتهم بدل الخدم المطرودين وكلما أمعن السيد في احتقارهم زادوا تهافتاً كالذباب!

العبيد هم الذين يهربون من الحرية فاذا طردهم سيد بحثوا عن سيد آخر لأن في نفوسهم حاجة ملحّة الى العبودية. لأن لهم حاسّة سادسة..... أو سابعة حاسّة الذلّ..... لابد لها من إرضائها، فاذا لم يستعبدهم احد أحست نفوسهم بالظمأ الى الاستعباد وتراموا على الاعتاب يتمسّحون بها ولا ينتظرون حتى الاشارة من إصبع السيد، ليسخروا له ساجدين!

العبيد هم الذين اذا اعتقوا أو اطلقوا حسدوا الأرقاء الباقين في الحظيرة لا الاحرار المطلقي السراح، لأن الحرية تخيفهم والكرامة تثقل كواهلهم، لان حزام الخدمة في أوساطهم هو شارة الفخر التي يعتزون بها ولأن القصب الذي يرصع ثياب الخدمة هو أبهى الأزياء التي يتعشقونها!

العبيد هم الذين يحسبون النير لا في الأعناق بل في الارواح الذين لا تلهب جلودهم سياط الجلد ولكن تلهب نفوسهم سياط الذل،

الذين لايقودهم النخاس من حلقات فى اذانهم ولكنهم يقادون بالنخاس لأن النخاس كامن فى دمائهم!

العبيد هم الذين لا يجدون أنفسهم الا فى سلاسل الرقيق وفى حظائر النخاسين فاذا انطلقوا تاهوا فى خضم الحياة وضاعوا فى زحمة المجتمع وفزعوا من مواجهة النور وعادوا طائعين يدقون أبواب الحظيرة، ويتضرعون للحراس أن يفتحوا لهم الأبواب!

والعبيد ـــــ مع هذا ـــــ جبارون فى الأرض غلاظ على الأحرار شداد، يتطوعون للتنكيل بهم ويلتذون إيذاءهم وتعذيبهم، و يتشفون فيهم تشفى الجلادين العتاة!

إنهم لايدركون بواعث الأحرار للتحرير فيحسبون التحرير تمرداً والاستعلاء شذوذا والعزة جريمة، ومن ثم يصبون نقمتهم الجامحة على الأحرار المعتزين الذين لايسيرون فى قافلة الرقيق!

انهم يتسابقون الى إبتكار وسائل التنكيل بالأحرار تسابقهم الى إرضاء السادة، ولكن السادة مع هذا يملونهم ويطردونهم من الخدمة، لأن مزاج السادة يدركه السأم من تكرار اللعبة فيغيرون اللاعبين ويستبدلون بهم بعض الواقفين على الأبواب!

ومع ذلك كله فالمستقبل للأحرار، المستقبل للأحرار لا العبيد

ولا السادة الذين يتمرغ على أقدامهم العبيد، المستقبل للأحرار لأن كفاح الانسانية كلها فى سبيل الحرية لن يضيع لأن حظائر الرقيق التى هدمت لن تقام، ولأن سلاسل الرقيق التى حطمت لن يعاد سبكها من جديد.

إن العبيد يتكاثرون نعم، ولكن نسبة الاحرار تتضاعف والشعوب بكاملها تنضم إلى مواكب الحرية، وتنفر من قوافل الرقيق. لو شاء العبيد لانضموا إلى مواكب الحرية لأن قبضة الجلادين لم تعد من القوة بحيث تمسك بالزمام ولأن حطام العبودية لم يعد من القوة بحيث يقود القافلة، لولا أن العبيد كما قلت هم الذين يدقون باب الحظيرة ليضعوا فى أنوفهم الخطام.

ولكن مواكب الحرية تسير، وفى الطريق تنضم إليها الألوف والملايين وعبثا يحاول الجلادون أن يعطلوا هذه المواكب أو يشتتوها باطلاق العبيد عليها عبثا تفلح سياط العبيد ولو مزقت جلود الأحرار عبثا ترتد مواكب الحرية بعد ما حطمت السدود ورفعت الصخور ولم يبق فى طريقها إلا الأشواك؛

إنما هى جولة بعد جولة. وقد دلت التجارب الماضية كلها على أن النصر كان للحرية فى كل معركة نشبت بينها وبين العبودية لقد تهوى قبضة الحرية ولكن الضربة الضربة القاضية دائما تكون لها تلك سنة الله فى الأرض لأن الحرية هى الغاية البعيدة

فى قمة المستقبل، والعبودية هى النكسة الشاذة الى حضيض الماضى!

إن قافلة الرقيق تحاول دائما أن تعترض موكب الحرية ولكن هذه القافلة لم تملك أن تمزق المواكب يوم كانت تضم القطيع كله والموكب ليس فيه الا الطلائع فهل تملك اليوم وهى لاتضم إلا بقايا من الأرقاء أن تعترض الموكب الذى يشمل البشرية جميعًا؟

و على الرغم من ثبوت هذه الحقيقة فان هناك حقيقةً أخرى لاتقل عنها ثبوتا إنه لابدّ لموكب الحريات من ضحايا لابدّ أن تمزق الرقيق بعض جوانب الموكب لابدّ أن تصيب سياط العبيد بعضَ ظهور الأحرار لابدّ للحرية من تكاليف إن للعبودية ضحاياها وهى عبودية أفلا تكون للحرية ضحاياها وهى الحرية؟

هذه حقيقة وتلك حقيقة ولكن النهاية معروفة والغاية واضحة والطريق مكشوف والتجارب كثيرة فلندع قافلة الرقيق وما فيها من عبيد تزين أوساطهم الأحزمة ويحلى صدورهم القصب و لنتطلع الى موكب الأحرار وما فيه من رؤوس تزين هاماتهم مَياسِم التضحية وتحلى صدورهم أوسمة الكرامة ولنتابع خطوات الموكب الوئيدة فى الدرب المفروش وبالشوك ونحن على يقين من العاقبة، و العاقبة للصابرين؛

من مجلة (الرسالة) الاسبوعية

القاهرة

الإسلام دين القوة

لأحمد حسن الزيات

الاسلام دين القوة وهل فى ذلك شك ؟

شارعه هو الجبار ذو القوة المتين ومبلّغه هو محمد (صلى الله عليه وسلم) الصنديد ذو العزة الأمين وكتابه هو القرآن الذى تحدّى كل انسان وأعجز ولسانه هو العربى الذى اخرس كل لسان وأبان، وقواده الخالدون هم الذين أخضعوا السيوف لهم رقاب كسرى وقيصر وخلفاؤه العمريون هم الذين رفعوا عروشهم على نواحى الشرق والغرب فمن يكن قوى البأس قوى النفس قوى الارادة قوى العدة كان مسلما من غير إسلام وعربيا من غير عروبة .

الاسلام قوة فى الرأس وقوة فى اللسان قوة فى اليد وقوة فى الروح هو قوة فى الرأس لانه يفرض على العقل توحيد الله بالحجة وتصحيح الشرع بالدليل وتوسيع النص بالرأى وتعميق الايمان بالتفكير .

هو قوة فى اللسان لان البلاغة هى معجزته وأداته والبلاغة قوة فى الفكر وقوة فى العاطفة وقوة فى العبارة .

هو قوة فى اليد لأن موحيه ـــــ هو الحكيم الخبير ـــــ قد علم أن العقل بسلطانه واللسان ببيانه لا يغنيان عن الحق شيئًا اذا ما أظلم الحس وتحكمت النفس وعميت البصرة فجعل من قوة العقل دائدًا عن كلمته وداعيًا إلى حقه ومنفذًا لحكمه ومؤيدًا لشرعه كتب على المسلمين القتال فى سبيل دينهم ودينه وفرض عليهم إعداد القوة والخيل إرهابًا لعدوهم وعدوّه وأمرهم أن يقابلوا اعتداء المعتدين بمثله ولكن القوة التى يأمر بها الاسلام هى قوة الحكمة والرحمة والعدل لا قوة السفه والقسوة والجور فهى قوة مزدوجة أو قوة فيها قوتان تهاجم البغى والعدوان فى الناس وقوة تدافع الأشرة والطغيان فى النفس .

والاسلام بعد ذلك قوة فى الروح لأنه يمحص جوهرها بالصيام والقيام والاعتكاف والارتياض والتأمل .

وأنت إذا عرضت على الفكر السليم الحكيم مرامى العقيدة الاسلامية وجدتها كلها تتجه إلى القوة أو إلى ما تحصل به القوة ، فالصلاة نظافة جسدية بالوضوء والطهارة روحية بالذكر ورياضة بدنية بالحركة ، والزكاة تقوية للضعيف بالتصدق وتنمية للمال بالتطهير وتمكين للمجتمع بالتعاون والحج قوة اجتماعية بالتعارف والتآلف ، وقوة سياسية بالتشاور والتحالف ، وقوة اقتصادية

بالبياعات والتسوق. وإن أشد ما تجتمع به القوة وتتسق به الحال هو الوحدة والجماعة وهما لباب الدعوة الاسلامية فالوحدة هي الأساس الذى حمل، والجماعة هي الصرح الذى قام، كانت الوحدة هي الأساس لأنها توحيد لله بعد إشراك، وتوحيد للعرب بعد شتات، وتوحيد للرأى بعد تفرق، وتوحيد للغة بعد تبلبل، وتوحيد للقبلة بعد تدابر، وكانت الجماعة هي الصرح لأنها جمعت القلوب التى ألّف بينها الله وجملة الشعوب التى رفع شأنها محمّد (صلى الله عليه وسلم) ثم قامت سياسة الاسلام على استدامة القوة بالمحافظة على الوحدة والحرص على الجماعة فالفرد الذى يكفر بوحدة العقيدة والأمة يقتل، والطائفة التى تبغى على جماعة المسلمين تقاتل، والصلوة إنما يعظم أمرها ويضاعف أجرها إذا أدّيت فى جماعة، وهذه الجماعة تكرّر خمس مرات كل يوم ثم تكبّر فى صلاة الجمعة كل أسبوع ثم تعظم فى صلاة العيدين كل عام ثم تضخم فى أداء الحج مرة على الأقل — فى كل عصر على ذلك كان إسلام محمّد (صلى الله عليه وسلم) وأبى بكر وعمر (رضى الله عنهما) وعلى ذلك كانت عروبة خالد وسعد وعمرو وكان العرب والمسلمون حينئذ يحملون المصحف للحق والسيف للباطل، وكان خلفاؤهم يجمعون بين إمامة الصّلاة وقيادة المعركة، حتى بلغوا من القوة ان فعل كتاب الرشيد ما يفعل الجيش، وبلغوا من المروءة أن سيّر المعتصم جيشا

لانقاذ إمرأة. فلما تشتت الوحدة، وتفرقت الجماعة وصارت سيوف المسلمين خُشُبا يحملها خطباؤهم على المنابر، ومصاحفهم تمائم يعلقها مرضاهم على الصدور، أصبحت دولتهم تبعًا لكل غالب وتراثهم نهبًا لكل غاصب؛ وبلغوا من التخاذل والفشل أن الأندلسيين يجليهم النصارى عن أقطارهم بالأمس فلم يجدوا الرشيد، وأن الفلسطينيين يشردهم اليهود عن ديارهم اليوم فلا يجدون المعتصم!

(روح الرسالة جزء ٣)

للكاتب نفسه

أسرة واحدة

للشيخ علي الطنطاوي

ماذا يصنع أهل الأسرة الواحدة ؟ يقيمون جميعًا في دار واحدة ويأكلون على مائدة واحدة ، ويصبحون معًا ويمسون معًا ، يتبادلون الحب والود ، يعطفون على المريض ، ويسألون عن الغائب ويقومون صفًا واحدًا في وجه الأحداث والمصائب .

أليست هذه هي صفة الأسرة ؟ نحن إذن أسرة واحدة !

هذا ما قلته لنفسي ونحن في المؤتمر[1] معنا المراكشي يتحدث بلهجته الناعمة المهموسة ، والجزائري بلغته الشديدة القوية والتونسي وهو في دنته بين بين ، فيها من لين فاس وقوة تلمسان ، والمصري بهذه اللهجة الحلوة ، والعراقي وفي لغة الرجولة والأيد ،

---

[1] مؤتمر فلسطين العالمي الذي عقد في القدس .

والشامى واللبنانى والأردنى والفلسطينى، وإخوان من إيران وكردستان والأفغان والباكستان وإندونيسيا والقفقاس ولست أذكر الآن إلا أنى تحوسبعين رجلا ما التقوا من قبل، ولا سمع بعضهم بأسماء بعض، لكل واحد منهم زى غير زى الآخر ولسان غير لسانه وملامح غير ملامحه، ولو تعمدت أن تجمع الأشتات من الناس والأضداد (فى الظاهر) من البشر، لما جئت بأعجب من هذه المجموعة.....

..... ولكن هذه المجموعة أقامت فى فندق واحد وأكلت على مائدة واحدة، وقامت للصلاة صفًا واحدًا وراء إمام واحد. ومرض قوم (وكنت ممن مرض) فعطفوا عليه جميعًا، ومات واحد فحزنوا عليه جميعا، وأحس كل فرد منها منذ الساعة الأولى بأنه مع إخوان له، يعرفهم منذ الأزل ويعرفونه ويحبهم، فكيف تحققت هذه المعجزات.

كيف اختصرت فى هذا الفندق ممالك الإسلام كلها، فكانت أسرة واحدة تتمنى أكثر الأسر، التى يجمع بينها الدم والنسب، أن يكون لها بعض ما كان لهذه الأسرة من جوانب الحب وروابط الوداد؟

كيف تهاوت فى لحظة حواجز اللسان والبلدان والأزياء والأفكار حتى كان ليس فيهم عربى ولا فارسى ولا تركى ولا كردى ولا شركسى ولا أسقى ولا أسمر، ولا قريب ولا بعيد؟

كيف انهدم فى يوم واحد، ما أنفق أعداء الإسلام القرون الطوال

فى بنائه، من عوائق الوحدة فى الدين، وموانع الأخوة فى الله ؟

هذا هو سر الإسلام.

فقل للدعاة القومية : موتوا بغيظكم، إن المستقبل لنا، لقد شدتم صرحًا، ولكنه صرح من الثلج، متى أشرقت عليه شمس الإسلام رجع وحلاً تطؤه الأقدام!

مجلة (المسلمون) الشهرية

القاهرة أو (دمشق)

قد مضى عهد ألف ليلة وليلة

للأستاذ أبي الحسن علي الندوي

كتاب ألف ليلة وليلة يمثل ذلك العهد الذي كانت الحياة فيه تدور حول فرد واحد ـــــ وهو شخص الخليفة او الملك او حول حفنة من الرجال ـــــ هم الوزراء وأبناء الملوك ـــــ وكانت البلاد تعتبر ملكا شخصيا لذلك الفرد السعيد والأمة كلها فوجا من المماليك والعبيد، يتحكم في أموالهم وأملاكهم ونفوسهم وأعراضهم، ولم تكن الأمة التي كان يحكم عليها الاظلا لشخصه، ولم تكن حياتها الإ امتدادا لحياته.

لقد كانت الحياة تدور حول هذا الفرد بتاريخها وعلومها وآدابها وشعرها وإنتاجها، فاذا استعرض أحد تاريخ هذا العهد أو أدب تلك الفترة من الزمان وجد هذه الشخصية تسيطر على الأمة أو المجتمع كما تسيطر شجرة باسقة على الحشائش والشجيرات التي

تنبت فى ظلها وتمنعها من الشمس والهواء، كذلك تضمحل هذه الأمة فى شخص هذا الفرد وتذوب فيه وتصبح أمة هزيلة لا شخصية لها ولا إرادة، ولا حرية لها ولا كرامة.

وكان هذا الفرد هو الذى تدور لأجله عجلة الحياة، فلأجله يتعب الفلاح، ويشتغل التاجر، ويجتهد الصانع، يؤلف المؤلف وينظم الشاعر، ولأجله تلد الأمهات وفى سبيله يموت الرجال وتقاتل الجيوش، بل ولأجله تلفظ الأرض خزائنها، ويقذف البحر نعائمه وتستخرج كنوز الأرض وخيراتها.

وكانت الأمة ـــــ وهى صاحبة الانتاج وصاحبة الفضل فى هذه الرفاهية كلها ـــــ تعيش عيش الصعاليك أو الأرقاء المماليك، وقد تسعد بفتات مائدة الملك وبما يفضل عن حاشيته فتشكر، وقد تحرم ذلك ايضًا فتصبر، وقد تموت فيها الانسانية فلا تنكر شيئا بل تتسابق فى التزلف وانتهاز الفرص.

هذا هو العهد الذى ازدهر فى الشرق طويلا وترك رواسب فى حياة هذه الأمة ونفوسها، وفى أدبها وشعرها وأخلاقها واجتماعها وخلف آثارًا باقية فى المكتبة العربية ومن هذه الآثار الناطقة كتاب (ألف ليلة وليلة) الذى يصور ذلك العهد تصويرًا بارعًا يوم كان الخليفة فى بغداد أو الملك فى دمشق أو القاهرة هو كل شئ وبطل رواية الحياة ومركز الدائرة.

إن هذا العهد الذى يمثله كتاب (ألف ليلة وليلة) بأساطيره وقصصه، وكتاب الأغانى بتاريخه وأدبه، لم يكن عهداً اسلامياً ولا عهداً طبيعياً معقولاً؛ فلا يرضاه الاسلام، ولا يقره العقل، بل إنما جاء الاسلام بهدمه والقضاء عليه، فقد كان هذا هو العهد الذى بعث فيه محمد صلى الله عليه وسلم فسماه الجاهلية ونعى عليه وأنكر على ملوكه ـــــ لكسرى وقيصر ـــــ وعلى أثرتهم وترفهم أشد الانكار.

إن هذا العهد غير قابل للبقاء والاستمرار فى أى مكان وفى أى زمان ولا سبيل إليه إلا إذا كانت الأمة مغلوبة على أمرها أو مصابة فى عقلها أو فاقدة الوعى والشعور أو ميتة النفس والروح.

إن هذا الوضع لا يقره عقل. ومن الذى يسوغ أن يتخم فرد أو بضعة أفراد بأنواع الطعام والشراب ويموت آلاف جوعاً ومسغبة؟ ومن ذا الذى يسوغ أن يعبث ملك أو أبناء ملك بالمال عبث المجانين والناس لا يجدون من القوت ما يقيم صلبهم ومن الكسوة ما يستر جسمهم؟ ومن ذا الذى يسوغ ان يكون خط طبقة ـــــ وهى الكثرة ـــــ الانتاج وحده والكدح فى الحياة والعمل المضنى الذى لا نهاية له، وخط طبقة ـــــ وهى لا تجاوز عدد الاصابع ـــــ إلا التلهى بثمرات تعب الطبقة الأولى من غير شكر وتقدير وفى غير عقل ووعى؟ ومن الذى يسوغ أن يشقى أهل الصناعة وأهل الذكاء، وأهل الاجتهاد

وأهل المواهب، وأهل الصلاح، ويتعمر رجال لايحسنون غير التبذير، ولايعرفون صناعة غير صناعة الفجور وشرب الخمور؟ ومن الذى يسوغ أن يجفى أهل الكفاية وأهل النبوغ وأهل الأمانة ويقصوا كالمنبوذين ويجتمع حول ملك أو أمير فوج من خساس النفوس وسخاف العقول وفاقدى الضمائر ممن لاهم لهم الا ابتزاز الأموال وإرضاء الشهوات ولا يحسنون فنًّا من فنون الدنيا غير التملق والاطراء، والمؤامرة على الأبرياء ولايتصفون بشئ غير فقدان الشعور وقلة الحياء؟

إنه وضع شاذ لاينبغى أن يبقى يومًا فضلاً أن يبقى أعوامًا؛

إنه إن سبق فى عهد من عهود التاريخ وبقى مدة طويلة فقد كان ذلك على غفلة من الأمة أو على الرغم منها، ولسبب ضعف الاسلام وقوة الجاهلية، ولكنه خليق بأن ينهار ويتداعى كلما أشرقت شمس الاسلام واستيقظ الوعى وهبت الأمة تحاسب نفسها وأفرادها.

فالذين لايزالون يعيشون فى عالم (ألف ليلة وليلة) انما يعيشون فى عالم الأحلام، انما يعيشون فى بيت أوهن من بيت العنكبوت، إنما يعيشون فى بيت مهدد بالأخطار لايدرون متى يكبس ولايدرون متى تعمل فيه معاول الهدم، وإن سلموا من كل هذا فلايدرون متى يخر عليهم السقف من فوقهم فانه قائم على غير أساس متين وعلى غير دعائم قوية.

ألا إن عهد ألف ليلة وليلة قد مضى فلا يخدعن أقوام أنفسهم ولا

يربطوا نفوسهم بعجلة قد تكسرت وتحطمت، إن الفردية مصباح إن جاز هذا التعبير ـــــ قد نفد زيته واحترقت فتيلته فهو الى انطفاء عاجل ولو لم تهب عاصفة.

إنه لا محل فى الاسلام لأى نوع من أنواع الأثرة. انه لا محل فيه للأثرة الفردية أو العائلية التى نراها فى بعض الأمم الشرقية والأقطار الاسلامية، ولا محل فيه للأثرة المنظمة التى نراها فى أوربا وأمريكا وفى روسيا فهى فى أوربا أثرة حزب من الأحزاب وفى أمريكا أثرة الرأسماليين وفى روسيا أثرة قلة آمنت بالشيوعية المتطرفة وفرضت نفسها على الكثرة وهى تعامل العمال والمعتقلين بقسوة نادرة ووحشية ربما لا يوجد لها نظير فى تاريخ السخرة الظالمة.

إن الأثرة بجميع أنواعها ستنتهى، وإن الانسانية ستثور عليها و تنتقم منها انتقاما شديدا. انه لا مستقبل فى العالم الا للاسلام السمح العادل الوسط، وإن طال أجل هذه (الأثرات) وأرخى لها العنان وتمادت فى غيها وطغيانها مدة من الزمن.

إن الأثرة، فردية كانت أو عائلية أو حزبية أو طبيعية غير طبيعية فى حياة الأمة وانها تتخلص منها فى أول فرصة إنه لا محل لها فى الاسلام ولا محل لها فى مجتمع واع بلغ سن الرشد ولا أمل فى استمرارها، فخير للمسلمين وخير للعرب وخير لقادتهم وولاة أمورهم أن يخلصوا أنفسهم منها ويقطعوا صلتهم بها

قبل أن تغرق فيغرقوا معها.

ألا إن الفردية آذنت في الشرق أيضا بالرحيل وبدأت نجومها تهوى، وما هي مسئلة زيد وعمرو وإنما هي مسئلة عهد ينقضي و فكرة تختفي ومؤسسة تلغى، فليحذر الذين يعيشون عليها أن يوجهوا مصيرًا واحدًا!

مجلة (الرسالة) الأسبوعية
بالقاهرة

المجدّد السرهندى

٩٧٧ ـــــ ١٠٣٤هـ

للأستاذ مسعود الندوى

لما آل الأمر إلى ـــــ غربة الاسلام فى هذه البلاد والتضييق على المسلمين واضطهادهم وأصبح مثل القابض على الدين من بينهم كمثل القابض على الجمر، وقف الرجل الذى قيض الله له[1] أن يقف فى وجه هذا الطاغية[2] وأنصاره الضالين المضلين، ويرفع لواء أفضل الجهاد، ويصدع بكلمة الحق، ويكبح جماح غوايتهم، ويقضى على بدعهم وشرورهم قضاء مبرمًا، فقام الامام المجاهد العالم الزاهد الشيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقى السرهندى الملقب بمجدد الألف الثانى للهجرة بالجدارة والاستحقاق وشمر عن أذياله لمقاومة الفتنة الاكبرية

---

[1] الشيخ احمد السرهندى [2] الملك المغولى "اكبر"

وردمكايد أعداء الاسلام وتهذيب نفوس أهل الغواية وجاهد في ذلك جهادا موفقا مبرورًا حتى أنجحه الله في مساعيه، وأعاد للاسلام في هذه الديار أيامه الغر السالفة فارتفعت كلمته من جديد وأصبح المسلمون في أمن على دينهم وعقائدهم.

نشأ الشيخ أحمد السرهندي في الربع الأخير من القرن العاشر للهجرة حينما شرع الملك (أكبر) في نشر تعاليمه الخبيثة وآرائه الباطلة والدعاية لها، فانتبه للأمر في أول وهلة، وجعل يراقب الأحوال عن كثب وأخذ يعدّ عدته لمقاومة الفتنة ومحاربتها فقام بدعوة واسعة بين جميع طبقات الشعب وبث أتباعه ومريديه في طول البلاد وعرضها، وكتب إلى امراء الجيش ورؤساء الدوائر الحكومية ممن أنس فيهم رشدًا ينبّههم من نوم الغفلة ويلفت أنظارهم الى ما أتت به الفتنة الأكبرية من مصيبة وبلاء للدين الحق وما جرّته من وبال على المسلمين، ومازال بالأمر يجد ويجتهد في نشر الدعوة ومحاربة البدع والمنكرات إلى أن نجحت مساعيه وأثمرت شجرة جهاده وآتت أكلها فاستبشر بذلك المسلمون استبشارًا وعاد للاسلام مجده ورُواءه في بلاد الهند، الا أن نتائج الدعوة هذه ما ظهرت إلا بعد وفاة (أكبر) حينما كانت الفتنة في إبان شبابها في زمن ابنه الملك جهانگير ١٠١٤ ـــــ ١٠٣٧هـ ـــــ والمسلمون والدعاة إلى الاسلام يضطهدون شأنهم في عصر الملك (أكبر) حتى أن الملك الخليع (جهانگير)

أمر بحبس الشيخ السرهندى فى حصن "گواليار" مدينة فى قلب الهند؛ ومن أعاجيب أمر الله فى خلقه أن هذا الحبس انقلب نعمة عظيمة للدعوة الاسلامية فى الهند، فانه لم يمض على دخول الشيخ فى الحصن السجن الا أيام قلائل حتى تبدّلت أرض الحصن وصار الجُنَاة من السارقين و قطاع الطريق يصلّون ويسجدون، وأصبحوا يأتمرون بأوامر الشيخ ويؤدون واجباتهم الاسلامية أداءً لم يشاهد مثله من أمثالهم من قبل، فتنبّه لذلك مدير السجن، وكتب إلى الملك يخبره أن المحبوس الشيخ السرهندى ليس من شأنه أن يسجن وانما هو ملك قلما ينجب الدهر مثله، فان رأى الملك أطلقنا سراحه وأكرمناه بما يستحقه، فندم الملك على ما ظهر من بوادر الشدّة فى شأن الشيخ، وأمر باحضاره إلى مقر المملكة، ولما بلغه خبر دُنوه من العاصمة بعث الأمير (خُرم) ولى عهد المملكة الذى اعتلى سرير الملك بعد وفاة أبيه ويلقب (شاه جهان) لاستقباله والترحيب بمقدمه؛

وكان أن جاء الشيخ إلى العاصمة وحضر باب الملك فسلم على الملك وعلى حاشيته وحيّاهم بتحية الاسلام ولم يسجد له شأن الناس يومئذ، فتحمل ذلك منه الملك وتلقاه بالترحاب وأصرّ عليه بالبقاء فى البلاط الملكى، حتى يتسنى له أن ينتفع بنصائحه ويفيد الخير والفضل من مجالسه فأقام الشيخ أياما فى البلاط الملكى

وكان من نتائج مساعيه المشكورة ومواعظه البالغة أن رفى الملك بالغاء كثير من البدع والمنكرات التى كان قد ابتدعها أبوه الطاغية الملك (أكبر)!

وللسيد المجد (رسقى الله ثراه وأفاض عليه من سجال رحمته) أعمال جلسلة أخرى وجهود مشكورة زاهرة لايسع المقام ذكرها والافاضة فى بيانها.

(نظرة إجمالية للدعوة الاسلامية)

للكاتب نفسه

دار المصنفين بأعظم گره

للأستاذ محمد ناظم الندوي

يجب على كل أمة تحاول أن تبقى وتتمتع بحياتها، أن تتمسك بعروة دينها، وتعتصم بجل عقائدها، وهذا لا يحصل إلا بأن يعرض على الناس دينهم بأسلوب حديث مألوف بطباعهم وأذهانهم وكذلك لا يمكن أن يصد الذين بهرت أعينهم الحضارة الغربية عن الوقوع فى هذه الضلالة إلا بردّ اعتراضاتهم بأسلوب مبتكر يروع قلوبهم فأول من أحسّ بهذا الداء السّارى فى عروق الشبان وغيرهم من الناشئة العلامة شبلى النعمانى المرحوم صاحب التصانيف الجليلة فبادر إلى علاجه وعزم على تأسيس جمعية علمية تسد حاجة المسلمين الهنديين فأسس جمعية بأعظم گره منذ ثمانى عشر سنة وسمّاها دار المصنفين ووقف عليها دارًا له وقطعة من أرض الحديقة بيد أنه لم تثمر شجرة الذى غرسته يده المباركة، وحالت المنية بينه وبين أمانيه

الطاهرة لكن ترك ثلة من نبهاء تلامذته وأذكيائهم، وطائفة من الذين كانوا يعترفون بغزير علمه ووافر معارفه وصدق نيته فطفقوا يبذلون جهدهم في سبيل ما كان العلامة المرحوم بصدده، أي تاليف كتب بالاردية في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم وسير الصحابة وفي التاريخ والفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد وغير ذلك مما يحتاج إليه المسلمون في الزمن الحاضر.

لم تكن الجمعية في بدء الأمر إلا عبارة عن دار حقيرة ومكتبة صغيرة وعدة تلامذة للعلامة المرحوم لكن الله أيدها بكبار رجال الهند على رأسهم العلامة السيد سليمان الندوي الذي قلما أنجبت مثله أرض الهند، فرسخت أصولها وبسقت فروعها وطابت ثمارها وما ذلك إلا لأنها أسست على التقوى اذ من أهم مقاصد هذه الجمعية تأليف كتاب جامع في سيرة خير البشر على نهج حديث بديع يردّ فيه جميع الاعتراضات التي وجهها المستشرقون وغيرهم الى الاسلام ونبيه صلى الله عليه وسلم، وتأليف كتب في سير الصحابة رضي الله عنهم ليعرف المسلمون حياتهم الطيبة وليسعوا في الاقتفاء لآثارهم.

قد علمتم أن الجمعية قد نجحت في مغزاها وفازت بقصاراها وكلما يذرّ عليها الشارق ويجن عليها الليل تخطو إلى الامام وتتسع نطاقها ويطول باعها.

حتى بلغ عدد ما ألف فيها وترجم من اللغات الاجنبية إلى

اللغة الأردية أربعين كتابا أو أكثر قليلا، هذه الكتب في شتى العلوم والفنون، فمنها ما في السيرة ومنها ما في التاريخ، ومنها في الفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد واللغة والأدب وغير ذلك، وأحسن ما صنف في هذه الجمعية سيرة النبي ﷺ ولهذا الكتاب عدة أجزاء قد نشرت منها الجمعية أربعة، ولا ريب ان هذا الكتاب عديم العديل، فقيد النظير، حتى العرب انفسهم لم يؤلفوا في سيرة النبي ﷺ مثل هذا الكتاب الجامع، ومن ثم بادر المسلمون الذين لا يعرفون الأردية إلى نقله إلى لغاتهم، وقد نقل الأتراك منه ثلاثة أجزاء الى لغتهم التركية وسوف ينقلون الجزء الرابع الذي مضى على طبعه شهران، وكذلك قد نقل كثير من مؤلفات دار المصنفين إلى شتى اللغات وهذا دليل ساطع على أن الكتب المؤلفة في جمعية دار المصنفين لها فضل عظيم ومزايا جمّة، وفيها منافع لمسلمي الهند خاصة ولجميع المسلمين عامة.

هذه الجمعية لم ينحصر صيتها الذائع في الهند بل اخترقت سمعتها أعماق بلاد اوربا وتعرفت بكثير من جمعياتها العلمية وربّما راسلتها في الأمور المختلفة!

لقد كانت هذه الجمعية في بدء الأمر ضيقًا نطاقها، قصيرا باعها قليلا عمالها ورفقاؤها كما بيّنّا آنفًا، ثم اتسعت إدارتها وتشعبت شعبها وعظم أمرها حتى بلغ عدد الرفقاء والعمّال فيها نحو أربعين ولرقّي كل شعبة منها ضاقت عنهم الجمعية بما رحبت والآن هي شاخصة ببصرها

الى الذين جادوا عليها من قبل أو سوف يعاونونها بالاشتراك فيها، وكم من رفيق لها يسكنون خارجها فى البلد لأن البيوت والقاعات لاتسعهم فهم مضطرون إلى أن يسكنوا خارجها فى البلد ويعاونوا تكاليف هيئات الأسواق وذلك خلاف ما هو بانيها لأن عمل التأليف و التصنيف يحتاج الى طمأنينة الخاطر وهدوء البال والصحة التامة والسكونة بين صائح وصارخ وصفير وهدير مما يخل بهذا المرمى فالجمعية يعوزها خمسون الف روبية للتفق على بناء دارين دار للرفقاء ودار للمكتبة التى تزداد كل يوم كتبا جديدة ، وللتفق منها على توسيع دار الاشاعة على اشتراء كتب جديدة اليها المؤلفون فى تأليفهم وتصانيفهم ؛

ووظائف الرفقاء التى تعطيهم الجمعية لاتكفى لحاجاتهم لأنها قليلة جداً فلو أضيف الى دخلها على الأقل ألف روبية شهريا لعملوا مطمئنين هادئين وكذلك الرفقاء الذين يؤلفون أو يعملون فيها لايوفون بكل ما تروم الجمعية لأن عددهم قليل، فلو أضيف إليهم عشرة رجال من أرباب اليراع لنجحت الجمعية فى مغزاها، و أسهل طريق لمعاونتها أن يبادر الذين يحبون نشر العلوم الى رفع الاشتراك السنوى وهو عشرون روبية وترسل إليهم مجانا مجلة "معارف" لسنة، والتصانيف التى تؤلف فى السنة التى دفعوا اشتراكها، ومن يؤدى اثنتى عشرة روبية فترسل إليه المجلة مجانا والكتب بنصف أثمانها، وكل من يسعى لتوسيع نطاقها فأجره على الله وهو من المحسنين إليها، تعاونوا على البر والتقوى ؛

مجلة (الضياء) المحتجبة
كانت تصدر بلكنؤ. الهند

تراجم کتاب المقالات السابقۃ

الشیخ مصطفیٰ لطفی المنفلوطی۔ مصر کے وہ مشہور ادیب ہیں جنھوں نے ادب عربی کی نشأۃ اخیرہ یعنی دور جدید کی تاریخ میں ایک نئے ادبی اسلوب کی بنیاد ڈالی جس میں قدیم کی پختگی کے ساتھ جدید کی سہولت و لطافت پائی جاتی ہے، اس اسلوب کی تقلید عالم عربی کے پڑھے لکھے طبقے کے ایک اچھے خاصے عنصر نے کی ، شروع شروع میں ملک کے مشہور اخبارات میں اصلاحی مضامین بتسلسل لکھے جو آج تک النظرات نام کے مجموعوں میں محفوظ ہیں اور ان کی ادبیت اور تاثیر اب تک تازہ ہے سنہ میں وفات پائی۔

الاستاذ الدکتور احمد امین :۔ ادب عربی میں ایک نئے مکتب اسلوب کے بانی ہیں جس میں ایجاز اور اطناب کو اہمیت کم اور مساواۃ بین اللفظ والمعنی کو اہمیت زیادہ دی گئی ہے ان کے نزدیک الفاظ و جمل کی ترکیب سیاق معانی و مفہوم کی سچی اور بہتر ادائیگی کے تابع ہے خالی خولی زور بیان اور لفاظی بلا ضرورت چیز ہے

اس مکتبِ اسلوب کے مقلدین کے یہاں ٹھوس علمی مواد دل چسپ سلجھے ہوئے انداز میں زیادہ تر پایا جاتا ہے ۱۹۵۴ء میں انتقال کیا۔[1]

الاستاذ سید قطب :۔ اسلامی فکر و نظر اور ادبی قلم کے مالک ہیں عرب دنیا کو ان کے مضامین اور کتابوں سے معتد بہ فائدہ پہونچا ہے آپ کی کتابیں اور مضامین بند ذہنوں کو اسلام کے لئے کھولتے اور جاہلانہ فکر و نظر پر پوری تندی و تیزی سے وار کرتے ہیں آپ نے مغربی تمدن و ترقیات کا بذات خود گہرا مطالعہ کیا علمی و ادبی میدان میں یونیورسٹی کے راستہ سے آئے، آپ کی ادبیت مسلمہ اور مطالعہ ہمہ گیر ہے اس لئے مفسدان اسلام پر آپ کے حملے ہمت شکن ہوتے ہیں[2] ۱۹۶۶ء میں شہادت پائی۔

الاستاذ احمد حسن الزیات :۔ تاریخ الادب العربی کے مؤلف ہفتہ وار ادبی رسالے "الرسالہ" کے ربع صدی سے مالک اور ایڈیٹر رہے اس رسالے کو ادبی و علمی مجالس میں خاص مقام حاصل رہا اور وقیع اور مشاق اہل قلم اس میں لکھتے رہے ان کے اسلوب میں ایسی صنعت لفظی پائی جاتی ہے جیسی الثعالبی کی یتیمۃ الدہر میں جس میں حریری کے اسلوب سے قربت اور مجانست لفظی کا لحاظ اور لفظی جمال اور شوکت الفاظ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اب یہ مصر کی المجمع العلمی کے رکن رکین ہیں، مشہور تالیفات میں

---

[1] ادیب مذکور نے انتقال کے وقت کافی علمی سرمایہ چھوڑا، جس میں فجر الاسلام، ضحی الاسلام ظہر الاسلام، یوم الاسلام، زعماء الاصلاح، حیاتی قابل ذکر ہیں۔

[2] معرکۃ الآراء تالیفات، النقد الادبی، کتب و شخصیات، العدالۃ الاجتماعیہ، التصویر الفنی فی القرآن، مباحث اسلامیہ فی ظلال القرآن وغیرہ ہیں

الدفاع عن البلاغۃ، تاریخ الادب العربی، وحی الرسالہ ہیں۔

الاستاذ علی الطنطاوی :۔ صفائے ذہن، اسلامیتِ فکر، غزارتِ علم میں اپنے ہمسروں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں ملک شام میں بڑے قانونی عہدوں پر فائز رہے .... اور اس پر ان کا ادبی رجحان اور سادہ پُرتاثیر تحریرات ان کے مقام کو اور بلند کرتی ہیں ان کے مضامین صفائی خیال کی بلندی اور معنویت کے حامل ہوتے ہیں ان کی تحریریں پیاسے ذہنوں، اُلجھی فکروں کے لئے سود مند ہیں رافعی کے اسلوب کے مقلد ہیں جس میں قدیم کی پختگی و صحت لفظ و تعبیر اور جدید طریقہ ادا پایا جاتا ہے۔

الاستاذ ابوالحسن علی الحسنی الندوی :۔ ہند و پاک کے ان دو چار گنے چنے افراد میں سے ہیں جن کو عربی تقریر و تحریر میں ملکہ تامہ حاصل ہے ۱۹۵۱ء میں مشرقِ وسطیٰ کا دورہ کیا لیکن ان کا تعارف اس سے قبل ہی ان کی مشہور کتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین" سے ہو چکا تھا آپ کے عربی مضامین سے کوئی شخص آپ کا ہندی نژاد ہونا محسوس نہیں کر سکتا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فائدہ اٹھایا اور مدرس تاریخ ادب و شیخ التفسیر اور وہاں کے علمی ماہنامہ "الندوہ" کے ایڈیٹر کی حیثیت سے رہے اور اب ناظم ہیں۔ فکر بلند، وسعت نظر، جذبۂ عمل، گرمیٔ قلب اور زور بیان آپ کے نمایاں خصائص ہیں، ہند و عرب کے علمی و دعوتی حلقوں میں آپ یکساں وقعت رکھتے ہیں۔

الاستاذ مسعود عالم الندوی مرحوم :۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور ادب میں تخصص کیا وہاں کے استاذِ ادب بنے اور ایک عربی ماہنامہ "الضیاء" تین سال تک نہایت آب و تاب سے نکالتے رہے یہ رسالہ غیر منقسم ہندوستان کا واحد معیاری عربی رسالہ تھا جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے عربی داں اہل علم کی صحبتیں گرم رہتیں۔

بند ہو جانے پر ہندوستان عرصہ تک اس کا قائم مقام نہ پیش کر سکا۔ آپ نے اپنی عمر کے دوسرے حصہ میں دوسری بیش قیمت علمی خدمات انجام دیں۔ دار العروبۃ الا ۱۱ کی بنیاد ڈالی اور اس کے ذریعہ ہندوستانی اسلامی ذہن کی قیمتی پیداوار عربوں کے سامنے پیش کیں۔ آپ کی بلند نظری، اسلامیت پختہ فکری، جوش عمل اور صلابتِ علم نا قابل انکار ہیں۔ اردو عربی دونوں آپ کو ایک بڑے قلم کار کی حیثیت سے جانتی ہیں ۱۹۵۴ء میں ۴۴، ۴۵ سال کی تھوڑی سی عمر میں پاکستان ہی میں انتقال فرمایا۔

الاستاذ محمد ناظم الندوی :- ہندوستان کے ممتاز ترین فضلاء ادب عربی میں آپ کا شمار ہے دار العلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور وہیں استادِ ادب صدر شعبۂ ادب اور پھر مہتمم رہے۔ تقسیم کے بعد پاکستان تشریف لے گئے جہاں آج کل بھاول پور میں شیخ الجامعۃ العباسیہ میں آپ علوم اسلامیہ میں فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ عربی لغت اور ادب میں گہری بصیرت اور سند کا درجہ رکھتے ہیں، اردو کی کئی وقیع کتابیں آپ ہی کے قلم سے عربی میں منتقل ہوئیں ایک عرصہ تک عربی جرائد و مجلات میں مضمون بھی لکھے، آپ وسعتِ نظر، عمقِ علم، علمی بصیرت اور خصوصاً علمِ ادب میں رسوخ کامل رکھتے ہیں۔ دوسرے علومِ اسلامیہ پر بھی حاوی ہیں اور علومِ جدیدہ بھی آپ کے حیطۂ علم میں داخل ہیں۔

تمّ الکتاب